[illegible]

[illegible]

[illegible]

واضح ہو کہ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ بسلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرماسکتے ہیں نسبت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں اُنمیں بعض کتب قصص نثر و نظم فارسی اردو وغیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب قصہ جات نثر اردو

الف لیلہ۔ اردو ترجمہ منشی طوطارام تخلص شایان۔
ایضاً۔ عربی کا ترجمہ بترجمہ منشی عبدالکریم۔
فسانہ عجائب۔ بالتصویر مولفہ مرزا رجب علی بیگ سرور۔
ایضاً۔ بغیر تصویر۔
سرو شمشاد سخن۔ بجواب فسانہ عجائب مصنفہ سید فخر الدین حسین مودودی۔
طلسم حیرت۔ بسنگ فسانہ عجائب مولفہ منشی جعفر علی شیون۔
باغ و بہار۔ یعنی قصہ چار درویش مولفہ میر امن دہلوی۔
طلسم فصاحت۔ مصنفہ مولوی محمد حسین جاہ۔
بیل کمین۔ مصنفہ مولوی رفیع الدین وکیل۔
وقائع راجگان۔ مصنفہ کنور جگت سنگھ خلف مہاراجہ مان سنگھ۔
تتی بہادری۔ ترجمہ راجہ شیو پرشاد ستارۂ ہند۔
آرائش محفل۔ قصہ حاتم طائی بالتصویر مولفہ سید حیدر بخش۔
ایضاً۔ بغیر تصویر۔
داستان امیر حمزہ۔ بالتصویرات نظر ثانی حافظ محمد عبد اللہ بلگرامی۔
نوطرز مرصع۔ قصہ چار درویش بعبارت مسجع مولفہ منشی محمد عوض زرین۔
بستان حکمت۔ اردو ترجمہ انوار سہیلی کا مولفہ فقیر محمد خان گویا۔
قصہ سیاہ پوش۔ مولفہ عنایت اللہ خان قیس۔
فسانہ معقول۔ مصنفہ سید غلام حیدر خان صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمیری۔
قصہ سورج پور۔ ایک زمیندار کا فسانہ مولفہ چرنجی لال۔
آئینہ عقول۔ یعنی قصہ قاسم و ہاشم و روح افزا و چہار خلیفہ بغداد مرتبہ سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمیری۔
جادۂ تسخیر۔ نادر عبارت مسجع مصنفہ نواب محمد حیدر علی خان بہادر۔
نورتن۔ مصنفہ میاں محمد بخش تخلص مہجور۔
قصہ اگر گل۔ مولفہ عاصی تخلص۔
سیر مقبول۔ نادر عبارت مصنفہ سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔
قصہ گوپی چند بھرتری۔
بیتال پچیسی۔ قصہ راجہ بکرم مع تصویرات ہے۔
گل بکاؤلی۔ مولفہ نہال چند شاہجہان آبادی۔
طوطا کہانی۔ تصنیف سید حیدر حسین۔
قصہ گل و صنوبر۔ مولفہ منشی پیم چند۔
طوطی نامہ۔ مع قصہ ابراہیم ادہم مولفہ شاہ غلام حیدر۔

بعون صانع بیچون و بیمکان و بفضل خلاق زمین و زمان

سنگھاسن بتیسی

بمطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین و مقبول جہان ہوئی

بسم الله الرحمن الرحیم

ترجمه سنگهاسن بتیسی کا اردو زبان مین

آغاز داستان

ایک راجه بهوج اُجین نگری کا راجه مهابلی اور بڑا دهنی جنی اور دهرماتما تها جتنے لوگ اُسکے راج مین
بستے تھے سب چین کرتے تھے راجه کے راج مین کبهی کسی کو کوئی دُکه نهین دے سکتا تها یه نیاؤ اُسکے
یهان تها که شیر اور بکری ایک ہی گهاٹ پر پانی پیتے تھے اور سب اُسکے آسرے سے جیتے تھے
پرمیشر نے جیسے اُسے دنیا کے پردے پر اُتارا سب بے سهارون کا کیا سهارا اور روپ اُسکا
دیکهکر چودهوین رات کے چاند کو چکا چوندهی آتی بڑا چترا اور سگهڑ اور گنی تها اچهی اچهی باتین سب اُس مین
سمائین تهین بهلائی اُسکی جگ جگ مین مشهور تهی اور نگری اُسکی ایسی بستی تهی که چپا رستے کو جگه
نهین ملتی تهی وه بهرا پهرا نگر شادیان گهر گهر نئے نئے طور کے اچهے اچهے مکان بنے هوئے چوپڑ کا بازار
درمیان مین نهر بهتی هوئی درست دکانون مین ایک ایک دکاندار صراف بزاز سوداگر کاریگر سنار
لُهار سادہ کار کسیرا پٹوا کناری باف کوفته گر چلاکار آئینه ساز اپنے اپنے کام مین سرگرم تها
جوهری بازار مین جواهر سے کشتیان بهری هوئی موتی مونگے زمرد لعل یاقوت نیلم پکهراج جوهری
دیکھتے بهالتے تھے اور خریدارون سے بازار بهرا هوا اور اُسکے برابر دکانون مین میوه فروش
ولایتی انار سیب بهی ناسپاتی انگور سے پٹارے پٹاریان بهر کر لگائے هوئے اور ڈهیر چهوارے
پستے بادامون کے کیے هوئے بیچ رہے پهول والے پهول گوندھ رہے پنواڑی بیڑے

باندھ رہے ہے گندھیون کی دکانین تیل پھولیل عطر ارگجے کی لپٹون سے مہک رہین اور سپاری والے
دکانون مین پوڑہ بین دھنیہ سپاری کے باندھکر لگائے ہوئے ڈبیا معجون کی آگے دھرے سپاریان
کترتے ہے بساطی ہرطرح کی جنس دکانون مین چنے ہوئے مول گاہکون سے کررہے ہے چوک چوکور بنا ہوا
مینا بازار لگا ہوا تیسرے پہر کو گدڑی لگی ہوئی اسباب طرح طرح کا نیا پرانا بیچنے والے بیچ رہے اور
لینے والے مول لے رہے گرم بازاری ہر ایک چیز کی ہو رہی کٹورے ہر طرف سقے بجا رہے اور
کہین ناچ کہین رنگ کہین بھگت کہین نقل کہین قصہ ہو رہا معشوق بازار مین سیر کرتے ہوئے
عاشق پیچھے پیچھے پھرتے ہوئے دن رات یہ سماں رہتا تھا باغ باغیچے سیر اور تماشے کو بنے ہوئے
درخت میوے سے جھومتے ہوئے اور پھول کیاریون مین کھلے ہوئے تالاب مین کنول پھولے ہوئے
باولیون مین پانی جھلکتا ہوا ہر ایک کنوئین پر رہٹ چلتا ہوا پنگھٹ لگا ہوا راجہ کے جو خاص محل
اونچے اونچے دروازے خوش قطع چار ونطرف چار دیواریان سیدھی کھنچی ہوئین چار ونطرف انکے
باہر اندر مکان انوٹھے انوٹھے بنے ہوئے کوٹھریان دالان در دالان بارہ دریان بالاخانے چوکھلے
پچ محلے رنگ محل شیش محل عیش محل اٹاریان بنگلے تیار چلونین پردے ہر ہر در پر لگے ہوئے
فرش چاندنی سوزنی قالینون کا جا بجا بچھا ہوا مسند تکیے لگے ہوئے شہ نشینون مین دنگل اور
کرسیان سونے روپے کی جڑاؤ بچھی ہوئین طاقون مین شیشے بید مشک گلاب کے چنے ہوئے
سائبان طاش بادلے کے کھنچے ہوئے گیرے بعضی جگہہ اپنے اپنے موقع پر کھڑے ہوئے صحن
مین کیاریان بنی ہوئین چوپڑ کی نہرین پانی سے بھری ہوئین لہرے لے رہین حوض بید مشک
گلاب سے بھرے ہوئے فوارے چھوٹتے ہوئے چادرون سے پانی بہتا ہوا آبجوئین چارون طرف
جاری سرو کھڑے ہوئے اور چھوٹے چھوٹے درخت لگے ہوئے روشین اور ٹٹیان سب درست پھول
ہزارون رنگ کے کیاریون مین کھلے ہوئے ہر ہر محل مین ایک ایک رانی عیش اور کامرانی سے
راجہ کا دل ہاتھون مین لیے رہتی تھی ناچ راگ رنگ رات دن ہوتا تھا اور وہ آپ ایسا سگھڑ تھا
کہ جو بات بات مین موتی پروتا تھا اور نو قسم کے صاحب کمال جیسے نورتن اسکی مجلس مین حاضر
رہتے تھے راجہ اندر اسکی سبھا کو دیکھکر رشک کی آگ سے جلتا تھا اور اسکا اکھاڑا دیکھ
حسرت کے ہاتھ ملتا رنڈی اور مرد اسکی صورت پر دیوانے تھے جنے ایک بار اسے دیکھا

آپ ہی مین رہا جسنے اُسکی خوبصورتی کا بیان سنا بیچین ہوا اور وہ مین جوبن کے سرشار موہن کا اوتار نوجوان
چاتر صاحب تدبیر تھا اُسکے سیر او تماشے کو شہر کے کنارے پر باغبانون سے کوسون تک کیاریان
بنائی تھین اور ہر رنگ کے پھولون کی بہارین دکھائی تھین اور اُنکے برابر ایک کھیت مین
کسی مرائی نے کھیرے بوئے تھے جب وہ اُسکے بیلین تمام کھیت مین پھیل گئین اور خوب ہرا دل
ہوئین زرد و زرد پھولون نے اور ہی بہار دی جب وہ کھیت پھلا اور تیاری پر آیا تب اُس کھیت والے
نے اُسکی رکھوالی کو مکان تجویز کیا دیکھا کہ درمیان اُس کھیت کے ایک چوکا زمین کا خالی رہگیا ہے کچھ
اُسمین جاہ اور نہ او بیجا ہے مرائی نے رکھوالی کرنے کو گرد استادہ لگا کر اوپر ایک مچان سا باندھا اُسپر وہ
چڑھکر چارو نطرف نگاہ کرتے ہی کہنے لگا کہ کوئی ہے اسی وقت راجہ بھوج کو گڑھی سے پکڑ لا دے اور
سزا کو پہونچا دے راجہ کے نوکرون مین سے ایک نے سنتے ہی اس بات کے ٹانگ پکڑکر اُسے
نیچے گرادیا اور منہ ہی منہ پر تھپیڑے مار مار سارا منہ سجا دیا کان پکڑکر اُٹھایا اور بٹھایا غرور کا نشہ جتنا
اُسے چڑھا تھا سب اُتر گیا وہ ڈھار کرکے پانون پڑا اور کہنے لگا مین نے کیا ایسی تقصیر کی جو مجھپر
یہ مار پیٹ ہوئی ادھر اُدھر کی راہ باٹ کے لوگ جو وہان اکٹھے ہوئے تھے اُنھون نے کہا تو نے
ایسی بات منہ سے نکالی اگر راجہ سنے ابھی تجھے توپ کے منہ پر رکھکر اُڑا دے سنتے ہی وہ گڑگڑانے لگا
رہے سہے ہوش و حواس اور بھی جاتے رہے جان کے ڈر سے گھبرا کر دم اُسکا ہونٹون پر آرہا
منت اور زاری سے بارے چھوٹ گیا راجہ کے اُس سپاہی نے وہان سے گھر کی راہ لی پر وہ
جب مچان پر چڑھتا تو ایسی بکواد کیے بن نہ اُترتا ایک دن چار ہرکارے راجہ نے کسی کام کو
کسی طرف بھیجے تھے وہ رات کو اُدھر سے پھرے ہوئے چلے آتے تھے وہ مچان پر چڑھا ہوا
بک رہا تھا کہ بلاؤ ہمارے دیوان کو اور اہلکارون کو کہ اس جگہ خاصے خاصے محل اور ایک گڑھی
بنادین سب سرانجام لڑائی کا اُسمین جمع کرین کہ مین راجہ بھوج سے لڑون اور مار دون جیسی
سات پشت کا راج وہ راجہ کرتا ہے سنتے ہی اُن چارون ہرکارون کو اچنبھا ہوا اور ایک ایک
کو اُنمین سے غصہ آیا ایک نے غضب سے کہا اسے جان سے مارو دوسرے نے کہا اسے
تنبیہ کرکے مشکین باندھ راجہ کے پاس لیچلو وہ اسکے حق مین جو چاہے سو کرے تیسرے نے
کہا اسنے شراب پی ہے متوالا ہے جو منہ مین آتا ہے بکتا ہے جو تجھے سے کہا پھر سمجھا جائیگا اب جانے دو

دیر ہوگی آپسمین یہ بات کہکر راجہ کے پاس گئے پہلے مجرا کیا اور جہان بہیجا تھا وہان کا احوال
عرض کیا راجہ نے سنکر فرمایا ہمارے راج مین سب لوگ خوش بستے ہین اور اپنے اپنے گھر مین
بیٹھکر ہمارے حق مین کیا کیا کہتے ہین تب انھون نے ہر ایک کا احوال کہکر قصہ راہ کا جو سنا تھا
بیان کیا اور کہا کہ عجب اثر اس مکان کا ہی کہ جب وہ مچان پر چڑھتا ہی ایک رعونت اسپر چڑھ جاتی
ہی جب وہ وہان سے اترتا ہی نشہ سا اتر جاتا ہی پھر اپنی حالت اصلی مین آتا ہی راجہ نے کہا تم مجھے
وہان لیچلو اور اسے دکھاؤ وہ جگہہ کونسی ہی تب راجہ خوشی خوشی ان ہرکارون کو لیکر اس مقام پر گیا
چپکا چپکا کہین بیٹھ رہا اتنے مین کیا سنتا ہی کہ وہ مچان پر پاؤن رکھتے ہی کہنے لگا کہ جلدی
جاوین اور راجہ بھوج کو گڑھی سے پکڑ لاوین ارین اسے جلدی میرا راج لیوین آپین

یہ تصویر اسوقت کی ہی کہ جسوقت مرلی مچان پر چڑھکر بکہ رہا تھا کہ راجہ بھوج سے لڑونگا سامان لڑائی تیار کرو



جس اور دھرم دونون انھین ہوگا سنتے ہی راجہ کو خوف ہوا ہرکارون کو ساتھ لیکر گھر کو آیا
رات کو فکر کے مارے نیند نہ آئی ساتھ پانچ کرکے جون تون وہ رات گنوائی صبح ہوتے ہی اشنان کرکے
پھر دربار کیا پنڈتون کو اور جوتشیون کو بلوایا اور رات کا سب افسانہ زبان پر لایا جوتشیون نے گھڑی اور
ساعت اور دن وچار کرکے کہا راجہ ہمارے بچار مین وہان بھی کا بھی نظر آتا ہی اور پنڈتون نے

کہا اس مکان مین بہت دولت ہے سنتے ہی راجہ نے تمام شہر کے بیلدارون کو حکم کیا کہ لاکھ بیلدار
وہان جاکر اُس مکان کی تمام زمین کھودین بموجب حکم کے روانہ ہوئے بعد اُنکے سب اپنے
مصاحبون کو بھیجا اور آپ بھی سوار ہوکر وہان آیا بیلدارون نے چارون طرف سے کھودا اور
وہان کی مٹی دور کی ایک پایہ نظر آیا راجہ نے فرمایا اب خبرداری سے کھودو کہین ٹوٹ نہ جائے
جب کھودتے کھودتے چارون کونے سنگھاسن کے نظر آئے راجہ نے کہا اب اسکو باہر نکالو
لاکھ مزدور اٹھاتے تھے اور زور کرتے تھے ذرا بھی وہ جگہ سے نہ ہلتا تھا تب ایک پنڈت نے کہا کہ یہ دیوتا کا بنا
یہ سنگھاسن دیوتون یا دیوتاؤن کا بنایا ہوا ہے اس جگہ سے نہ ہلیگا اور نہ اٹھیگا بل ہوئیگا اسکو بل
دو تبھی بغیر زور کے اٹھ آویگا راجہ نے کرد بیٹھا دیکے وہین بل دینے چارون طرف باجے
بجنے لگے اور جے جے کار ہونے لگے تب بل لیکر ہاتھ لگاتے ہی وہ سنگھاسن اوپر کو اٹھ آیا جیسا پھول
ایک زمین پاکیزہ پر رکھدیا راجہ سنگھاسن دیکھکر بہت خوش ہوا جب اسکی مٹی جھاڑکر دھو
دھوکر دیکھا اور پونچھا ایسا چمکنے لگا کہ آنکھ کسی کی اُس پر نہ ٹھہرتی تھی جسنے اُس جڑاؤ سنگھاسن کو
دیکھا اُسے ہر کی قدرت کا تماشا نظر آیا کاریگرون نے ایسا بنایا تھا کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا
آٹھ آٹھ پتلیان چارون طرف بیٹھی تھین اور ایک پھول کنول کا ہر ایک کے ہاتھ مین تھا
اگر سے پاس اُسکے دیکھین جھلک ہوا ایسی راجہ نے تمام کاریگرون کو بلاکر فرمایا کہ جتنا

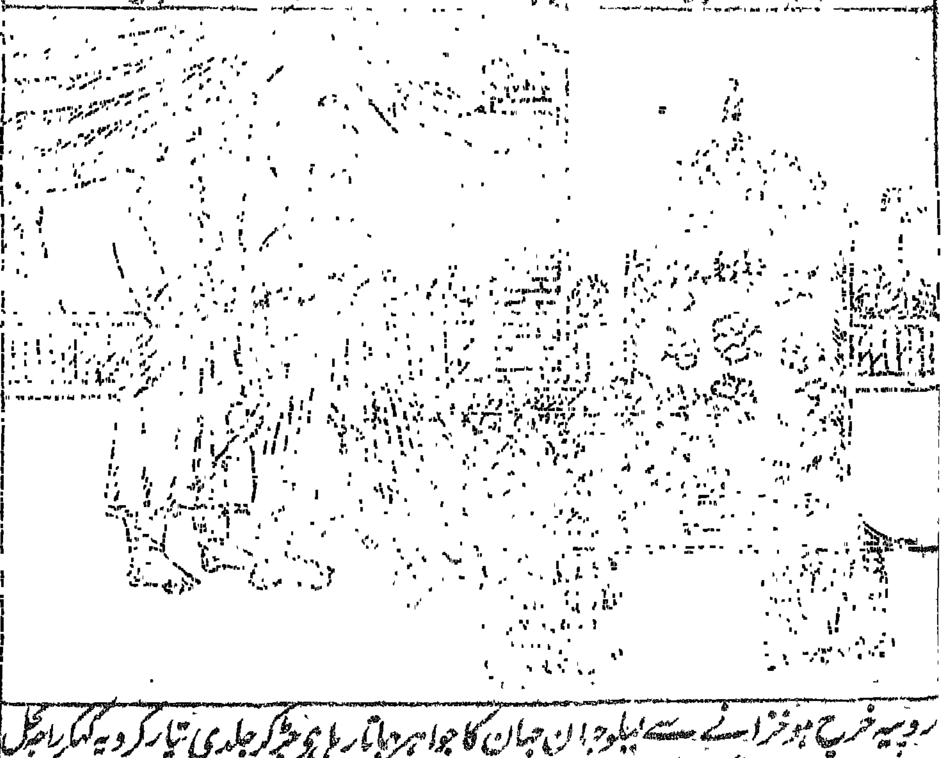
یہ تصویر اُس وقت کی ہے کہ بیلدار بموجب حکم راجہ بھوج کے زمین کھودتے ہین



یہ تصویر اُس جگہ کی ہے کہ سنگھاسن نکالکر دھرتے ہین



یہ تصویر [illegible] کی ہے سنگھاسن پہونچا [illegible] راجہ [illegible] دیکھ گیا اور [illegible] بیہوش



روپیہ خرچ ہو خزانے سے لیلو جو ان جہان کا جواہر ہو بازار سے ڈھونڈھ کر جلدی تیار کرو یہ کہکر راجہ محل
مین داخل ہوے سنگھاسن بننے لگا پانچ مہینے مین سب تیار ہوا اور پتلیان بنکر ایسی کھڑی
ہوئین کہ گویا ابھی بولتی ہین آنکھین ہرن کی سی کمر چیتے کی سی پانون کا یہ انداز جیسے ہنس کی

چال چلن نے صورت انکی دیکھی اپنی آنکھوں کی پتلیوں میں جگہ دی اسے دیکھکر پنڈت راجہ سے
سنگھاسن کی حقیقت کہنے لگے راجہ تن من سے جینا بھگوان کی اچھا ہے پرستش کو چاہیے جیتے جی سب
جی تب کا سکھ کر لے یہ بات سنکر راجہ بہت خوش ہوا اور کہنے لگا شاید یہ پتلیاں بھگوان نے اپنے
ہاتھ سے بنائی ہیں یا اندر کے یہاں کی اپچھرا ہیں یہ کہکر پنڈتوں کو حکم کیا کہ ٹھیک ساعت اچھی
لگن بچار دو جو میں اس ساعت سنگھاسن پر بیٹھوں سنتے ہی پنڈتوں نے بچار کرکے کاتک سدی مہینے
میں ایک دن سبھ لگن ٹھہرایا سب جوگ اسکے اچھے تھے کہا کہ اسی ساعت تم بیٹھو راجہ نے
بیٹھنے کی تیاری کی جتنے راجا اسکے راج میں تھے اور پنڈت اور قرابتی دور و نزدیک کے
انھیں نیوتہ بھیجکر بلایا اور آپ اشنان کرکے اچھے سے اچھے کپڑے پہنے پنڈت بید پڑھنے لگے
اور گندھرب گیت گانے لگے بھاٹ جس بیان کرنے لگے اور طرح طرح کے باجے بجنے لگے
گھر گھر محل میں شادیاں ناچ راگ رنگ مچے جتنے لوگ آتے تھے ان سب کی ضیافت کی برہمنوں
کو بہت کچھ دان دیے بھوکوں کو کھانا اور دردپچٹے ننگوں کو کپڑا اور مال اور اسباب عنایت کیا
رعیت کو بخشش اور انعام دیا تمام شہر میں خیر خیرات بانٹی فوج کو خلعت اور اضافہ دیے
ہمنشینوں پر طرح طرح کی مہربانیاں اور نوازشیں فرمائیں جتنے لوگ اس سبھا میں اکٹھے ہوئے تھے
جو جو کارگزار تھے اور رام کا نام لیتے تھے بیچ میں سنگھاسن دھرا تھا راجہ خوشی خوشی گنیش مناتا ہوا
سنگھاسن کے پاس جاکر کھڑا ہوا اور چاہا پانوں بڑھا کر چاہا کہ اسپر رکھے بے اختیار پتلیاں کھلکھلا کر
ہنسیں اور سب نے یہ دیکھا راجہ اپنے دل میں کٹا اور رک کر نہایت شرمندہ ہوا کچھ دہشت
کھائی کچھ اسے اچنبھا ہوا کہ یہ بیجان پتلیاں جاندار کیونکر ہوئیں طیش کھا کر غضب میں کر پانوں
ادھر سے کھینچ لیا اور پتلیوں سے کہا کیا تم نے دیکھا اور کیوں ہنسیں مجھے بیان کرو کیا میں کسی راجہ کا
بیٹا یا بھتیجا نہیں یا چھتر لوگوں کا میں پوت یا نامرد ہوں یا بے رحم ہوں یا اور راجہ میرے حکم میں نہیں یا
میں پنڈت نہیں یا میرے یہاں پدمنی رانی نہیں یا میں راج نیت نہیں جانتا یا میں کسی کی مجلس
میں نیچے ہو کر بیٹھا ہوں کس بات میں نالائق ہوں میرے دل میں شک پڑا اسو مجھے بتاؤ یہ باتیں راجہ کی سنکر انھوں نے

رتن منجری پہلی پتلی بولی

راجہ دل لگا کے میری بات سنو اور یہ قصہ میں تم سے بیان کرتی ہوں تم گن کا گاہک اور قدردان ہو جو

باتین کہین سب درست ہین سچ ہے سبھی تمھارے بیچ کی جو الادھک ہے اتنا ودیا غنیمت کر دیوانی کتھا سنو اس سنسار کا آنت

راجہ کا سنگھاسن پر چڑھنا اور پتلی کا بچیلا بن آنا



نہین بھگوان نے اسمین قسم قسم اور رنگ رنگ کے جواہر پیدا کیے ہین ایک ایک قدم پر دولت کا گنج ہے اور ایک ایک کوس پر آب حیات کا چشمہ بد بخت ہو تمنے نہین پہچانا اپنے دل مین کیا سمجھے ہوئے کہ در ہار بیٹھے ہین تمنے اتنے ہی مین غرور کرکے اپنے تئین بھلا دیا اور جیسا سنگھاسن ہے اس راجہ کے یہان تھا ایسا ایک اس کے لائق تھا یہ سنکر راجہ کو غصہ آیا اور کہنے لگا اس سنگھاسن کو مین ابھی توڑ ڈالتا ہون اتنے مین بردہج بہروہت راجہ کا بولا راجہ یہ انصاف سے دور ہے پتلی کی بات کان دے سن لو اور جو کچھ کرنا ہو پھر کیجیو راجہ نے کہا تو اسکا احوال کہو تب پتلی بولی مین کیا کہون اتنا ہی سن تم جلکر خاک ہو گئے اور جب تمام حقیقت اس راجہ کی سنو گے تو اور شرمندہ ہو گے اپنے دنون کو رو دوگے لوگون کے آگے ہلکے ہو گے اس کہانے سے نہ کہوتا بھلا ہے ہم تو اسی روز مر چکی تھین اور سنگھاسن ٹوٹ چکا تھا جس روز سے ہم راجہ بیر بکرماجیت سے بچھڑی تھین اب ہمین کیا ڈر ہے اتنے مین دیوان راجہ کا پتلی سے کہنے لگا کس لیے تو اپنے راجہ کا بیان نہین کرتی غصہ چھوڑ دے اب بات کر کیون بھید چھپا رکھا ہے تب پتلی بولی کہ ساکی بند راجہ بڑا بلی تھا اور نگر امباوتی مین راج کرتا تھا بڑا اسکا دبدبہ تھا دیوتاؤن کا بھیجنے والا تھا اور تمام دنیا کو

وان دینے والا آگے مین اُسکی کتھا کہتی ہون راجہ کان دھر کے سنو سیام سومیر آسن نگری کا راجہ
تھا ذات کا برہمن اور بڑا راجہ ہوا تپ گندھرب سین اُسکا نام ہر طرف بجنے لگا اور اُسکے گھر مین چار پٹ
کی رانیان تھین برہمنی چھتری بیسانی شودرنی انھین جو برہمنی تھی بہت اچھی خوبصورت اور نازک تھی
اُسکے ایک بیٹا ہوا بڑا پنڈت برہسپت نام اُسکا رکھا اُسنے راجہ دیسا کوئی دنیا مین پنڈت نہ تھا جتنے
علم تھے سب اُسنے پڑھے تھے یہانتک کہ موت کا بھی احوال کہ دیتا تھا اور چھتری سے تین بیٹے
تھے اُنھون نے چھتریون کا دھرم اختیار کیا ایک کا نام سنگھ دوسرے کا نام بکرم تیسرے کا نام
بھرتری ایک سے ایک بلی چارون جگ مین انکا نام مشہور ہو رہا تھا اور انھین کلپ برکھ دنیا
کے لوگ کہتے تھے بیسانی سے جو بیٹا تھا اُسکا نام چندر تھا وہ بڑا سخی اور رحم دل تھا
اور شودرنی سے جو بیٹا ہوا اُسکا نام دھنونتر بید ون مین وہ بڑا بید تھا پیچھے بیٹے راجہ
کے ہوئے ایک سے ایک اچھا غرض امر سنگھ کے گھرانے مین سب کے سب خوب ہوئے اور
وہ جو برہمنی سے تھا وہ راجہ کی دیوانی کرتا تھا اُس سے جب کوئی تقصیر ہوئی تب راجہ نے جھڑک
دی وہ لڑکا وہان سے نکلکر دھارا پوری مین آیا اُسے راجہ وہان سب سمجھا کے بزرگ تھے اُسنے
اُن سبھون نے نا لچی آد بھگت کی وہان کا راجہ تھا اُسکا باپ تھا کبھی عزت سے بٹھایا اُسنے
دغا کر کے اُسی ساتھ کو مار ڈالا وہان کا راج لیکر اُجین نگری مین آیا اور یہان آ کر مر گیا سنگھ جو راجہ کا بڑا
بیٹا چھتری کے پیٹ سے تھا وہ آنکر وہان کا راجہ ہوا راج کرنے لگا اب آگے یہ احوال ہو کہ ایک دفعہ
پنڈتون نے آ کر راجہ سنگھ سے کہا تیرا دشمن دنیا مین پیدا ہوا ہی یہ بات سنکر وہ بھوک رکھیا برہمن
کہنے لگے ہم سب نے شاستر دیکھا ہی اُس سے یہ احوال نکلتا ہی جو ہمنے تمسے کہا مگر ایک بات
اور ہی کہ ہم اُسے منھ سے نکال نہین سکتے تب راجہ نے کہا خیر جو تمنے یہ بات کہی وہ بھی کہو تب
اُنھون نے کہا ہمارے بچار مین یہ آتا ہی کہ سنگھ کو مار کر بکرم راج کرے یہ سنکر راجہ ہنسا اور کہنے لگا
یہ پنڈت باولے ہین انھین کچھ گیان نہین اسلیے ایسی بات کہتے ہین یہ بات سنی ان سنی
جان کر راجہ چپ ہو رہا پنڈت اپنے دل مین شرمندہ ہوئے کہ ہمارے شاستر کو اُسنے جھوٹ جانا
اور ہمین دیوانہ ٹھہرایا جب کئی ایک دن اُسپر گذرے پنڈت اپنے مکانون مین بیٹھکر نجوم دیکھنے لگے
اُنمین سے ایک پنڈت بولا میرے بچار مین یہ آتا ہی کہ راجہ بکرم کے نزدیک آن پہنچا ہی تب دوسرا

انہین سے بولا یہان کے کسی جنگل مین ہو اور ایک انہین سے کہنے لگا اس جنگل مین تالاب بھی ہو وہین
اکھاڑا کر رہا ہو تب ایک برہمن انہین سے اٹھ کھڑا ہوا اور جنگل کو چلا وہان جا کر کیا دیکھتا ہو کہ ایک
تالاب پر راجہ بکرم بیٹھا کرتا ہو شکتی کا ایک مہا دیو بنا کر پوجتا ہو اور ڈنڈوت کر رہا ہو یہ دیکھ کر پنڈت
اُلٹا پھر آیا سب پنڈتون کو لیکر راجہ کے پاس گیا راجہ سے کہنے لگا تم ہمارے شاستر کو جھوٹھا جانتے تھے
اور اب ہم دیکھ آئے خلاصے جنگل مین راجہ بکرم آن پہنچا راجہ سنگھ اوس روز سنکر چپ ہو رہا اسکی
صبح کو اٹھا اور اس بن مین جا کے ہی چھپکر دیکھنے لگا کہ وہ کیا کرتا ہی جہان راجہ بکرم بیٹھتا تھا
وہان سے وہ اٹھا اور تالاب مین نہا کر پھر اپنے آسن پر جا بیٹھا اور اسی طرح سے مہا دیو کی پوجا
کرنے لگا اور یہ راجہ بھی نکلکر وہان کھڑا ہوا تب وہ مہادیو کی پوجا کر چکا تب اوٹھی مہا دیو پر آ سے
پیشاب کیا چلنے راجہ کے ساتھ لوگ تھے کہنے لگے اسکی عقل ماری گئی ہو کہ پوجتے ہوئے دیوتا پر
اسنے موتا ایک پنڈت انہین سے بول اٹھا مہاراج یہ سنکے کیا کیا تب وہ بولا ہم ذات کے برہمن ہین
ہم دیوتا کو پوجین پاپ لگتی ہو تب یہ جہنون نے کہا راجہ کہ ہم اچھا نہین دیکھتے کیونکہ تمہاری مت گمت
ہو گئی جب مرنے کے دن آدمی کے نزدیک آتے ہین تو اسکی عقل ماری جاتی ہو تب راجہ بولا
تم دیوانے ہو مجھے بھی باؤلا بناتے ہو جو کرتا رنے لکھا ہی وہی ہوگا اسے کوئی مٹا نہین سکیگا سب
پنڈت اپنے مین کہنے لگے اس راجہ نے کیا اپنا اکاج کیا تب راجہ سنگھ نے بکرم کے مارنے کی فکر کی
کہ ساتھ لگکر ہین کوٹھے سے جا دیکی کا اوسین اور اسپر [illegible] ایسا اپنا دیا جو اسے معلوم نہو اور ان کی مورت کا
ایسن تھا کہ جو اسمین پاؤن دہرے باؤلا ہو جاوے اور ایک کھیرا منگا کر جادو کیا اور ایک چھری
ہاتھ مین رکھی اُس چھری اور کھیرے کا یہ اثر تھا کہ جو اس چھری سے وہ کھیرا کاٹے اسکا سر کٹ جاوے
پنڈتون سے کہا اسے بلاؤ ان کھیرون پر پاؤن دھرے جو آویگا دیوانہ ہو جاویگا اور باؤلا ہو کر یہ
کھیرا جو ہاتھ سے لیکر کاٹیگا تو اسکا سر کٹ جاویگا جتنے چھتری راجہ کے ساتھ تھے اسنے دل مین
فکر مند ہوئے کہ اس راجہ نے یہان کی چھتریون کا دھرم نہین ہوا اسمین راجہ نے بکرم جیت کو
بلایا کہا ہم تم بیٹھکر ایک جگہ کھیرا کھا دین وہ راجہ جوگی تھا وہ سب علم جانتا تھا ان سب کو پہچانتا
جب سنگھاسن کے پاس جا کھڑا رہا اور کھیرا چھری اسکے ہاتھ سے لیکر دہنے ہاتھ مین چھری اور
بائین ہاتھ مین کھیرا لیا راجہ سنگھ غافل تھا فرق کرکے اسکے چھری [illegible] ہاتھ مارا کہ اسکا سر کٹ گیا

رتن منجری نے یہ بات ظاہر کی مین راجہ بھوج تو اِس بات کو بھگوان رحم کرے تو تنکے سے پہاڑ
کردے اور غضب کرے تو پہاڑ سے تنکا کتاب مین جو لکھا ہو وہ جھوٹ نہین ہوتا جب ماں کے
پیٹ مین انسان آتا ہے چار باتین ساتھ لاتا ہے نفع نقصان دُکھ سُکھ تین لوک چودہ طبق مین پھرے لیکن
قسمت کا لکھا نہین مٹتا بھائی کو مارا اور دل مین خوش ہوا اُسکے لہو کا ماتھے پر ٹیکا دیا اور اُٹھکر
سنگھاسن پر بیٹھا اور چھتر ڈھولوایا اُس راجہ کی رانی اُسکے ساتھ ستی ہوئی یہ راج نیت سے
نیاؤ کرنے لگا اور جتنے راجہ اُسکے راج کے تھے سب سُنکر خوش ہوئے مجرے کو آئے
دونون وقت دربار مین حاضر رہنے لگے اسی طرح راجہ راج کرنے لگا کتنے دنون کے بعد راجہ
ایک دن شکار کو چلا کتنے باز بہری جتنے شکاری جانور تھے ساتھ لیے اور جتنے ساتھ مین لیجانے کے لوگ
تھے سب چلے اور تیر انداز تھے ساتھ لیے جاکر ایک جنگل مین پہونچے ہرن کے پیچھے راجہ نے گھوڑا
ڈالا راجہ آگے بڑھ گیا ساتھ کوئی نہ پہونچا راجہ ایک بڑے جنگل مین جا نکلا وہان جاکر سوچ کرنے لگا
کہ مین کہان آیا راہ بھی بھولا اور ساتھ بھی کھویا اتنے مین جو نگاہ کی ایک بڑا درخت دیکھا
اُس درخت کی پھنگی پر چڑھ گیا اور وہان سے دیکھنے لگا جنگل ہی جنگل نظر آتا تھا مگر ایک طرف
جو دیکھا ایک شہر نظر آیا اُسکو دیکھکر راجہ کو ڈھارس سی آئی وہ نگر جو دیکھا تو نہایت آباد
تھا کبوتر وہان اُڑ رہے ہین چیلین منڈلا رہی ہین سورج کی جھلک سے حویلیون کے کلس
چمک رہے ہین اپنے جی مین کہنے لگا پنچھیون نے دیکھا کل کوا سے چھین لونگا اور اُس
نگر کے راجہ کا دیوان جسکا نام بہت سیلی تھا وہ کوؤن کے بھیس مین رہتا تھا اُس طرف سے
اُڑا جاتا تھا اُسنے راجہ کے منہ سے یہ بات سُنی بہت دل مین خفا ہوا غصّے سے اُسکے
منہ مین بیٹ کردی راجہ غضب مین آیا اتنے مین کچھ لوگ اُسکے وہان آن پہونچے اُنکے ساتھ
ہوکر اپنے شہر مین داخل ہوا دیوان کو حکم دیا جہان مین جہان تک کوّے ہین پکڑ لاؤ
یہ سنتے ہی چارون طرف سپاہی دوڑے اور کوّے پکڑ کے لائے اور پنجرون مین بند کیے راجہ
نے جاکر اُن کوّون سے کہا کہ اسے چھڑالون وہ کونسا کوّا ہے جسنے ہمارے منہ پر بیٹ
کی تم سچ کہوگے تو ہم چھوڑ دینگے نہین تو سبکو مار ڈالینگے یہ سُنکر سب بولے مہاراج ہم مین کوئی کوّا
نہین تھا جو یہ بیٹ آیا اور یہ کام ہمسے نہین ہوا تب راجہ زیادہ خفا ہوا کہ تم سبکے سوا اور

کون سا کوا ہی جسنے یہ کام کیا تب اُنھون نے کہا مہاراج سچ پوچھتے ہو تو ہم کہتے ہین کا ہوبل راجہ ایک راجہ ہی اُدسے سے استاتک اُس راجہ کا راج ہی اور اُسکا دیوان لوت برن بڑا دانا بہت ہوشیار پنڈت ہی وہ کوّے کے بھیس مین رہتا ہی یہ کام اُسکا ہو تو ہو کیونکہ کوّے کی صورت مین ایک وہی رہا ہی تب راجہ نے کہا کہ وہ کسطرح سے آوے اُسکا کچھ سمجھکر مجھے علاج بتاؤ کوئی تمھارے یہان کا دوت جاوے اور اُسکو لے آوے تم اپنے یہان سے دو کوّون کو بھیجدو وے جاکر لے آوین اُنہین سے دو کوّے وہین گئے اُنکی لوت برن نے بہت سی آؤ بھگت کی اور کہا کہ تم یہان کس لیے آئے ہو تب وہ بولے مہاراج تمھارے بغیر ہم سب کوّے مارے جاتے ہین جو تم راجہ بکرم کے پاس چلو تو ہم سبھون کی جانین بچین تب لوت برن بولا دھن بھاگ جو تم میرے پاس اپنا مطلب سمجھکر لائے مجھ کچھ کام مجھسے ہوگا مین کمی نہ کرونگا یہ کہکر اپنے راجہ کے پاس آیا اور اپنے راجہ سے اگیا لیکر اُنکے ساتھ گیا جب دیکھا سب کوّون نے اُس منتری کو تب راجہ سے کہنے لگے جسکا ہم نام لیتے تھے وہ یہی ہی راجہ نے دیکھکر اُسے آدر کرکے آدھی اپنی گدی پر بٹھایا اور کھیم کشل پوچھی وہ دعا دے کے بولا کس لیے آپ نے مجھے یاد کیا اور کسواسطے ان سب کوّون کو بند مین دیا جب لوت برن نے یہ بات پوچھی تب راجہ کہنے لگا ایک دن مین شکار کو گیا تھا اتفاقاً جنگل مین راہ بھول گیا تب ایک پیڑ پر چڑھکر چارون طرف کو دیکھنے لگا کہ ایک کوّے نے مجھپر بیٹ کردی اسلیے مین نے سب کوّون کو بند کیا جبتک کہ اُنہین سے کوئی سچ نہ کہیگا ایک کو اُنہین سے نہ چھوڑونگا بلکہ جان سے سب کو مارونگا پھر تو لوت برن بولا سوامی یہ کام میرا ہی جب تمھین مین نے مغرور دیکھا تب مجھے غصہ آیا عقل میری اُسوقت جاتی رہی تب یہ سنکر راجہ بہت ہنسا اور یہ کہنے لگا مجھے غرور اور نخوت کیون نہو راجہ مین ہون دانا مین ہون سپاہی مین ہون اور کونسی بات مجھمین نہین وہ تم کہو تب وہ بولا جو نگر تمنے نظر بھر دیکھا اُسکا مین سبب بیان کرتا ہون راجہ باہوبل جہان کا قدیم راجہ ہی وہ گندھرب سین باپ تمھارا اُسکا دیوان تھا راجہ کو اُسکی طرف سے کچھ بے اعتباری ہوئی تب اُسے چھوڑ دیا وہ نگر امباوتی مین آیا اُس جگہ کا راجہ ہوا اُسکا بیٹا تو بکرم ہی تجھے جگ مین کون نہین جانتا پر جبتک راجہ باہوبل تجھے راج تلک نہ دیگا تب تک تیرا راج اچل نہ ہوگا اور وہ جو خبر پاویگا تب ہی چڑھ دوڑیگا اور تجھے آکر ایک گھڑی مین خاک کے برابر کردیگا تجھے جو مین

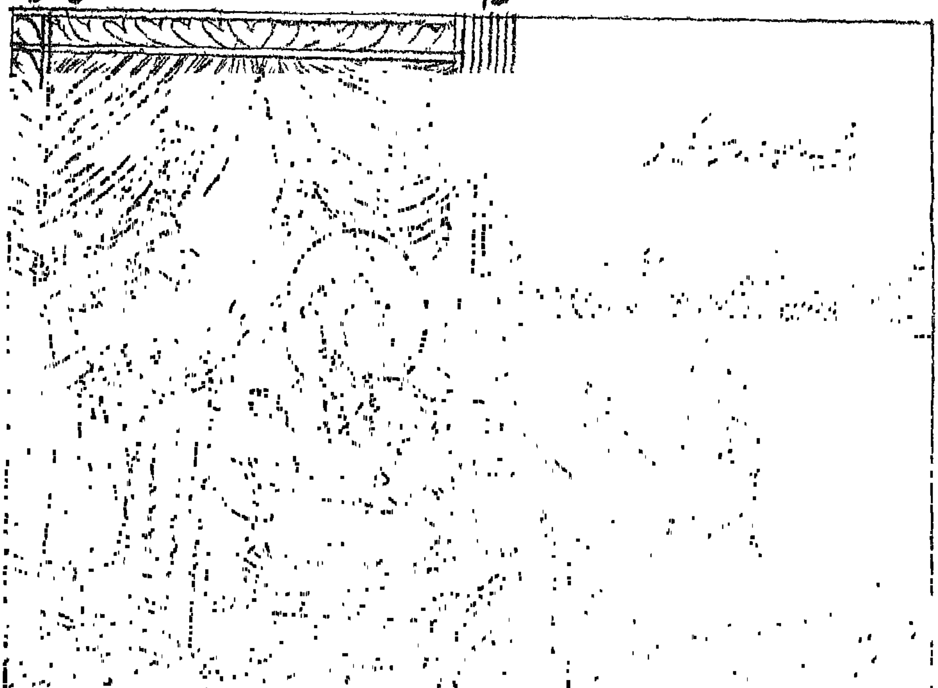
مصلحت یون آسے مان اور کسی طرح سے اُس راجہ کے پاس جا راجہ کو محبت دلا کر تلک اُس کے
لے جس سے اچل راج توکرے راجہ بکرم بڑا عقلمند تھا اس بات پر قائم رہا ایسی سخت سخت باتین
لوت برن سے سنکر کچھ دل مین نہ لایا ہنس ہنس کر کان دیکر سب سنین پھر لوت برن نے کہا جو تمھین
چلنا ہی تو ہمارے ہی ساتھ چلو اور پنڈتون سے اچھی ساعت دکھا کر چلنے کی تیاری کرو وہ دوسرے دن
صبح کے وقت راجہ لوت برن منتری کے ساتھ ہو کر چلا اور راجہ باہوبل کے نگر مین پہونچا تب اُس
دیوان نے راجہ سے کہا یہان تم بیٹھو اور مین اپنے راجہ کو تمھارے آنے کی خبر دون یہ بات راجہ
سے کہکر اپنے راجہ کے مندر مین گیا راجہ کو سلام کیا اور سب سماچار اپنی حقیقت سمیت کہکر راجہ کا
احوال کہنے لگا مہاراج کو گندھرپ سین کا بیٹا بکرم آپ کے درشن کے لیے آیا ہی یہ بات راجہ نے
سنکر ترت بلایا تب وہ دیوان راجہ کو لیگیا اور اپنے راجہ سے ملایا اور راجہ اُس سے اٹھکر ملا اور
آدر کر آدھے آسن پر بٹھایا کچھ کشل پوچھی بعد اُسکے رہنے کے لیے مکان بتایا راجہ اٹھا اُس مکان
مین آیا وہان رہنے لگا جب دس پانچ دن بیت گئے دیوان سے راجہ بکرم نے کہا ہمین بدا کر دو
تو ہم اپنے استھان کو جا دین تب منتری کہنے لگا ہمارے راجہ کا سبھاو ہی کہ جو اُسکے ملنے کو آتا ہی
وے آپ سے رخصت نہین کرتے تم رخصت مانگو اور جس بات کی خواہش ہو سو کہو اپنے جی
مین مت شنکا کرو تب راجہ بولا کچھ نہین چاہیے جو کوئی بر چاہے مجھسے لے تب دیوان بولا
مہاراج یہ ہماری بات سنو اس راجہ کے گھر مین ایک سنگھاسن ہی کہ پہلے مہادیو نے راجہ اندر کو دیا تھا
اور اُس راجہ نے اسکو دیا تھا اور اُس راجہ نے اسکو دیا اُس سنگھاسن مین یہ گن ہی کہ اُسپر
بیٹھے سات دیپ اور نو کھنڈ پرتھی کا راج بھوگے اور اچل راج کرے جواہر بہت سا اُسمین جڑا
ہی اور بتیس پتلیان بھی کہ امرت دیکر اُنکو سانچے مین ڈھالا ہی لگی ہین تم رخصت ہوتے ہوئے وہ
سنگھاسن راجہ سے مانگو کہ اُسپر بیٹھکر آنند سے راج کرو گے اس بات کی دیوان نے صلاح
دی اور صبح کو راجہ کے دربار مین گیا خبر دی کہ مہاراج بکرم بدا ہوتا ہی باہر کھڑا ہی یہ سنکر راجہ
فی الفور دروازے پر آیا بکرم نے دیکھ ماتھا نوایا راجہ نے بکرم سے پوچھا جو تمھارے جی مین آوے
سو مانگو خوش ہو کر وہی دونگا تب بکرم نے کہا مہاراج جو آپ نے مجھپر دیا کی تو وہی سنگھاسن
مجھے بخشو جو اندر نے تمھین دیا ہی یہ بات سنکر راجہ بولا اچھا سنگھاسن تو ہمنے تمھین دیا یہ کام

منتری کا ہے اُسے تم نہین جانتے تھے یہ کہکر سنگھاسن منگایا اور پان تلک دیکر اُسپر بٹھایا کہ تم اجیت
ہوئے کسی بات کی جی مین چنتا نہ کرو گندھرپ سین میرا منتری تھا اور تو اُسکے خاندان مین نامور
ہوا اسطرح سے راجہ بکرم کو اسیس دیکر رخصت کیا راجہ وہان سے اپنے گھر کو آیا اور اپنے جی
مین بہت سا خوش ہوا اور جتنے اُس راجہ کے منتر تھے اُنھون کے جی مین ڈر ہوا راجہ کے دیس
کے لوگون نے خوشی بہت کی اور دیپ دیپ کے راجہ خدمت کے واسطے آئے اور جو راجہ غرور
کرتا تھا اُسکا وہ راج دبا کر چھین لیتا اور اپنا راج کرتا آدسے سے است تک خوب اُسنے اپنا
راج کیا تب رعیت انند سے اُسکے راج مین چین کرتی تھی اور چھتری بھی اُس سے ڈرتے تھے
اور جو کوئی دیس بدیس جاتا تھا وہان بکرم کا جس اور دھرم سنتا تھا سب ملک آباد دیکھتا کہین
دکھی اُسے نظر آتا تھا ڈانڈھا اور باندھا اُسکے راج مین کسی نے کان سے نہ سنا بلکہ گھر گھر آواز
بید اور پران کی آتی تھی اور جتنے لوگ تھے اشنان دھیان کرکے تینون وقت بھگوان کی یاد
مین رہتے تھے اپنے اپنے گھر مین سب راجہ کی ہی سبھا کرکے خوش رہتے تھے راجہ راج پرجا
سکھی اسمین ایک دن راجہ بیر بکرماجیت نے سبھا کی اور سب پنڈت بلوالئے پنڈتون سے راجہ نے
پوچھا میرے جی مین ہے کہ اب مین سمبت باندھون تجھسے پوچھتا ہون کہ مین اس بات کے لائق
ہون یا نہین تم شاستر دیکھکر بیان کرو تب سب پنڈتون نے بیان کرکے راجہ سے کہا مہاراج
اب جو تمھارا پرتاب ہے سو تینون بھون مین چھا رہا ہے اب جو تمھین کچھ کرنا ہو سو کیجیے دشمن تمھارا کوئی
نہین یہ بات راجہ نے سنکر پنڈتون سے کہا کہ اب تم بتاؤ کس بدھ سے سمبت باندھین جو کچھ
شاستر کی ریت سے اچیت ہو اسی طرح سے ہمین کہو تب پنڈتون نے کہا پہلے تو تم اجیت مالا
سنو پھر اسکے بعد دیس دیس کے برہمن اور زمیندار اور راجہ اور سب اپنے کنبے کے لوگ
بلاؤ سوا لاکھ کنیا دان اور گؤدان کرو سوا لاکھ برہمنون کو جوڑے پہناؤ اور جتنے برہمن تمھارے
ملک کے ہین اُنکی ترنی کرو اور ایک برس کا خزانہ زمیندارون کو معاف کرو جو بھوکا کنگال
اس سال مین آوے اُسکے ترنی کا حکم کرو اسی طور سے راجہ نے سب کام کیا اور سوا اُسکے
جو جو دان پُن کیا اُسکا بیان کس سے ہو ایک برس تک راجہ اپنے گھر بیٹھا ہوا پران سنتا رہا
اور اسی طرح سے سمبت باندھا کہ تمام دنیا کے لوگ دھن دھن کرتے تھے یہ سب احوال

رتن منجری نے سنایا اور راجہ بکرماجیت کا جس گایا اور کہا راجہ بھوج جو تم استنے جوگ ہو تو اس سنگھاسن پہ بیٹھیو سنکے راجہ نے کہا سچ بات ہے جو تو نے کہی میرے بھی پسند آئی یہ کہکر راجہ اپنی سبھا مین بیٹھا دیوان متصدیون کو بلایا کہ تم سب تیاری ہمت باندھنے کی کرو ۲ سدن کی وہ ساعت یون ٹل گئی راجہ نے دوسرے دن پھر تیاری سنگھاسن کے بیٹھنے کی فرمائی دیوان کو بلا کر کہا تم سب اسکی ترت تیاری کرو دیر نہو یہ بات سنکر سرچ پر وہیت بولا راجہ ابھی کیون گھبراتے ہو ایک پتلی تمسے باتین کریگی انکی باتین سنکر جو کچھ کرنا ہو سو کیجیو یہ سنکر راجہ نے چاہا کہ سنگھاسن پر پانون بڑھا کر رکھے کہ

چترریکھا دوسری ۲ پتلی بولی

راجہ میرے جوگ یہ سنگھاسن نہین اور ایسی انیت کوئی نہین کرتا ہے جیسی تو کرنے پر تیار ہوا ہے اس سنگھاسن پر وہ بیٹھے جو بکرم کے سمان ہو تب راجہ بولا بکرم کے کیا گن تھے سو مجھسے کہو تب وہ بولی ایک دن راجہ بکرم کیلاش کو گیا اور وہان ایک جتی سے ملاقات ہوئی اسنے راجہ کو جوگ کی سب ریت بتائی راجہ نے اپنے جی مین ارادہ کیا کہ جوگ کما دین جوگ کرنے کو تیار ہوا اور راج مالک بھرتری کو دیا راج پاٹ پر اسے بٹھایا آپ راج کاج دھن دولت سب چھوڑ کر کنتھا پہن اور بھسم لگا سنیاسی بنکر جنگل کو نکل گیا اور اتر کھنڈ مین جاکر جوگ سادھنے لگا اس شہر کے جنگل مین ایک برہمن تپ کرتا تھا دھوان پیکر رہتا تھا اور بھوک پیاس کا دکھ سہتا تھا برہمن کی تپشیا دیکھکر دیوتا خوش ہوگئے اسے دینے لگے اور اسنے نہ لیا تب آکاس بانی ہوئی کہ ہم امرت بھیجتے ہین سو تو نے ایک دیوتا آدمی کی صورت مین آکر اسے پھل دے گیا اور کہہ گیا کہ جو تو اسے کھا دیگا چرنجیو ہوگا پھل لیکر وہ ترت چلا ہوئی اپنے گھر کو آیا برہمنی کے ہاتھ مین وہ پھل دیا اور کہا کہ آج دیوتا نے مجھے امرت پھل دیا کہا کہ اسے جو کوئی کھائیگا امر ہو جائیگا یہ بات سنکر برہمنی بیاکل ہو رونے لگی پھر بولی یہ اب دکھ اور پاپ ہم کسطرح کاٹینگے اور ہمیشہ بھیک کیونکر مانگین گے کھال ماس سب ہار مین ملجائیگا ایسے جینے سے مرجانا بہتر ہے مرجانے کو اتنا دکھ نہین ہوتا اس پھل کو وہ کھاوے جو ہمیشہ دکھ اٹھاوے اس سے جوگ یہ ہے کہ تم یہ پھل راجہ کو دو اور اس سے کچھ دھن لو یہ سنکر برہمن اپنے جی مین سمجھا کہ یہ سچ کہتی ہے اس سنسار مین اتنا جنجال کون سہے اسطرح آپسمین باتین صلاح کی کرکے برہمن وہانسے راجہ کے پاس چلا جب راجہ سے



دوار پر پہونچا دوار پال سے کہا راجہ کو خبر دو کہ برہمن آپ کے لیے ایک پھل لایا ہی دربان نے راجہ سے
جا کر عرض کی مہاراج ایک برہمن ایک پھل آپ کی خاطر لایا ہی اور دروازے پر حاضر ہی جو کچھ حکم ہو راجہ نے
اُسی وقت حکم کیا کہ اُسے ابھی لاؤ اہلکاروں نے فوراً حاضر کیا برہمن نے آکر راجہ کو آسیس دی کہ
دھرم اوتار کی جے ہو اور وہ پھل راجہ کے ہاتھ میں دیا راجہ نے اُسکو ہاتھ میں لیکر پوچھا کہ اسکا کیا گُن ہی تب برہمن
کہنے لگا سوامی میں نے جو تپسیا کی تھی سو دیوتاؤں نے اسکا یہ پھل دیا میں نے سوچ کیا کہ دونگا ایسا
پھل کہ تم کھاؤ اور امر ہو اسواسطے کہ تمسے لاکھوں جیو پلتے ہیں یہ سُنکر راجہ نے بہت آدر سے لاکھ روپے
اور کا فوراً رخصت کرکے بدا کیا پھر اپنے جی میں بچار کرنے لگا کہ میں تو پرش ہوں کمزور ہونگا یہ پھل رانی کو
دیا چاہیے وہ مجھ سے پیاری لگا او مہاری وہ جیتی رہیگی تو میں اُسکو بھوگ کرونگا یہ دل میں ٹھان کر راجہ محل
میں داخل ہوا رانی کو پھل دکھایا رانی نے سنکر پوچھا کہ مہاراج یہ کیا چیز ہے جسکے کھانے سے کیا
گُن ہوا اسکا بھید راجہ نے کہا سن سندری یہ ایک امر پھل ہی جو کوئی اسکو کھاویگی سدا اجیرتی رہیگی اُسکا
روپ بڑھیگا اور امر ہوگی رانی نے یہ بات سنکر راجہ کے ہاتھ سے لے لیا اور کہا میں اسے
کھاؤنگی راجہ پھل دیکر باہر گیا اور رانی کا جو ایک منتر کوتوال تھا اُسکو بلاکر وہ پھل دیا اور کہا کہ
میں راجہ نے دیکر کہا ہی کہ جو اسے کھائیگا سو امر ہوگا تم میرے پیارے ہو اسے کھاؤ اور امر ہو

مجھے بڑی خوشی ہو یہ سنتے ہی کوتوال نے خوش ہو کر پھل ہاتھ سے لے لیا اور اپنے مکان کو گیا ایک
کسبی اسکی آشنا تھی اسے پھل دیکر کہا کہ یہ امر پھل مین تیرے واسطے لایا ہون تو اسے کھا یہ سنکر اسنے
ہاتھ سے لے لیا اور اسنے بدا کیا پھر اپنے جی مین بچارا کہ ایک تو مین کسبی ہون اور امر ہونگی تو مین کتنے
پاپ کماؤنگی اس سے بہتر یہ ہی کہ یہ پھل راجہ کو جا کر دیجیے جو راجہ جیویگا تو مجھے یاد کریگا اور پن ہوگا اور
پاپ بھی کٹینگے یہ سوچکر راجہ کے دربار مین گئی وہ پھل راجہ کے ہاتھ مین دیا راجہ پھل کو دیکھ دیکھ کر سشدر
ہوا اپنے جی مین کہنے لگا کہ یہ پھل تو مین نے رانی کو دیا تھا جی مین یہ بچارا اور ہنسکر اس سے پوچھنے لگا
کہ یہ پھل تجھے کسنے دیا وہ بیسوا سب باتین جانتی تھی پر راجہ سے فقط یہ کہا کہ مجھے کوتوال نے دیا ہے
وہ سنکر یہ سمجھا کہ رانی نے دشٹ کا کام کیا اسنے کچھ روپیہ دیکر بدا کیا اور آپ چپ ہو گیا پھر جی مین کہنے لگا
کہ مین نے آسن اپنا رانی کو دیا اسنے اپنا دل کوتوال کو دیا من کا بھید کوئی نہ پایا اسنے پیچھے سے
اور میری بدھ کو دھکار ہے کہ جو مین پھر راج کرون اور جیپٹ اس رانی کو لعنت اس کوتوال اور بیسوا کو
اور دھکار ہے کام دیو کو جو یہ ست سنسار کی کرتا ہے کہ جس سے سنسار آلیان ہوتا ہے پیدا اسکے پھل لیکے جو
محل مین گیا اپنے چت مین کہنے لگا کہ یہ تن من دھن جی سب چنچل ہے اور یہ سنسار جانتا ہے اور نہین
سے کوئی قائم نہ رہیگا جب ہی پیدا ہوا تب ہی کال نے کھایا جب مرتا ہے تو کچھ ساتھ نہین لیجاتا جو اور
پھیر اپھیر اکرکے جنم گنواتا ہے لالچ کے سب ساتھی ہین اور وہان کوئی نہین بتاتا یہ سنسار جھوٹ ہے سمجھا
ہوا اور پایا اسکا جل ہے خواہ مچھلی ہے ایسا بدبایک کوئی نہ پایا جو اسکو مار کر کھا وے یون بچار کرتا ہوا رانی
کے پاس گیا رانی سے پوچھا تو نے وہ پھل کیا کیا تب وہ بولی مہاراج مین نے کھایا یہ سنکر وہی
پھل راجہ نے رانی کو دکھایا رانی دیکھکر زرد ہو گئی تب راجہ اسکو لیکر باہر آیا اور دھوکر کھایا تس پیچھے بسبب
سوچ اسکو بھوا اندان بن کے جانے کا سامان کیا راج پاٹ دھن دولت اور رانی کی محبت تج کر
چلا نہ کسی سے پوچھا نہ کسی کو ساتھ لیا ایسا نرموہی ہو کر نکلا کہ کسی کا دھیان نہ کیا دیس دیس اور نگر نگر
مین چرچے ہوئے کہ راجہ بھرتری راج تجکر جوگی ہوا اور یہ بات اڑتے اڑتے راجہ اندر کے اکھاڑے
مین پہونچی کہ وہ تو دیس تیاگ کر گیا اور اسکے دیس مین جہا اوت پات ہوا تب یہ بات سنکر سب
دیوتون نے ملکر یہ بچار کیا کہ ایک دیو کو رکھوالی کے واسطے راجہ بھرتری کے دیس مین بھیجدو کہ کوئی
نحوست نہ ہونے پاوے پھر اسی وقت دیو کو بلاکر وہان بھیجا اور کہا کہ وہان کی نگہبانی کر یہان تو وہ رکھوالی کرتا تھا

اور وہان راجہ بکرم کا جوگ پورا ہوا وہ من مین منصوبہ کرتا تھا کہ مین چھوٹے بھائی کو راج دے آیا ہون
چلکر دیکھون کہ وہ کسطرح راج کرتا ہی یہ اپنے دل مین کہکر چلا اور رات کو اپنے نگر کے پاس آن پہنچا
دیو نے اُسے آتے دیکھا تب وہ پکارا کہ تو کون ہی جو اسوقت شہر مین جاتا ہی تو اپنا پتا بتا نہین تو
تجھے مار ڈالتا ہون تب اُسنے کہا کہ مین راجہ بکرم ہون تو کون ہی جو مجھے ٹوکتا ہی دیو بولا مجھکو دیوتون
نے بھرتری کے راج کی رکھوالی کے لیے بھیجا ہی بکرم نے پوچھا کہ راجہ بھرتری کیا ہوا اُسنے اُتر دیا
کہ بھرتری کو کوئی یہان سے چھلکر لیگیا یہ بات سنکر راجہ ہنسا اور اُس سے کہا کہ وہ تو میرا چھوٹا بھائی
ہی پھر دیو بولا کہ مین نہین جانتا تم کون ہو اور جو تم راجہ بکرم ہو اس دیس کے راجہ تو مجھسے لڑو اور
مجھے مار کر جاؤ نہ مار ڈالے مین اس شہر مین نہین جانے دونگا یہ سن راجہ کو پکار بولا تو میرے سامنے کیا
ڈراتا ہی اور جو تیرے جی مین آوے کیا چاہتا ہی تو تیار ہون اسطرح دونون باتین کرتے کرتے جھگڑا کرنے لگے اور راجہ اُس
دیو کو پچھاڑ کر چھاتی پر چڑھ بیٹھا تب وہ بولا اے راجہ تو جو مانگے مین تجھے بر دان دیتا ہون یہ بات اُسکی
سنکر راجہ ہنسا اور کہا مین نے تجھے پچھاڑا ہی اور چاہون تو مار ڈالون تو مجھے جی دان کیا دیگا تب وہ بولا
راجہ تو نے مجھے چھوڑ دیا ہی مین تیرے آگے اسکا سب بیورا کہتا ہون تیرے راج کی دھوم سب دیس مین ہی اور
سب اُسے تیری تعریف کرتے ہین پر جو بات مین کہون سو تو کان دیکر سن تیرے شہر مین ایک تیلی ہی اور
کمہار تیرے مارنے کی فکر مین ہین پر جو ان تینون مین سے دو کو مار یگا وہی اچل راج کریگا تیلی تو
پاتال کا راج کرتا ہی اور وہ کمہار جوگی بنا ہوا جنگل مین بیٹھا اور اپنے دل مین کہتا ہی کہ راجہ کو مار کر اور
تیلی کو تیل کے جلتے کڑاہ مین ڈالون اور دیبی کو بل دیکر تخت پر راج کرون اور تیلی کہتا ہی کہ راجہ اور
جوگی کو مار کے ترلوک کا راج مین کرون اور تو اس بات کو نہین جانتا تھا مین نے تجھے اسواسطے
خبردار کیا تو اُنسے بچتا رہنا اور آگے جو مین کہتا ہون سو تو سن جوگی نے تیلی کو مار کر
اپنے بس مین کیا ہی سو وہ تیلی ایک سرس کے درخت پر رہتا ہی اور وہ جوگی تجھکو نیوتا دینے آویگا چھلکر
تجھے لیجاویگا تو نیوتا لیکر وہان جائیو جب وہ کہے کہ تو ڈنڈوت کر تب کہیو کہ مین ڈنڈوت کرنا نہین جانتا تجھکو
ایک جہان ڈنڈوت کرتا ہی جو تم گرو ہو اور مین چیلا تو مجھے ڈنڈوت کرنا بتاؤ اُسی طرح مین ڈنڈوت
کرون جو وہ سر نیہوڑاوے تو کھانڈا مارنا کہ اُسکا سر جدا ہو جاوے اور وہان جو دیبی کے آگے کڑاہ
تیل کا کھولتا ہوا ہی اُسمین اُسکو اور درخت سے تیلی کو اُتار کر دونون کو اُسی کڑاہی مین ڈالنا [illegible]

تو گانٹھ باندھ اسے ہرگز کبھی نہ بھولنا یہ بات کہکر وہ دیو تو چلا گیا اور راجہ اپنے محل میں آیا جو وہ پہونچتے
سارے نگر میں خبر ہوئی کہ راجہ بکرماجیت آئے دیوان منصدی اور سب اہلکار نذریں لائے تمام شہر میں
انند ہو گیا گھر گھر منگلاچار ہونے لگے یہاں تو خوشی کے نقارے بجتے تھے اتنے میں ایک جوگی آیا اور راجہ کو
ادیس سنا کر ایک پھل اُسکے ہاتھ میں دیا اُسنے ہنسکر وہ پھل لے لیا جوگی نے کہا راجہ میرے یہاں جگ
ہوتا ہے ایک دن کا تمھارا نیوتا ہے تب راجہ نے کہا ہم آوینگے تم اپنے من میں چنتا مت کرو شام کو پہونچینگے
جوگی یہ سنتے ہی ٹھکانا بتا اپنی منڈھی کو گیا جب شام ہوئی راجہ بھی کھانڈا چھری لے تیار ہوا اور کسی سے
نہ کہا اکیلا چلا گیا ترت جوگی کے پاس پہونچا اور آدیس کہا جوگی بولا کہ راجہ دیبی کے آگے جا کر ڈنڈوت کرو
جو دیبی تجھپر پرسن ہو راجہ بولا سوامی میں ڈنڈوت کرنی نہیں جانتا کہ کیسے کرتے ہیں جو مجھے بتاؤ تو میں
کروں جوگی بتانے لگا جونہی سر جھکایا راجہ نے دیو کی نصیحت یاد کر کے ایک کھانڈا ایسا مارا کہ سر دھڑ
سے جدا ہو گیا اور اُسکے یار تھے بھاگ گیا اور اُس درخت سے تیلی کو اوتار دونوں کو جلتی کڑاہی
میں ڈال دیا تب دیبی بولی دھن ہے بکرم تیرے ساہس کو میں تجھپر مہربان ہوئی تو مجھسے بر مانگ اور دھن
ہے تیرے ماتا پتا کو جنکے گھر میں تو نے اوتار لیا دیبی جب یہ کہہ چکی تب دو بیر آنکر حاضر ہوئے اور راجہ
سے کہنے لگے کہ ہم آگیا اور کویلا دو بیر تمھاری خدمت کو لائے ہیں جو تمھاری کامنا ہو سو کہو وہ
ہم ترت پوری کر دیں سب جگہ کے جانے کی ہم سامرتھ رکھتے ہیں جل تھل بھی اکاس میں پون
روپ ہو کر جہاں کہو ہم چلے جاویں جیسے ہنوماں ترت لنکا پہونچا ویسے ہی ہم بھی جا سکتے ہیں یہ سن
خوش ہو راجہ نے کہا مجھے تو کچھ کام نہیں ہے اگر میرے تئیں بچن دو تو میں دیبی سے تمہیں مانگ لوں
لیکن اسے پھر جو تمسے بچن دیکر نباہ کیا جاوے تو بچن دو تب بتاؤں انہوں نے کہا اچھا تب راجہ نے
انکو بچن بند کر مانگ لیا اور کہا کہ جس جگہ میں یاد کروں تم اُس جگہ میرے پاس پہونچنا تب بیر بولے
کہ راجہ تو جس جگہ یاد کریگا وہاں ہم پون روپ ہو کر پہونچینگے یہ بات سنکر راجہ گھر کو گیا یہ باتیں
چترریکھا پتلی نے راجہ سے کہیں کہ راجہ بکرم کے یہ کام تھے اتنے جوگ تو نہیں ہے پھر وہ بیر راجہ
کے تابع ہوئے اور آگے بہت بہت سے کام کیے جہاں بکرم کا گاڑھ پڑے وہ دونوں آنکر
حاضر ہوئے جو کوئی ایسے کام کرے تو مسند ہووے راجہ تو اپنے زور پر غرور مت کر تجھے ہر گھڑی
میں گرور ہو گئے اتنی بات جب پتلی نے کہی راجہ کی وہ ساعت بھی ٹل گئی تب دوسرے دن

صبح کو راجہ نے پھر پاٹ بیٹھنے کی تیاری کی اور جیون ہی چاہا کہ سنگھاسن پر پاؤن دھرے کہ

رتی باما تیسری پتلی بولی

تمھارا یہ کام نہین ہی جو اسپر بیٹھو اور مجھسے ایک کہانی سن لو ایک دن راجہ بکرماجیت دریا کے
کنارے خلوت کر کے ایک محل مین بیٹھے تھے راگ ہو رہا تھا اور ہر رنگ چہل پہل مچ رہی تھی کہ دل
بے اختیار فریفتہ ہو جاوے اور ایک سے ایک ہیلی خوبصورت پاس بیٹھی تھی اور راجہ کا دل ہان
بہت سوہت ہو رہا تھا کہ ایک پنچھی چرلیا تھہ سے لیے ہوے اور اس تریا کی گود مین ایک لڑکا گھر سے
خفا ہو کر نکلی تھی دریا کے کنارے پاس سے اسی محل کے نیچے آکر غصہ کے مارے پانی مین کود پڑی
اور مرد کے ایک ہاتھ مین ہاتھ رنڈی کا ایک ہاتھ مین لڑکے کا ہاتھ یون تینون ڈوبنے لگے تب پکارے
کہ ایسا دھرماتما کون ہی جو ہم تینون آدمیون کی جانین بچاوے پھر انہین سے وہ مرد ہاے کر کے

یہ تصویر اس جگہ کی ہی کہ راجہ بکرماجیت دریا کے کنارے خلوت کر کے بیٹھے تھے اور راگ رنگ ہو رہا تھا



پکارا کہ جو کوئی غصہ مار نہ سکے تو اسی طرح بے اجل مرتا ہی اور گر کے بہت پچھتاتا ہی اسکی آواز
راجہ نے سنتے ہی لوگون سے پوچھا کہ یہ کون کیا پکارتا ہی تب ہرکارون نے خبر دی کہ مہاراج
ایک مرد اور رنڈی لڑکے سمیت ڈوبتے ہین انہین وہ مرد چلا رہا ہی کہ کون ایسا پر اپکاری ہی
کہ ہم ڈوبتون کو بچا لے وہ ہرکارہ کہتا ہی تھا کہ وہ پھر پکارا کہ ہم تین جیو ڈوبتے ہین کوئی

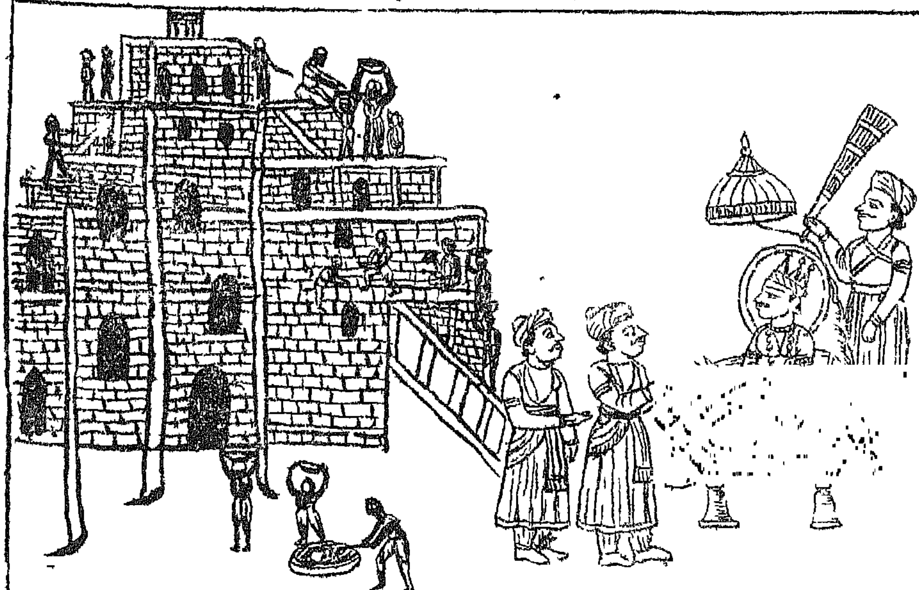
بھگوان کا بندہ ہمین پار لگائے یہ سنکر راجہ وہان سے دوڑا اور آکر اُس دریا مین کود پڑا جا کر ایک ہاتھ مین رنڈی کو اور دوسرے ہاتھ مین لڑکے کو پکڑ لیا وہ مرد بھی راجہ سے لپٹ گیا تب راجہ گھبرایا اور آپ بھی ڈوبنے لگا اپنے اِشٹ کو یاد کیا اور کہا کہ امرناتھ مین دھرم کاج کے واسطے آیا تھا اور اِسمین مرا جاتا ہون دھرم کر لے اور دھرم ہووے راجہ یہ کہکر بہت زور کرنے لگا مگر زور اُسکا کچھ کام نہ آتا تھا تب اُسنے اگیا اور بیتال دونون بیرون کو یاد کیا یاد کرتے ہی وہ آکر حاضر ہوئے اور چارون کو اُٹھا کر کنارے پر رکھدیا تب وہ برہمنی راجہ کے پاؤن پر گر پڑا کہ مہاراج تمنے ہم تینون کو جی دان دیا تم بھی ہمارے بھگوان ہو کیونکہ جی دان تمسے پایا راجہ ہاتھ پکڑ کے اُن تینون کو رنگ محل مین لے آیا اور بٹھا کر کہا کہ تمھین جو چاہیے سو ہمسے مانگ لو تب وہ بولا مہاراج ہمین آگیا دیجیے تو ہم گھر کو جاوین اور جبتک جیوینگے آپ کو اسیس دیا کرینگے ایسا کچھ تمنے ہمین دیا ہے راجہ نے اپنی طرف سے لاکھ روپیہ دیکر اُنھین گھر پہنچا دیا اتنی بات کہہ پُتلی پھر بولی کہ راجہ اتنے لائق تم ہو تو اِس سنگھاسن پر بیٹھو اور یون بیٹھوگے تو تمام لوگ ہنسینگے وہ بھی صورت راجہ کا ٹل گیا دوسرے دن پھر راجہ دل مین سوچ کرتا ہوا سنگھاسن پر بیٹھنے کو آیا تب

چندر کلا چوتھی پُتلی بولی

سُنو راجہ تم من ملین کیون ہو بیٹھو ہمارے پاس اور سُنو جو کہتی ہون کہون ایک روز ایک پنڈت کہین راجہ بیر بکرماجیت کے پاس آیا اور اُسنے آن کر بیان کیا کہ جو کوئی محل بنانے کی بنا موافق بیرسپت کے کہنے کے دھرے بہت چین اُٹھاوے اور بڑا نام پاوے تب راجہ نے کہا اچھا ظاہر کر برہمن کہنے لگا جب تلالگن آوے جو اُسمین مندر اُٹھاوے جبتک وہ لگن ہے تب تک کام اُسمین جاری رکھے اور جب تلالگن ہو چکے تب اُسکا کام موقوف کرے اسی طرح تلالگن مین ہی وہ سارا مکان تیاری پر لاوے اُسکا اٹوٹ بھنڈار رہوا ور لچھمی اُسکے یہان سے کبھی نہ جاوے یہ بات سُنکر راجہ من مین خوش ہوا دیوان کو بلایا اور مندر اُٹھانے کی اجازت دی کہ تم اچھی جگہ ڈھونڈھکر محل بناؤ اتنے مین تلالگن بھی آن پہونچی اُس مندر کی نیو دی دیس مین یہ ادا ہوئی کہ راجہ تلالگن مین محل بنواتا ہی جتنے کاریگر اُسمین کام کرتے تھے وے آٹھ کر تلالگن بناتے تھے کہین اُسمین کام سونے کا اور کہین روپے کا اور کہین لوہے کا اور کہین کاٹھ کا نئی نئی طرح سے بنتا تھا چنانچہ دریا کے کنارے پر وہ حویلی بنائی چار درواجے

اور سات کھنڈ اسمین ۔ کہے جگم جگہ جواہر انمول اسمین جڑے اور دروازے پر دو نیلم کے بڑے

تصویر راجہ و نقشہ محل



نگینے لگائے جو کسی کی نظر نہ لگے وہ جڑاؤ محل کتنے برسون مین ایسا تیار ہوا کہ دنیا کے پردے پر کسی نے
دوسرا آنکھون دیکھا نہ کانون سنا تب دیوان نے جاکر راجہ کو خبر دی کہ مہاراج وہ مندر اب تیار ہوا آپ چلکے
اسے دیکھیے اور جو کوئی اس محل کو دیکھتا تھا سو بہت ہو رہتا تھا راجہ وہان سے مکان دیکھنے کو گیا اور
برہمن بھی ساتھ گیا محل کو جب راجہ نے ملاحظہ کیا تب برہمن دیکھکر اور ہنسکر کہنے لگا کہ اے راجہ ایسا
گھر جو مین پاؤن تو بیٹھ یہان پا ترنجاؤن یہ بات سنکر راجہ نے کچھ من مین سوچ نہ کیا گنگا جل و تلسی دل
لیکر گھر اس برہمن کو سنکلپ کر دیا وہ گھر پاکر برہمن ایسا آنند ہوا جیسے چکور رات کو پاوے ہی چندر ست
وہ اپنے کنبے کو لے آیا اور وہان آکر رہا رات کو خوشی سے پلنگ پر سوتا تھا کہ پہر رات گئی لچھمی آئی اور
کہنے لگی کہ بہر اگیا دے تو مین گرون اور گھر بار سمپورن بھر دون دہشت سے اسنے کچھ جواب نہ دیا
تب وہ دو پہر رات گئے پھر آئی اور کہا کہ اے برہمن اگیا نے مجھے اگیا دی اسنے چنتا کر کے
رات گنوائی صبح ہوتے راجہ کے پاس آیا من ملین اور رات کے احوال سے ڈرا ہوا رنگ زرد چہرہ کا
اور ڈر سے کمھلایا ہوا راجہ اس شکل سے دیکھکر ہنسنے لگا پھر کہا کہ کل کی سی خوشی ہنسنے نہ دیکھی برہمن یہ
اچنبھے کی بات ہے تب برہمن بولا سن سوامی میرا دکھ تم دتا ہو پر جلکے سکھ دایک اور تم ساکے بند بس ہو

جیسے راجہ کرن اور راجہ اندرا سنے وقت مین داتی تھے ایسے اسوقت مین تم ہو آپ نے جو سندر مجکو دیا ہو اسکی حقیقت مین کہتا ہون معلوم نہین کہ اسمین بھوت ہو یا پشاچ مجکو اُسنے ساری رات سونے نہین دیا آپکے پرتاپ سے یا لڑکون کے بھاگ سے جیتا بچکر مین یہان آیا ہون اِس سے بھیک مانگ کھانا مجھے بہتر ہو پر اُس محل مین نہ رہونگا یہ بات سن راجہ نے پروہان کو بلایا اُس سے کہا کہ جو اس مکان مین لاگت لگی ہو حساب کرکے اِس برہمن کو دو راجہ کی آگیا پاکے دیوان نے حساب کرکے پورے روپیون کے لدوا کر برہمن کے ساتھ کر دیے اور وہ اپنے گھر کو گیا اُسدن سانجھ دیکھ اُس حویلی مین راجہ رہا اور بیٹھکر کچھ بچار کرنے لگا اسمین ہاتھ باندھکر لچھمی آن کھڑی رہی دھن راجہ بکرم تیرے دھرم کو اتنا کہ لچھمی اُسوقت تو چلی گئی راجہ نے وہان آرام کیا جب پچھلا پہر رات کا ہوا تب لچھمی پھر آئی اور کہنے لگی راجہ مین کہان گرون راجہ نے کہا جو تو گرا چاہتی ہو تو پلنگ چھوڑکر جہان تیری اچھا ہو تہان گر اتنے مین خوب طرح سونے کا مینہ تمام نگر مین برسا صبح ہوئی راجہ اُٹھا دیکھکر کہنے لگا کہ ہماری رعیت پر بہت کشٹ تھا لیکن اب کوئی دن بچنت ہو آرام سے رہیگی اتنے مین دیوان آیا اور خبر دی کہ مہاراج تمام نگر مین کنچن برسا ہو اب جو اگیا دو سو ہم کرین تب راجہ نے کہا شہر مین ڈھول بجوا دو جس کسی کی حد مین جو دولت ہو سو وہ لے اور کوئی کسی کو منع نہ کرے یہ راجہ کا حکم پا کر سب رعیت نے دولت اپنے گھر مین بھر لی یہ باتین کہکر پتلی راجہ بھوج سے کہنے لگی سُن راجہ بکرم کے گن کہ وہ ایسا راجہ اور پرجا کا ہت کار ہو تو کسطرح سنگھاسن پر بیٹھتا ہو تیری کیا جان ہو یہ بات پتلی کی سنکر راجہ اگیان ہوا اور برورج پر وہت بھی شرمندہ دو ساعت بھی گذر گئی دوسرے دن پھر راجہ سنگھاسن پر بیٹھنے کو چلا اور چاہا کہ پاؤن دھرے کہ

لیلاوتی پانچوین پتلی بولی

سن راجہ بکرم کے گن ایک دن دو شخص آپسمین جھگڑنے لگے ایک نے کہا کرم بڑا اور ایک نے کہا بل بڑا قسمت کا طرفدار بولا کہ نصیب بڑا ہو ادنی کو اعلے کر دیتا ہو اور زور کا جانبدار کہنے لگا کہ زور بڑا ہو زور آور ہوتے آئے ہم جہان کو زیر کر دے اسی طرح دونون جھگڑتے راجہ اندر کے پاس گئے ہاتھ جوڑکر کہنے لگے سوامی ہمارا نیاو کرو جو دونون مین سچ ہو آپ سے فرمائیے اور جھگڑا نبیڑیئے

تب راجہ اندر بولا جیسے تمھوگا اس انصاف کو وہ کریگا جسنے جوگ کیا ہوگا اس سے بہتر یہ ہو کہ تم مرت لوک
مین راجہ بیر بکرماجیت کے پاس جاؤ اس نیاو کو وہ چکا دیگا انھون نے راجا اندر کی اگیا پا کر راجہ بکرماجیت

یہ تصویر اس وقت کی ہے کہ دو شخص جھگڑتے ہوئے راجہ کے پاس آئے



کے پاس آئے یہ ظاہر کیا کہ ہم تینون بھون مین پھر آئے اور کسی نے نیاو نہین چکایا اسکا دھرم ادھرم بچار
نیاو کرو یہ بات سُن راجہ نے کہا آج تم اپنے اپنے گھر جاؤ چھ مہینے کے بعد ہمارے پاس آنا تب ہم اسکا
جواب دینگے یہ سنکر وہ دونون اپنے گھر گئے راجہ اپنے من مین چنتا کر چرنامین کا چرچا کہان تک ابھی
سے دیس کو نکلا اور اپنے دل مین ٹھہرالیا کہ جبتک اسکا پرمان نہ پاؤنگا تب تک دیس مین پھر
نہ آؤنگا جب پھرتے پھرتے سمندر کے کنارے پہونچا وہان اُسنے ایک نگر بہت بڑا نہیت سوا
آباد پایا انھین طرح طرح کی حویلیان جنھین کروڑ ہا روپیہ لگے تھے اور انھین سوا سے جواہر کے اور
کچھ نظر نہ آتا تھا دیکھکر راجہ کہنے لگا کہ جسکا یہ نگر ہو وہ راجہ کیسا ہوگا شہر مین پھرتے پھرتے شام ہوگئی
آخر شہوا اتنے مین کیا دیکھتا ہے کہ ایک دکان مین مہاجن سر نہوڑائے ہوئے بیٹھا ہے راجہ اسکے سامنے
جا کھڑا ہوا تب مہاجن نے کہا تو کس دیس آیا ہے اور تیرا اس ملک مین کیون ہے کسے ڈھونڈھتا ہے اور کیا تیرا
کام ہے اپنا ارتھ مجھسے کہ کسکا تو بیٹا ہے اور کیا تیرا نام ہے تب وہ بولا سیٹھ جی میرا نام بکرم ہے مین آج تمھارے
پاس آیا ہون میرے دل مین مقصد یہ تھا کہ مین آپ سے ملاقات کرون سو آج ملاقات ہوئی کل مین آپکے ملنگا اور انکی
سیوا کرونگا جو وہ مجھے نوکر رکھینگے اور میرا مہینہ کر دینگے تو مین رہونگا یہ بات سُنکر وہ مہاجن بولا کیا نوکر
تم ہوگے تب راجہ کہنے لگا کہ جو کوئی لاکھ روپیہ روز دے تو ہم رہین تب وہ مہاجن بولا کہ تم کیا
کام کرتے ہو جو لاکھ روپیہ روز کوئی دیوے وہ کام مجھے بتا تب اسنے کہا کہ جس راجہ کے پاس

مین رہتا ہون اُسکی سخت مشکل مین کام آتا ہون سیٹھ سنکر بولا کہ روپیہ پیسے ہو اور تنگی مین ہمارے
سہارے جو سچ ہوئی نوکر رکھا دوسرے دن لاکھ روپئے گن دیئے اُسنے اُسمین سے آدھے روپئے
بھگوان کے نام سنکلپ کر برہمنون کو دیئے اور آدھے سے کے آدھے لنگڑون کو اور جو باقی رہے اُنکا
کھانا پکوا بھوکون کو کھلا دیا بات ہوئی پر پھر ایک فقیر نے سوال کیا اُسے بھی لکڑیک بند کہ بکوا کر کھانا کھلا دیا
آپ چنے چبا گذران کی کتنے دن اُس ساہوکار کے پاس رہکر روپیہ ہر روز یونہی خرچ کرتا رہا غرض
قسمت نے تو یاوری کی تب وہ بولا اب میری باری ہے ایک دفعہ سیٹھ کے دل کو اُچاٹی ہوئی ایک
جہاز تیار کر کسی بدیس کے جانے کا اُسنے ارادہ کیا اور بکرم سے کہا مین کسی دیس کو جاتا ہون اُسنے
کہا مین نے یہ بچن دیا تھا کہ کھا پڑی بھیڑ مین تمہارے کام آؤنگا اب مین تمہارے ساتھ ہون کیونکہ تمنے
میرا پرتھی پال کیا ہے تب اُسے بھی سیٹھ نے جہاز پر چڑھا لیا اور روانہ ہوا کتنے دنون کے بعد جہاز بانجھ
دھار مین طوفان سے تباہ ہونے لگا تب وہان لنگر ڈالکر اُسی جگہ چند روز ٹھہرا اور اُس سے آگے
ٹاپو تھا اُسمین سنگھاوتی نام راج کنیان رہتی تھی ہزار کنیان اُسکے ساتھ تھین اُسمین جب وہ طوفان
تھم گیا سیٹھ نے کہا لنگر اُٹھاؤ اور چلو لنگر کہین اٹک رہا تھا کسی سے اُٹھ نہ سکتا تھا نہ سرکا سب تھے
ندان نراس ہوکر سب اپنے خدا کو یاد کرتے تھے کہ اس بانجھ دھار سے سوائے تیرے پار لگانے والا
کوئی نہین جہان جہان جسکو مشکل پڑی ہے تہان تہان تو سہائے ہوا ہے اور دینیال تیرا نام پرچھی
دیا کرا تنے مین بنیا گھبرا کر بکرم سے کہنے لگا کہ اب اتھاہ مین پڑے ہوئے ہین کنارا کہین نظر نہین آتا
اور ایک بات تیری ہی اسوقت یاد آئی جب تو ہمارے پاس نوکر رہا تھا تو نے اقرار کیا تھا کہ مشکل کام مین
آسان کرونگا اس جگہ خدا ہی مالک ہے اس سے ادر کیا کٹھن ہوگا کہ کال کے منہ مین پڑے ہین یہ
سنکر بکرم اُٹھا اور چھری کھانڈا ہاتھ مین لے رسا پکڑ جہاز کے نیچے اُتر گیا جا کر بہت سی حکمت کی پر
نہ چلا تب سیٹھ نے کہا کہ پالین اسکی چڑھاؤ لوگون نے پالین چڑھائین اُسنے کود کر لنگر کاٹ دیا
پانی کی تیزی سے اور ہوا کی تندی سے جہاز چل نکلا اور کوئی رسا اُسکے ہاتھ نہ لگا اُسی جگہ رہگیا جو
کچھ بدھاتا نے کرم مین لکھا تھا آگے مٹا نہین سکتا القصہ وہ راجہ وہان سے بہتا ہوا چلا اور جاتے
جاتے اُسے ایک نگر نظر پڑا یہ وہان جا لگا اُس نگر کا جو دروازہ تھا اُسپر جو نہی نگاہ کی دیکھا کہ
چوکھٹ پر لکھا ہوا تھا کہ سنگھاوتی کی راجہ بکرم سے شادی ہوگی یہ دیکھکر راجہ کو اچنبھا ہوا کہ کس

بندشت سے لکھا ہی جب اُس دروازے کے اندر گیا تو وہان جاکر ایک محل دیکھا کہ وہان عورتین ہین
مرد کوئی نہین اور پلنگ پر سنگھاوتی سوتی ہی جوگی کی سہیلیان بیٹھی ہین یہ بھی جاکر پلنگ پر بیٹھ گیا اور
تھرت اسکو جگا دیا جب وہ اٹھ بیٹھی تب راجہ نے ہاتھ پکڑ لیا اور دونون سنگھاسن پر جا بیٹھے سب
سکھیان حاضر ہین اور اس بھید سے واقف نہین کہ راجہ بکرماجیت یہان آوینگا اور اُس سے
اسکی شادی ہوینگی راجہ کو دیکھا تو پھولون کا مالا لے آئین اور گندھرب بواہ کیا راجہ جیسا دکھ پاکر
پہونچا تھا ویسا ہی اُسنے سکھ بھوگ کیا الغرض وہ دونون اپنین رہنے لگے اور نوجوانی کی عیش کرنے لگے
ہر ایک طرح کا لطف اٹھانے لگے سکھیین بھی خدمت مین حاضر رہتی تھین اور مانند چکور کے چاند سا
راجہ کا منہ دیکھتی تھین چند مدت راجہ کو اسی طرح سے گذری اپنے راج کی کچھ سُدھ نہ رہی یہ باتین کہ
لیلاوتی پتلی نے کہا سن راجہ بھوج جیسا راجہ نے بل کیا ویسا ہی بدھاتا نے اسے سکھ دیا قسمت نے
وہ تماشا دکھایا پھر کہنے لگی کہ ان سکھیون مین سے ایک سکھی سے راجہ کو بہت پریت ہوئی اور وہ راجہ
کی دیا سچا بھید وہان کا کہنے لگی سنیے راجہ تم یہان آن پھنسے ہو جیتے جی یہان سے کبھی نہ نکلوگے تمھارا
نام سنکر اور تمھارے راج کا دھیان کرکے مجکو رحم آتا ہی کیونکہ تم ایسے دھرماتما دیاونت داتا پراپکاری
یہان رہنا تمھارا بھلا نہین لاکھون آدمی تم بنا دکھ پاتے ہونگے اسکی بات سُن راجہ کو گیان ہوا راج کا
دھیان آیا تب اُس سے پوچھا کہ یہان سے جانے کا بھید مجھے بتاؤ تب وہ بولی کہ ایک گھوڑی
اُس راج کنیان کے گھوڑسال مین ہی سو آدھے سے اُست تک جا سکتی ہی یہ بات سُنکر دوسرے دن
راجہ رانی کو ساتھ لیکر چلتا ہوا اصطبل مین جا نکلا گھوڑون کو دیکھکر تعریف کرنے لگا رانی بولی جو تمھین
شوق ہو تو ان گھوڑون مین سے کسی گھوڑے پر چڑھاکر دیکھیے تو اسے زبان کا معلوم ہی تھا دوسرے دن
گھوڑا اُسنے وہان سے منگایا اور اسپر سوار ہو وہین پھیرنے لگا رانی بھی خوش ہوتی تھی راجہ بھی خوش
ہوتا تھا اسی طرح سے کئی دن کتنے گھوڑون پر سوار ہوتا رہا ایک دن اُسی گھوڑی کو منگایا اور رانی
کے حکم سے اُس گھوڑی پر بھی سوار ہوا رانی غفلت مین رہی اُسنے کوڑا مارا اور گھوڑی مانند ہوا کے
راجہ کو لے اڑی رانی اور سکھیان اچھتا پچھتا رہ گئین راجہ امباوتی نگری مین آن پہنچا وہان بھی
تھا سے ایک سدھ بیٹھا دیکھا راجہ اُتر ڈنڈوت کرکے پاس جا بیٹھا سدھ کا جب دھیان کھلا
تب اُسنے اُسے دیکھا دیکھکر خوش ہوا اور ایک پھول کا مالا اُسے دیا اور کہا کہ یہ مال

مین نے تجھے دی اسکا یہ گن ہی کہ جہان جائیگا وہان فتح پاویگا اور تو سب کو دیکھیگا اور تجھے کوئی نہ دیکھے گا پھر ایک چھڑی راجہ کو دی اسکا بھید بھی سمجھا کر کہا کہ اس لکڑی کا یہ خواص ہی پہلے رات کو سوتے کا چڑاؤ گہنا جو اس سے مانگوگے تو یہ دیگی اور دوسرے پہر رات کو ایک خوبصورت ناری ایسی دیگی کہ جسے دیکھ راجہ تم عاشق ہو جاؤگے اور تیسرے پہر رات کو جب اسے ہاتھ مین لوگے تو تم سبکو دیکھوگے اور تمہین کوئی نہ دیکھے گا چوتھے پہر رات کو مانند کال کے یہ ہو جاویگی اسکے ڈر سے کوئی دشمن تمہارے پاس نہ آسکیگا یہ بات کہ جوگی نے راجہ کو رخصت کیا راجہ جب اجین نگری کے پاس پہونچا اودھر سے ایک بھاٹ اور ایک برہمن آتے دیکھا اور جب نزدیک پہونچے ان لوگون نے اسیس دیکر کہا مہاراج آپکے دوار سے پر ہمنے بہت دنون سیوا کی پر ہمارا بھاگ ہی کچھ ایسا تھا کہ اسکا کچھ پھل نہ ملا تب راجہ نے سنتے ہی برہمن کو چھڑی دی اور بھاٹ کو مالا اور اسکا بھید سب کہہ دیا اسیس دیکر وہ دونون کہنے لگے مہاراج اس سمے تم راجہ کرن ہو تمہارے برابر داتی آج پرتھی مین دوسرا نہین یہ کہا اور بدا کرکے راجہ بھی اپنے استھان مین گیا دیوان پردھان سب آن حاضر ہوئے شہر مین تمام رعیت کو خوشی ہوئی اور وہ دونون جھگ بھی یہ خبر سنتے ترت آکر راجہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور کہا مہاراج جو آپنے چھ مہینے کا اقرار کیا تھا سو بیت گیا اب ہمارا نیاو کر دیجیے یہ سنکر راجہ بولا کہ بیال کرم کچھ کام نہین اور بیتال کرم بل کا کام نہین آتا اس سے یہ دونون برابر ہین اسکو مین سنتوش کریا وہ چھوڑ دونون اپنے اپنے گھر کو گئے اسے راجہ بھوج یہ احوال مین نے تجھسے اسلیے کہا ہی کہ تو سمجھکر یہ خیال اپنے جی سے اٹھا اسواسطے کہ جو یہ لیاقت رکھے سنگاسن پر بیٹھے وہ بھی جوگ راجہ کا بیت گیا پھر اسکے دوسرے

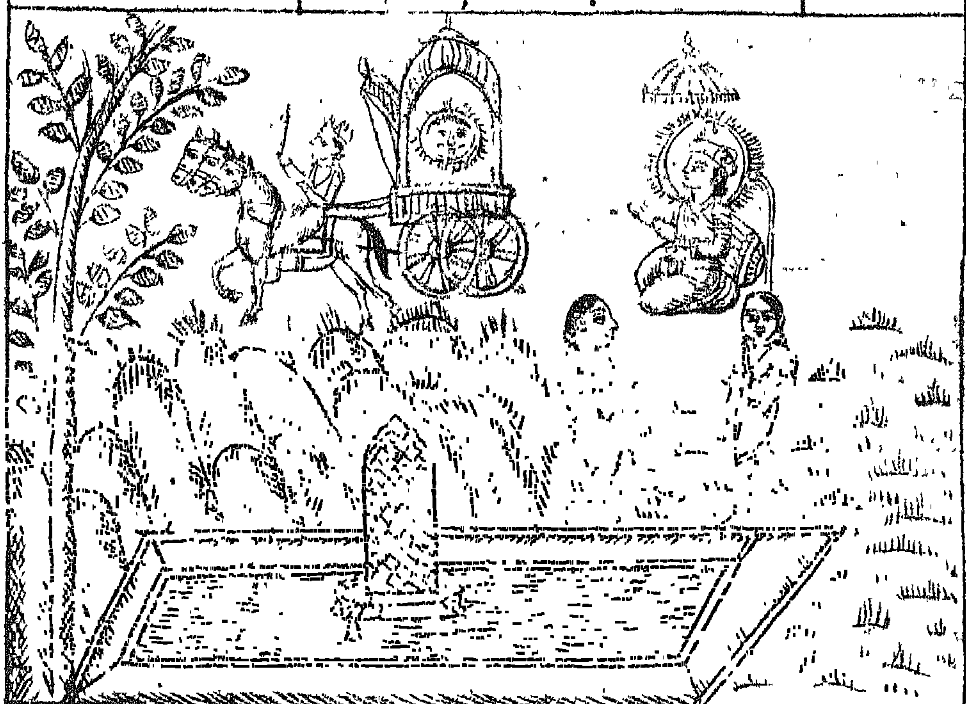
بھور ہوتے ہی سنگھاسن پر بیٹھنے کو تیار ہوا کہ اتنے مین

کام کندلا چھٹی پتلی بولی

اور ہنسکر کہنے لگی کہ جس آسن کے اوپر راجہ بکرم نے پاؤن دھرا ہی تو اسکے بیٹھنے کے لائق کب ہے اے پاپی تو اپنے ہوش کو گمان کر کیونکہ تجھے دیکھ پھر آسن ملین ہوتا ہی اور سنگھاسن پر وہ بیٹھے جو بکرم سا راجہ ہو تب راجہ بولا تو کہ بکرم نے کیا کرم کیے ہین وہ بولی سو چیت ہو کر بیٹھ مین سنا

کی کتھا کہتی ہون کہ ایک دن راجہ اپنی سبھا مین بیٹھا تھا ایک برہمن نے آکر ایک اچرج کی بات

یہ تصویر اُس وقت کی ہی کہ بیر راجہ کو پاتال مین لیگئے



کہی کہ اُتر دسا مین ایک بڑا بن ہی اور اُس بن مین ایک پربت اور اُسکے آگے ایک تالاب اور اُسمین ایک ستون پھٹک کا جب سورج نکلتا ہی تب اُس سرور مین سے وہ کھنب بھی نکلتا ہی اور جون جون سورج چڑھتا ہی تون تون کھنب بھی بڑھتا ہی جبتک ٹھیک دوپہر ہوتا ہی تب وہ ستون سورج کے رتھ کے برابر جا پہونچتا ہی تب اُس جگہ رتھ کھڑا رہتا ہی اور وہان جب سورج چھوڑ لیتا ہی تب رتھ چل نکلتا ہی اور کھنب بھی گھٹ جاتا ہی نداں شام کے وقت پانی مین الوپ ہو جاتا ہی اسکو دیوتا یا دیو کوئی نہین جانتا یہ بات برہمن سے سنکر راجہ نے اپنے من مین رکھی ظاہر نہ کی برہمن کو کچھ روپیہ دے کے بدا کیا اور تال بیتال کو یاد کیا اور وہ دونون بیر آکر حاضر ہوئے اُنہون نے کہا کہ ہمین جس وقت آپ نے یاد کیا ہو سو آگیا کہیے کیسے سرگ کو لیجاوین کہیے پاتال کو کہیے سندر یا اِن تینون لوک مین جہان آپ کی مرضی ہو وہین لے چلین تب یہ سنکر راجہ نے کہا ایک کوتک دیکھنے ہم جایا چاہتے ہین سو وہ اُتر کھنڈ مین ہی وہان تم لیچلو یہ بات سنکر بیر کاندھے پر چڑھا راجہ کو لے اُڑے اور اُس جگہ ترنت جا پہونچایا راجہ نے وہ تالاب دیکھا اور پایا وان گھاٹ اسکے پختہ بین بیٹھنے لگے اُسمین

پھرتے ہین اور مرغابیان چکورین پنڈبیان کلولین کرتی ہین کنول کے پھولون پر بھونرے گونج
رہے ہین مور بول رہے ہین کوئل کوک رہی ہی اور طرح طرح کے پنچھی خوشی مین ہین پھولون
سوگندھون کے ساتھ پون چلی آتی ہی اور میوہ دار درختون کی ڈالیان انکی جھکے کھاتی ہین راجہ یہ
دیکھ بہت خوش ہوا رات بھر وہین رہا جب صبح ہوئی سورج نکلا تب ایک برہمن نے کہا تھا وہ سب یاد
دیکھکر بیرون سے کہا کہ ایک بات میرے جی مین آتی ہی کہ میرے تئین لیجا کر اس کھنبے پر بٹھا دو اور
بھگوان کا دھیان کر اپنے استھان کو جاؤ تب بیرون نے جا کر ستون پر بٹھا دیا اور وہ اپنے مکان
کو گئے جون جون ستون بڑھنے لگا تون تون راجہ اپنے دل مین خوف کرنے لگا جتنا سورج کے
نزدیک پہونچتا تھا اتنا ہی گرمی سے جلا جاتا تھا اندان سورج کے نکٹ پہونچ جل کر انگارا ہو گیا سو
کھنبہ برابر رتھ کے پہونچا اور رتھوان نے ایک مردہ جلا دیکھا رتھ کے گھوڑون کی باگ کھینچی گھوڑے
ٹھٹک گئے سورج نے جھانک کر دیکھا کہ کھنبے پر جلا ہوا ایک آدمی آگ سا ہی سورج تراہ تراہ کر بولا
ساہس آدمی کا نہین یہ کوئی جوگی ہی یا کوئی دیو یا کوئی دیوتا یا گندھرپ اس مردے سے ہو
ہین سنکھ کسطرح بھوجن کرونگا یہ کہکر سورج نے امرت لے اُسپر چھڑک دیا راجہ رام رام کہتا اٹھا
اور دیکھکر سورج کو ڈنڈوت کر ہاتھ باندھ کہنے لگا دھن بھاگ میرے اور میرے کل کے جو آپ کے
درشن پائے اور مین نے اس جنم جگ دان جو کیے تھے اُسی کے سبب تمہارے چرن دیکھے
زندگانی کا پھل تھا سو مجھے ملا اچھا سنسار مین سب کو ہی لیکن جسپر تمھاری مہربانی ہو اُسی کو درشن
ہین یہ سنکر بولا تو کون ہی اور تیرا نام کیا ہی تجھے دیکھکر میرے جی مین ترس آیا ہی اپنا نام تو بتادے
تب راجہ بولا سوامی نگر امباوتی مین گندھرپ سین جو راجہ تھا اُسکا بیٹا مین بکرم ہون آپ کا
کتھا مین نے ایک برہمن سے سنی تھی سو مجھے آپ کے درشن کی اچھا ہوئی اور آپ کی توجہ
آپ کے چرن دیکھے اور مجکو آگیا دیجیے تو مین بدا ہون یہ سن سورج نے ہنسکر اپنا کنڈل
اتار کر راجہ کو دیا اور کہا کہ اب تو ڈر راج کر پھر سورج رتھ کے آگے بڑھا اور کھنبہ بھی گھٹنے لگا
اکیلا سا لگ گیا تب بیرون کو بلایا بیر آکر حاضر ہوئے انکے کاندھون پر سوار ہو کر اپنے مکان کو آیا
جب شہر مین داخل ہونے لگا سامنے سے ایک کوشا برہمن آیا اُسنے راجہ سے اپنے جوگ
کی بات سے کہا کہ مہاراج جو تم کنڈل لائے ہو ہمین دان دیجیے اور جس دھرم بڑائی لیجیے راجہ بولا

لے جوگی ست ہین ایسا جوگ تو نے کب کیا جو تو کنڈل مانگتا ہی وہ سنیاسی کہنے لگا مہاراج بہت سے
جوگ تو نہین سادھا پر سنتا تھا کہ راجہ بڑا دانی ہی اس سے مین نے آپ کو جانچا راجہ نے سنکر کنڈل اوتار
اسکے ہاتھ دے دیئے آپ خوش ہوتا ہوا اپنے گھر مین آیا کام کندلا یہ باتین سنا کر کہنے لگی کہ راجہ تجھ مین بھی اتنی قدرت ہی
تو سنگھاسن پر بیٹھ یہ بات سن راجہ من ملین ہو چپ ہو گیا اسکے دوسرے دن راجہ دل مین غصہ کھا کر
پھر سنگھاسن پر بیٹھنے چلا اور پردہت سے کہا کہ اس دفعہ مین پتلی کے کہے روکنے سے نہ رکونگا
آج سنگھاسن پر ضرور بیٹھونگا جب راجہ نے پاؤن اٹھا کر جا رکھا تب

کاموَدی ساتوین پتلی بولی

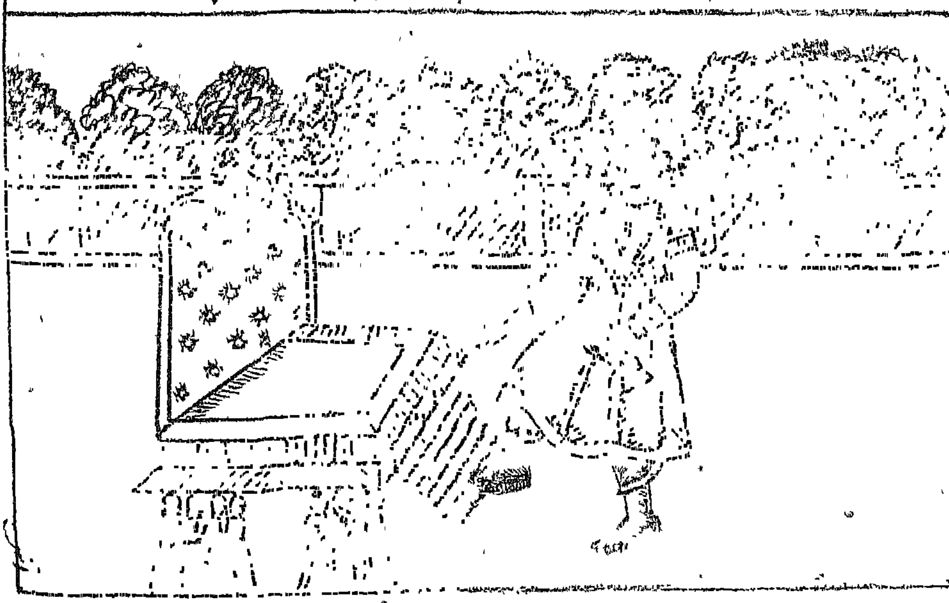
پاؤن تلے آن گری راجہ نے یہ طور دیکھکر دکھت ہو پاؤن کھینچ لیا اور اس پتلی سے کہا کہ تو کس کارن
چرنون مین آن گری تب اسنے کتھا شروع کی کہ ہم جو ہین ابلا ستری جات کی ہین راجہ تیرا اوتار کلجگ
مین ہے ہمنے ایک ہی مرد کا منہ دیکھا اور دوسرے کا منہ نظر سے نہین دیکھا ہم پہلے اپنا احوال کہتے ہین
کہ بسوکرمان نے تو ہمین جنم دیا اور بابھوبل راجہ کے پاس آکر رہے اسنے راجہ بکرم جیت کو ہمین دیا وہ
اپنے گھر لے آیا جب سے ہم اس سے بچھڑے ہین تب سے کبھی کسی کا منہ نہین دیکھا اچرج ہے راجہ تم سے کہیں بھی
ہو وے سو اس سنگھاسن پر بیٹھے راجہ بولا بکرم مین کیا وصف تھا تو وہ مجھسے بیان کر تب وہ کہنے لگی
سن راجہ بکرم کا احوال ایک دن وہ اپنے گھر مین رات کو سوتا تھا اور تمام شہر سنسان ایسا غافل
تھا کہ کسی آدمی کی آواز نہ آتی تھی کہ اتر دسا ندی کے پار ایک استری چلاتی تھی اور رو رہی تھی وہ آواز
راجہ کے کان مین پڑی راجہ من مین چنتا کرنے لگا کہ ہمارے نگر مین کوئی دکھی آیا ہی کہ وہ اپنے
دکھ سے کوک مار مار کر رو رہا ہی یہ بات دل مین بچار ڈھال تلوار ہاتھ مین لے اٹھکر اکیلا اوس ندی
کنارے پہونچکر بستر چھوڑ لنگوٹ باندھ پیر کر پار ہوا کیا دیکھتا ہی کہ ایک استری سندر جوان ناری کوک
رہی ہی اسکے پاس جاکر راجہ نے پوچھا پورش کا تجھے بیوگ ہی یا کوئی تجھے دکھ دیتا ہی یا تجھے موت کا
سال ہی اتنے دکھون مین کس دکھ سے تو روتی ہی جو کچھ تجھے بیاپا ہی سو مجھسے کہہ تب وہ کہنے لگی سن
راجہ ہمارا بالم چاکری کرتا تھا شہر کے کوتوال نے پکڑ کر اسے سولی دیا اور رسی سے لٹکا رکھا ہی اسکے تئین
کچھ کھانا کھلانے کو لائی ہون چاہتی ہون کہ اسے کچھ بھوجن کرا

اُسکے منھ تک نہین پہونچتا اِس دکھ سے مین روتی ہون اور جتنا جتن کرتی ہون پہونچنے نہین پاتی راجہ نے کہا یہ تو تھوڑی ہی سی بات ہے اسکے واسطے تو کیا روتی ہے اُسنے جواب دیا کہ مجھے یہ تھوڑی بہت ہے یا بڑی ہے تب راجہ بولا کہ میرے کاندھے پر چڑھکر اُسے کھلا دے یہ کنگالن راجہ کے کاندھے پر چڑھی

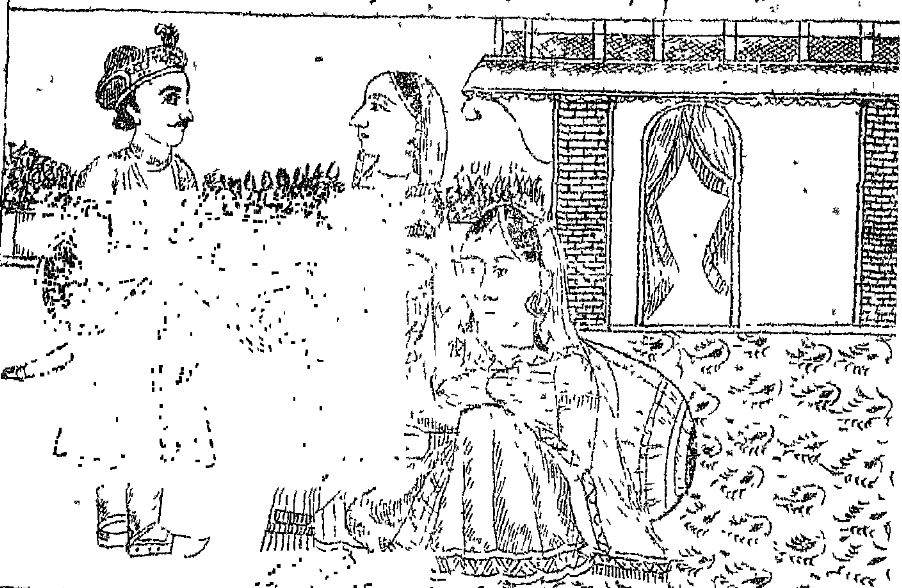
چوتھی تصویر اُس مقام کی ہے کہ کنگالن نے راجہ بکرماجیت کے کندھے پر چڑھکر چور کا خون پیا



پانچوین تصویر اُس مقام کی ہے کہ راجہ نے پھر قصد سنگھاسن پر چڑھنے کا کیا اور پتلی مانع ہوئی



یہ تصویر اس مقام کی ہے کہ راجہ بکرماجیت کو ان پورنا نے ایک تھیلی دی



اُس سولی پر چڑھ چور جو ٹنگا تھا اُسے کھانے لگی رکت منہ سے اُسکے راجہ کے بدن پر گرنے لگا راجہ من مین سوچا کہ یہ کوئی اور ہی اور اُسنے مجھے دھوکا دیا اپنے جی مین راجہ نے یہ سوچکر پوچھا کہ سندری تیرا پیٹ بھرا بھوجن کرتا ہی یا نہیں تب کنگالن بولی ہے راجہ کہا جب کا اُسکا پیٹ بھرا تو مجھے کاندھے سے نیچے اُتار جب وہ اُتری راجہ نے کہا اُسنے پایا تب کنگالن ہنسکر بولی تو مانگ جو تجھے چاہیے مین تجھے بہت خوش ہوئی مین کنگالن ہون تو جیسے اپنے جی مین مت ڈر وہ بولا مین تجھے کیا ڈرونگا اور کیا مانگونگا تو نے تو مردہ میرے کاندھے پر چڑھکر کھایا تو تجھے کیا دیگی وہ پھر بولی کہ راجہ تو اسکے خیال مین مت پڑ کہ مین نے کیا کیا اور کیا نہ کیا جو تجھے اچھا ہو سو مجھے مانگ لے راجہ نے ہنسکر کہا کہ آن پورنا مجھے دے اور جگت مین جس لے یہ بولی کہ آن پورنا میری چھوٹی بہن ہی تو میرے ساتھ چل مین تجھے دونگی اسطرح اپسمین دونون وہان سے بچن کرکے چلے آگے آگے کنگالن اور پیچھے پیچھے راجہ ندی کنارے سے جا پہونچے وہان ایک مندر تھا اُسکے دروازہ پر کنگالن نے تالی ماری اور ان پورنا نے پرگٹ ہوکر اُس سے کہا کہ یہ بھوپال کون ہی وہ بولی کہ راجہ بکرم ہی اسنے میری سیوا کی ہی اور مین نے اُس سے بچن ہارا ہی اگر میری محبت تیرے دل مین ہی تو ان پورنا اسے دے ہنسکر اُسنے راجہ کو ایک تھیلی دی اور کہا کہ اسمین سے جتنی کھانے کی چیز مانگے

سب پائینگے راجہ نے تھیلی سے لی وہان سے خوش ہو ندی کنارے آکر اشنان دھیان کر نچنت ہوا کہ ایک برہمن آن پہونچا اسکو راجہ نے بلایا اور کہا کہ کچھ بھوجن کروگے اسنے کہا مجھے بھوک لگی ہوئی ہے کچھ دو تو مین کھاؤن راجہ بولا کہ کیا کھاؤگے کس چیز پر تمھاری طبیعت ہے وہ بولا اسوقت پکوان کھاؤنگا راجا اپنے جی مین سوچنے لگا کہ جو اس دم پکوان نہ پہونچیگا تو مین برہمن سے جھوٹھا ہونگا اتنی بات سوچ مین بچار تھیلی مین ہاتھ ڈال کر جو نکالا تو دیکھا کہ پکوان ہی نکلا ہے برہمن نے پیٹ بھر کھایا اور بولا کہ مہاراج بھوجن تو مین نے کیا پر اسکی دچھنا بھی دیجیے راجہ نے کہا جو دچھنا مانگوگے سو مین دونگا برہمن بولا کہ یہ تھیلی دچھنا مین پاؤن تو آنند سے اپنے گھر جاؤن تھیلی برہمن کو دیکر راجا اپنے گھر کو چلا وہ اتنی کتھا کہکر راجہ بھوج سے پھر بولی کہ اتنی محنت سے تھیلی پائی اور برہمن کو دیتے ہوئے نہ لگائی ایسا ساہس اور ایسا دانی ہو تو سنگھاسن پر بیٹھے اور نہین تو پاتک ہوگا وہ بھی دن اور مہورت راجہ کا ٹل گیا دوسرے دن راجہ پھر سنگھاسن پر بیٹھنے کو آیا تب

پدماوتی آٹھوین پتلی بولی

راجہ تو نے جو سنگھاسن پر بیٹھنے کا ہٹ کیا ہے سو اسکی آس من سے چھوڑ دے راجہ بولا کہ مین کسطرح چھوڑون تب پتلی نے کہنا شروع کیا کہ ایک دن راجہ بیر بکرماجیت اپنے دربار مین بیٹھا تھا سب راجہ مہر سبھ کو حاضر تھے اسوقت ایک نجار نے آکر سلام کیا اور کہا کہ مہاراج مین آپکے درشن کو آیا ہون اور ایک تحفہ آپکے لیے لایا ہون راجہ نے آگیا کی لا بڑھئی نے جو حکمت کا گھوڑا اپنا بنایا تھا نذر کیا راجہ نے گھوڑا دیکھ اس سے پوچھا کہ اسمین کیا گن ہین نجار نے کہا مہاراج اسمین یہ گن ہین کہ نہ کچھ کھاتا ہے نہ کچھ پیتا ہے اور جہان چاہو وہان لے جاتا ہے دریائی گھوڑے کے برابر ہے گھوڑا اسوقت چالاکی سے ایک جگہ نہ ٹھہرتا تھا کو دتا پھاندتا رہتا تھا جون جون راجہ خوش ہوتا تھا اور پسند کرکے کہا کہ اسکو اس میدان مین پھرا کر دکھا وہ جونہی اسنے کوڑا مارا پھر تو گرد ہی نظر آتی تھی اور گھوڑا معلوم نہ ہوتا تھا جب ایسے گن گھوڑے مین راجہ نے دیکھے دیوان کو بلا کر کہا کہ لاکھ روپے اسے دو دیوان نے عرض کی اے مہاراج یہ کاٹھ کا گھوڑا اور لاکھ روپیہ انعام مناسب نہین راجہ نے دو لاکھ روپے فرمائے تب جو اُس دیوان نے فوراً حوالہ کر دیے اور اپنے دل مین سوچا کہ جو کچھ اور تکرار کرونگا تو اور بڑھینگے وہ بڑھئی روپے لے اپنے گھر کو گیا

اور گھوڑا تھان پر باندھا اور وہ چلتے ہوئے کہہ گیا تھا کہ اسپر سوار ہوتے ہی کوڑا نہ ماریو نہ اڑ دیجیو
پر قسمت کا لکھا کوئی مٹا نہین سکتا جو بات ہوا چاہتی ہی سو ہوتی ہی کئی دن کے بعد راجہ نے گھوڑا
منگایا اور اپنے مصاحبون سے فرمایا کہ کوئی تم مین سے سوار ہو کر اس گھوڑے کو پھیرو تو ہم دیکھین یہ بات
راجہ سے سُنکر ایک ایک کا منہ دیکھنے لگے گھوڑے کی چالاکی سے کوئی نہ چڑھا تب راجہ خفا ہو کر بولا گھوڑے
کو ساز لگا کر تیار کر لاؤ یہ بات سُنتے ہی ایک کی جگہ ہزار آدمی دوڑے اور جلدی تیار کر لائے راجہ
سوار ہو کر وہان پھیرنے لگا جتنا کہ وہ چاہتا تھا کہ آسن جما کر گھوڑے کو اپنے قابو مین لاوے زانو سے
نکلا جاتا تھا اور پارے کی طرح ایک جا نہ ٹھہرتا تھا چھلاوے کے مانند چھل بل کر رہا تھا راجہ خوشی
کے مارے بڑھئی کی بات بھول گیا اور گھوڑے کو کوڑا مارا چابک لگتے ہی آگ بگولا ہو کر وہ ایسا
اُڑا کہ سمندر کے پار لیگیا اور ایک جنگل مین درخت کے اوپر سے گر آپ زانو سے نکل گیا راجہ
بھی اُس درخت پر سے کھڑکھڑاتا ہوا نیچے گر پڑا اور یہ حالت ہوئی کہ قریب مرگ کے پہونچا جب کتنی دیر
گذری کچھ اُسے ہوش آیا تب اپنے دل مین کہنے لگا دیس نگر راج پاٹ اور اپنے پرائے سب
کے سب چھوٹے اور قسمت مجھے یہان لے آئی ہی دیکھیے آگے کیا ہو یہ من مین بچار دھیرج باندھ
اُٹھکر وہان سے آگے چلا ایسے مہا بن مین جا پڑا کہ نکلنا پھر مشکل ہوا بارے جون تون اس جنگل سے
بھولا بھٹکا دس دن مین سات کوس راہ چلکر پھر ایک ایسے بن مین جا پہونچا کہ اُسمین بڑا اندھیارا
کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا اور چار و طرف شیر گینڈا سے چیتے بلکہ اور سب جانور درندے بول
رہے تھے انکی ڈراونی آوازین سُنکر راجہ سہما جاتا تھا کبھی پورب کبھی پچھم کبھی اُتر کبھی دکھن بھٹکا
بھٹکا پھرتا تھا پر کہین راہ نہ ملتی تھی اسطرح دکھ بھگتتا ہوا پندرہ دن کے بعد ایک طرف
جا نکلا وہان ایک تماشا نظر آیا کہ ایک مکان ہی اور اُسکے باہر دو بڑے کنوئین اور ایک بڑا
درخت اُس درخت پر ایک بندریا بیٹھی کبھی نیچے اترتی ہی کبھی اوپر چڑھتی ہی راجہ یہ کتک چھپا ہوا
دیکھ رہا تھا کہ اتنے مین نگاہ اُسکی اوپر آگئی کیا دیکھتا ہی کہ حویلی پر ایک بالاخانہ ہی جب درخت پر
چڑھ گیا تو دیکھا کہ وہان ایک پلنگ بچھا ہی اور سب عیش کا اسباب دھرا ہی تب من مین کہا
ابھی ظاہر ہونا اچھا نہین پہلے یہان معلوم کر دن کہ کون آتا ہی کون جاتا ہی جب ٹھیک دوپہر
دن ہوا ایک سدھ وہان آیا بائین طرف جو کنوان تھا اُسمین سے اُسنے ایک لوٹا جل نکالا کہ وہ

بندریا اترائی سدھ نے ایک چلو پانی اُسپر ڈالا وہ خوبصورت استری ہوگئی اور اُس روپ وتی تریا
سے جوگی نے بھوگ کیا جب تیسرا پہر ہوا جوگی نے داہنے کنوئیں سے پانی کھینچ اسپر چھپٹا مارا پھر
وہ بندری کی بندری بن گئی اور درخت پر چڑھ گئی جوگی بھی پہاڑ کے گپھا میں اپنا جوگ کرنے لگا راجا
نے پرگٹ ہوکر اترائی کر بائیں کنوئیں سے جل نکال اُس بندری پر چھپٹا مارا پھر وہ ایسی سندر ناری
ہوئی کہ گویا اندر کے اکھاڑے کی اپچھرا ہے اور راجہ کو دیکھ لاج سے منہ پھیر لیا کام کی ماری راجہ کو آن لگی
پریم کرا اسکو اپنے پاس بٹھلایا جب اسنے انکو پیار کی دیکھی تب ہنسکر بولی مہاراج ہماری اور اوپر
درشٹ سے مت دیکھو کیونکہ ہم تپشی ہیں جو ہم سراپ دینگے تو تم بھسم ہوجاوگے راجہ بولا اسراپ سے مجھے
نہ لگیگا میں راجہ بیر بکرماجیت ہوں کوئی کیا کرسکتا ہے کہ میرے حکم میں تال بیتال ہیں بکرم کا نام
سنتے ہی وہ بولی اور راجہ کے چرن پکڑ لیے اور کہا مہاراج تم تو ترلوکی ہو ہمارا اُپدیش سنو جلدی
یہاں سے جاؤ ابھی جوگی آتا ہے تو تجھے دیکھ دونوں کو سراپ دیکر چلا جاتا ہے تب راجہ بولا کہ ہم جوگی کے
سامنے نہ ہونگے ہمارا تو وہ کچھ نہیں کرسکیگا پر استری ہتیا لگتی ہیں آپت نہیں کیونکہ استری
ہتیا لینے سے آخر کو نرک بھوگ کرنا پڑتا ہے پھر راجہ نے کہا کہ اس سدھ نے تجھے کہاں پایا تب
وہ بولی نام تو میرا باپ ہے اور روپ وتی میری ماں ہے میں نے انکو کل میں اوتار لیا تھا
جب بارہ برس کی ہوئی تب انھوں نے مجھے ایک آگیا کی اور میں نے بھنگ کی تب ماتا پتا
نے کرودھ کرکے جوگی کو دے ڈالی اور یہ مجھے اپنے بس میں کرکے اس بن میں لے آیا بندری کرکے
رکھ چھوڑتا تھا اس شکل سے ایک برس گذرا کہ میں اس بن میں ہوں سچ ہے کہ قسمت کے لکھے
کوئی مٹا نہیں سکتا ہے سو جیسی میں پچھی ہوں تب راجہ بولا میرا جی چاہتا ہے کہ تجھے اپنے گھر لیجاؤں
بولی مہاراج میرے بھی جی میں یہی ہے پر کیونکر جاؤں تمہارا نگر سمندر پار ہے تب راجہ نے بچن
دیا کہ میں تجھے لیجاونگا سمندر لانگھنے کی کچھ فکر مت کر اس طرح سے لیجاونگا کہ تجھے معلوم نہ ہوگا
یوں ہر دونوں نے ایسی باتیں کیں آنند سے بھوگ کیے اور صبح ہوتے ہی پانی دوسرے
کنوئیں سے نکال اُسپر چھپڑکا کہ وہ بندریا ہوکر درخت پر جا چڑھی راجہ وہیں چھپ رہا
اسی دم جوگی آن پہنچا پھر جاتن جوگی نے کرا ایک چھن وہاں سستا خوشی کی جب چلنے لگا
تب وہ سندری بولی مہاراج میری ایک بنتی سنیے کچھ پرشاد میں تجھ سے مانگتی ہوں سو تم

سے مجھے دو یہ سن جوگی نے ہنسکر ایک کنول کا پھول اُسے دیا اور یہ کہا کہ ایک لعل یہ ہر روز دیگا
اور کبھی نہ کمہلائیگا اسے تو اچھی طرح رکھنا یہ سنکر اُسنے اپنی چولی مین رکھہ لیا اور دل اسکا خوشی
ہوا جوگی اُسے پھر بندری بناکر چلا گیا راجہ نے پھر کنوئین سے پانی نکالکر اُسے ناری بنایا اور
اسنے وہ کنول کا پھول راجہ کو دکھایا اور کہا مہاراج ایک عجیب چیز ہے کہ اسمین سے ایک لعل
روز نکلیگا یہ بات عقل سے باہر ہے راجہ نے کہا کہ اسکا اچرج نہین بھگوان کو سب قدرت ہے
اور وہ کیا کیا نہین کرسکتا یہ باتین کر رات عیش سے کاٹی پربھات ہوا تب اُس کنول مین سے
ایک لعل گرا دونون نے یہ تماشا دیکھا تب راجہ نے کہا کہ چنچل اب یہان ٹھہرنا اچت نہین بہتر
ہے کہ میرے دیس کو چلو یہ بات راجہ کی سنکر وہ بولی سن مہاراج ایک میری آدھینی مین پانچون ہے
ہاتھہ جوڑکر کہتی ہون کہ تم بڑے دانی ہو ایسا دانی مین نے کہین نہین سنا ایسا نہو کہ کسی کو مجھے
دان کردو مین داسی ہوکر ہر وقت تمھاری سیوا کرونگی تب راجہ بولا یہ نہین ہوسکتا کہ کوئی اپنی ناری اور کو
دیوے یہ دھرم پر ودھ اور لوک پر ودھ ہے اسطرح کی اُسکی خاطر جمع کر دونون بیرون کو بلایا وہ آکر
حاضر ہوئے اُنسے کہا ہمارے دیس لیچلو پھر تخت پر بیٹھا اُنکو ہوا کی طرح لے اُڑے یہ تو یون
اپنے شہر کی طرف گئے اور یہان جوگی جو آیا اور اُس سندری کو نہ پایا اچھتا پچھتا من مارکر چپ ہو رہا گیا
ندان راجہ اپنے نگر کے پاس آیا اور تخت سے اُترا اُس راج کنیان کا ہاتھہ تھام سیر کو چلا راستے
مین اُسنے دیکھا کہ کسی کا ایک لڑکا خوبصورت دروازے پر کھیل رہا ہے راج کنیا کے ہاتھہ مین
کنول کا پھول دیکھکر وہ لڑکا رونے لگا بلک بلک بولا کہ مین لونگا راجہ نے کنول اُسکے ہاتھہ
سے لے لڑکے کو دیا لڑکا پھول لے ہنستا ہوا اپنے گھر مین گیا راجہ بھی اپنے مندر مین جا براجا
جب صبح ہوئی تب اُس کنول کے پھول مین سے ایک لعل گرا لڑکے کے باپ نے اُسے
دیکھہ اُٹھا لیا اور کنول کے پھول کو چھپا رکھا اسی طرح ہر روز لعل نکلا کیے کہ ایک دن کئی لعل لیکر
وہ بازار مین بیچنے کو گیا یہ خبر کوتوال کو ہوئی کوتوال نے پکڑ بلوایا اور کہا کہ تو بتا تو نے یہ لعل
کہان پائے یون کہ اُسے بہت سیاست کر لعل لیکر راجہ کے پاس آیا اور سب وہ احوال بیان
کیا تب راجہ نے کہا اُسکو بھی لاؤ اس سے پوچھو کہ تو نے یہ لعل کہان سے پائے بنیئے کو بلاکر
پوچھا کہ یہ لعل تو کہان سے لایا اور راجہ نے اُس سے کہا کہ جو تو سچ مجھے کہیگا تو مین تجھے ابھی

دولت دونگا اور جھوٹ بولیگا تو دیس سے نکال دونگا اُسنے عرض کی سنو بھوپال میرا لڑکا دوارکے
کھیلتا تھا اُسکے ہاتھ مین کوئی کنول کا پھول دیگیا اور اُسنے مجھے دیا مین نے رات بھر اُسے
اپنے پاس رکھا صبح ہوتے ہی اُسمین سے لعل جھڑا ہر روز ایک لعل اسی طرح نکلتا ہی اور
ابھی وہ پھول میرے گھر مین ہی راجہ نے کہا یہ تو تو نے سب سچی بات کہین اب تو لعل لیکر اپنے
گھر کو جا کوتوال نے بہت برا کام کیا کہ تجھے بے تحقیق پکڑ بلایا اسکا نیائو یہ ہی کہ لاکھ روپئے
کوتوال تجھے ڈانڈ دے یہ کہکر کوتوال سے لاکھ روپئے دلوا اُسے گھر کو بھیجا یہ باتین کہ پتلی پھر
بولی سن راجہ بیر بکرماجیت کے گن اور دھرم کو تو ہو یہ کہ کچھ اُسکی حقیقت نہین جانتا اُس
ہی تو راجہ کو اپنے آگے ہین کر مانتا ہی اور اپنے تئین من مین تو اودھلت سمجھتا ہی یہ باتین تو پتلی سے
سُن راجہ اُسدن یون ہی اچھتا پچھتا رہ گیا وہ ساعت بھی جاتی رہی صبح کو دوسرے دن راجہ پھر اُ
سکے پاس آکھڑا ہوا اور پتلی سے پوچھنے لگا کہ تو جو قصہ کہتی سننے سے مجھے نہایت خوشی ہوتی
ہی اور جو سنتا ہی محظوظ ہوتا ہی تب

مدھماوتی نوین پتلی بولی

سُن راجہ بھوج یہان پہلے مین ایک دن کی کتھا راجہ بیر بکرماجیت کی کہتی ہون ایک دن راجا
نے ہون کا آرنبھ کیا جہانتک دیس دیس کے برہمن پنڈت تھے انکو نیوتا بھیج بلوایا تھا اور جتنے اُسکے
دیس کے راجہ اور ساہوکار تھے وہ بھی حاضر ہوئے بھاٹ بھکاری سنکر سب دھا گئے
دیس بدیس کے راجہ اپنے لوگون کو لیے آ لئے اور جتنے دیوتا تھے وہ بھی سب کے سب آئے
سو راجہ اپنے سنگھاسن پر بیٹھا جاپ ہونے لگا ایک بڈھا برہمن اُسوقت آیا اور
راجہ اپنے جگ کے منتر پڑھتا تھا برہمن کو دور سے دیکھتے ہی ڈنڈوت کی اُس پنڈت نے
آگم بچن سے معلوم کیا ہاتھ بڑھا راجہ کو اسیس دی کہ چرنجیو رہ جب راجہ نے منتر سے فراغت
پائی تب اُس برہمن سے کہا مہاراج آپنے بہت سندھ کا کام کیا کہ بنا پرنام مجھے آشرباد دیا
جبتک کوئی پائون نہ لگے وہ اسیس سراپ ہو جاتی ہے برہمن نے کہا راجہ جب تو نے من
مین ڈنڈوت کی تب مین نے اسیس دی یہ بات سن راجہ نے لاکھ روپئے برہمن کو دیئے برہمن
لینے لگا مہاراج اتنے روپیون مین میرا نرباہ نہ ہوگا ایسا اُپکار کر دیجئے کہ جسمین میرا کام ہو وے

راجہ نے پانچ لاکھ روپے اسے دیے وہ لیکر اپنے گھر کو گیا اور جو جو برہمن اس سبھا مین تھے انکو بھی بہت کچھ دیا اسواسطے راجہ بھوج مین نے تیرے آگے یہ بات کہی کہ تو سنگھاسن کے بیٹھنے جوگ نہین سنگھ کی برابری سیار نہین کرسکتا اور ہنس کی برابری کوے سے نہین ہوتی اور بندر کے گلے مین موتی کی مالا نہین سوہتی اور گدھے پر پاکھر نہین پھبتی میرا کہا مان اور اس خیال سے در گذر نہین ناحق کسی دن تیرے پران جائینگے یہ سنکر راجہ چپ ہو رہا اور وہ دن بھی گذر گیا جب رات ہوئی اندیشہ کر صبح کو پھر سنگھاسن کے پاس آیا اور چاہا کہ پانون دھرے تب

پربھاوتی دسوین پتلی بولی

راجہ پہلے تم مجھسے یہ بات سن لو پیچھے سنگھاسن پر بیٹھیو راجہ بولا تو کہہ کہ میرا جی بھی سننے کو چاہتا ہے راجہ وہان آسن بچھوا بیٹھا اور پتلی کہنے لگی سن راجہ ایک دن بسنت رت مین ٹیسو پھولا ہوا تھا اور بور آیا ہوا کوئل کوک رہی تھی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی راجہ بکرماجیت اپنے باغ مین بیٹھا ہوا ہنڈول سنتا تھا اسمین ایک جوگی کسی دیس سے بھولا بھٹکا آنکلا تھا راجہ کے پانون پر گر پڑا اور کہنے لگا سوامی مین نے بہت دکھ پایا ہے اور اب مین آپ کے سرن آیا ہون اور اسکی یہ صورت تھی کہ تمام تن بدن کا سوکھ گیا تھا اور آنکھون سے کم سوجھتا تھا ان پانی سب چھوڑ دیا کسی طرح دھیر نہین دھرتا تھا راجہ جون جون سمجھاتا تھا تون تون برہ سے بیاکل ہو روتا تھا راجہ نے کہا تم اپنے جی کو سنبھالو اتنے دکھی کیون ہو اور اب جو یہان آئے ہو تو آپ کو تسلی دو کس کارن تمہاری ایسی گت ہوئی ہے اور کسکے غم سے تمہاری یہ شکل بن گئی ہے مدعا اپنا کہو کس دیس سے آئے اور کیا تمہارا نام ہے وہ ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر بولا کہ میرا کانچن دیس ہے مین مست ترنگی ہون ایک جتی نے میرے آگے یہ بات کہی ہے کہ ایک خوبصورت استری ایک جگہ ہے ویسی سندری کوئی جگ مین نہین گویا کہ کام دیو سے پیدا ہوئی ہے بلکہ تینون لوک مین ویسی نہ ہوگی اور لاکھون راجہ جو دل لگا اسکے یہان آتے ہین اور جل جل جاتے ہین پر اسے نہین پاتے راجہ نے کہا کہ کسلیے وہ جلتے ہین تو وہ حقیقت کہنے لگا کہ اسکے باپ نے وہان ایک آگ بھڑکائی ہے اور ایک کڑھاؤ گھی کا بھر کر چڑھا رکھا ہے وہ گھی پڑا کھولتا ہے اور یہ شرط اسکی ہے جو اس کڑھاؤ مین اشنان کر جیتا بچ نکلے اس سے کنیا ن

یہ تصویر اُس جگہ کی ہے کہ راجہ باغ مین بیٹھا اور ایک جوگی دیوانہ جنگل سے آیا



کی شادی کرونگا یہ بات اُس جوگی سے سنکر مین بھی وہان گیا تھا سو مین اپنی آنکھون سے یہ تماشا دیکھ حیران ہوا اور وہان ہزارون راجہ دیس دیس کے لاکھون نوکر چاکر ساتھ لیکر آئے ہین یہ دیکھ پچھتا کر جاتے ہین انمین سے جو ارادہ کرتا ہے کڑھاؤ مین جل بھن جاتا ہے جب شکل اُس راج کنیان کی نظر آتی ہے سدھ بدھ مین نے گنوائی ہے یہ حالت اُسکے عشق مین بنائی ہے یہ بات سنکر راجہ نے کہا کہ آج تم یہان رہو کل ہم تم وہان چلین گے اور اُسے تمہین دلا دینگے اپنی خاطر جمع رکھو یہ بات کہہ اُسے اشنان کروا کچھ کھلا اپنی سبھا مین بٹھلا یہ حکم کیا کہ جتنے سنگیت بد یا والے ہین سب تیار ہو آج یہان آکر حاضر ہووین اور اپنا اپنا مجرا بجا لاوین راجہ کی آگیا پاتے آن حاضر ہوئے اور اپنا اپنا گن ظاہر کرنے لگے راجہ نے اُس سے کہا کہ انمین سے جس پاتر کو تم چاہو یہان بیٹھکر سکھ بھوگ کرو اور اُسکا خیال دل سے بھلا دو یہ سنکر وہ جوگی بولا مہاراج سنگھ اگر سات دن اپاس کرے تو بھی گھاس نچرے سواے اُسکے مجھے اور کسی کی اچھا نہین اسی طرح تمام رات گذری صبح ہوئی تب راجہ نے اشنان پوجا کر ان بیرون کو یاد کیا وہ جھٹ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مہاراج کیا حکم ہے ہم کس دیس کو تمہین لے چلین راجہ بولا جہان یہ بیرھی کہے اُسنے کہا کہ راج کنیا

سکے نگر مین لیجاو جس جگہ وہ کنی کا کڑھاؤ کھول رہا ہو اور وہان سارا عالم جمع ہو اُس دیس کو لیجاو راجہ نے
اسکو بھی تخت پر بٹھلا لیا گویا دونون بیرون کو حکم دیا اُسی دیس مین لیجاو بیر سنتے ہی لے اُڑے اور
ایک دم مین سنگھاسن اُسی شہر مین جا کر رکھدیا راجہ نے وہان جا کر دیکھا کہ باجے بج رہے ہین اور
منگلاچار ہو رہے ہین وہ راج کنیا ہاتھ مین پھولون کی مالا لیے ہوئے پھرتی ہے اور راج پوتر جو وہان
اُسکے لیے کامنا کر کے گئے ہین سو سب وہان کھڑے ہین لیکن جرات کسی کی نہین پڑتی جو اُس
کڑھاؤ مین کودے اور جو کوئی جان پر کھیلکر کودتا ہے تو جل بھن جاتا ہے راجہ نے جب اُس کنیا کو پاس جا کر
دیکھا اُسکے روپ کو دیکھ موہت ہو گیا اور کہا کہ جس کوک سے یہ کنیا پیدا ہوئی ہے دھن ہے اُس کوک کو
آدمی کی تو کیا جان ہے اگر اُسکو دیوتا دیکھین تو بیخود ہو جائین اتنی بات راجہ نے کہکر بیر دیتی کو کہا کہ ہم اِس
کڑاہ مین کودتے ہین تم خبردار رہنا بیر بولے مہاراج بخوشی کود پڑیے اور کسی بات کا خوف نہ کیجیے
اتنی بات کہ راجہ کڑاہ کے پاس جا جھٹ سے کود پڑا کودتے ہی جل بھن خاک ہو گیا بیتال نے کیا
اور ترت امرت لے آیا اور راجہ کے اوپر ڈالا پڑتے ہی اُسکے راجہ رام رام کہہ کھڑا ہو گیا اور جتنے برہمن
وہان تھے جے جے کرنے لگے وہ جو راج کنیا تھی اُسنے آتے ہی پھولون کا ہار راجہ کے گلے مین ڈال دیا وہ
جو حال جب اُسنے راجہ کو پھر آئی تب سب لوگ اپنے جی مین سوچ گئے کہ یہ راجہ کوئی عجیب طرح کا آیا جو جل گیا
اور پھر جی اُٹھا یہ کام آدمی کا نہین کوئی دیوتا ہے جسنے ایسا کام کیا راجہ کی نیت پوری ہوئی تب اُس کنیا
کے بیاہ کی تیاری ہوئی راجہ کے ملک کے جتنے لوگ تھے سب خوش ہوئے اور سندر مین بھی شادیانا
منگلاچار کرنے لگین اسطرح راجہ سے شادی کر دی جہیز مین جواہر گھوڑے ہاتھی پالکی اور تمام
مال اسباب کئی کروڑ کا دیا چہ دیگر آدھا راج سنکلپ کیا اور داسی داس بھی بہت سے دیئے تب وہ
پتلی جو اُسکے ساتھ تھا دیکھ دیکھ بہت خوش ہوا جب یہ سب دے چکے راجہ نے بدا مانگی اُس راجہ
نے سب اسباب اور مال اُس بیاہی ہوئی دلہن سمیت اُسکے ساتھ رخصت کیا اور کہا کہ اپنے گھر
تم جاؤ پھر دیا یا راج کنیا اور پھر کہا تمہارا اس لائق نہین کہ تمہاری تعریف کرسکین جیسا ساہس تمنے کیا ایسا
نہ کبھی آنکھون دیکھا نہ کانون سنا اس کلجگ مین تم کوئی اوتار ہو ایک زبان سے ہم کہانتک تمہاری
صفت کرسکین ایک سری ہار اُنہین کیا چڑھاوین تمہارے پاؤن پر گر کر وہ دون سر صدقے ہین
حضرت بنسی کی تھی سو تمنے پوری کی اُسکا جو ساہین نہ تھا کہ بار اور ہوا اور اپورا تھا راج کنیا کا

جوڑکر راجہ سے کہنے لگی مہاراج میرا پوکھ تمنے چھڑایا نہین تو میرے باپ نے ایسا پاپ کیا کہ آپنے نرک بھوگ کرتا اور مین عمر بھر اُن بیاہی رہتی اتنی بات کہ پرباوتی پتلی بولی کہ سن راجہ بھوج ایسا پرا کرم کرکے اُس کنیا کو راجہ لایا اور اُس بڑہیئی کو دیتے بارنہ لایا راج کنیا اور سب مال و اسباب دیکر خالی ہاتھون اپنے مندر مین داخل ہوا اور تو بدیا رتی ہی ایسا سا ہس تجھسے نہ ہوسکیگا یہ سن راجہ لے حیران ہو سر نیچے کرلیا وہ ساعت بھی گذری پھر دوسرے دن جب راجہ سنگھاسن کے پاس گیا اور چاہا کہ بیٹھے تب ہنسکر

پرماوتی گیارھوین پتلی بولی

راجہ پہلے مجھسے کتھا سن لے پیچھے سنگھاسن پر پاؤن دہرے پھر کہنے لگی کہ ایک دن راجہ بکرماجیت اُجین نگری کو گیا اور اپنے سب آدمیون کو بداکر آپ وہان رہا تہا سوتا تھا آدہی رات کو اور سے ایک سندری دہائی مار اُٹھی اور پکار پکار کہنے لگی کوئی ایسا ہی کہ میری آکر خبر لے اور اس پاپی سے مجھے بچالے اور جی دان دے دم مین مری مری پکارتی تھی اور دم مین چپ ہوجاتی تھی اوسکی آواز سنکر راجہ چونک اُٹھا ڈھال تلوار لے اندھیری رات مین اُدھر اکیلا اُٹھ چلا کسی کو خبر نہوئی جب بن مین راجہ بیٹھا وہ سندری پھر پکار اُٹھی کہ راجہ وہین جا پہونچا دیکھا کہ ایک دیو اُس استری سے رتی مانگتا ہی اور وہ نہین مانتی ہی تب سر کے بال پکڑ پکڑ زمین پر دے دے پٹکتا ہی راجہ نے کہا اے پاپی تو اس تریا کو کیون مارتا ہی نرک سے بھی نہین ڈرتا راجہ کی بات سن پھر اُسے مارنے لگا راجہ نے کہا تو اسے چھوڑ دے نہین تو مین تجھے مارتا ہون یہ سنکر وہ راجہ کے سامنے ہو گیا غصہ سے شور کر بولا یا تو تو مانا نہین مین تجھے کھاجاتا ہون اور تو کون ہی جو یہان آیا ہی تب راجہ نے غضب مین آکر ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اُسکا دھڑ سے جدا ہوگیا رنڈ منڈ سے دو بیر نکلے راجہ کے دونون ہاتھون سے لپٹ گئے راجہ نے چھل بل کر انہین سے ایک کو مارا دوسرا زمین پھر لڑتا رہا بھوت ہوتے بھاگ گیا دیت جب بھاگ گیا تب راجہ نے اُس رنڈی سے کہا اب تو جلدی میرے ساتھ چل اور کچھ جی مین اندیشہ مت کر وہ راچھس میرے ڈر سے بھاگا پھر نہ آویگا تب وہ سندری بولی کہ سنو بھوپال جو مین سات دیپ نوکھنڈ مین جہان جہان چھپ رہونگی پر اُس سے نچنے نہ پاؤنگی وہ آکر لیجاویگا اُسکے بن مرے میری زندگی نہ ہوگی اُسکے پاس ایک موہنی پتلی ہی اور وہ اُسکے پیٹ مین رہتی ہی جہان مین چھونگی اُسکے بل سے وہ

ڈھونڈھتا لیگا اور اس پتلی مین یہ طاقت ہی کہ ایک دیو کے مرنے سے چار دیو بنا سکتی ہی یہ بات
اسکی سنکر راجہ من مین چپ رہا صبح ہوتے وہ دیو آیا اور اس عورت سے پھر خواہش کرنے لگا
جب اسنے نہ مانا بال سر کے پکڑ پٹکنے لگا وہ تو یہ دھاڑ کرنے لگی اسکی آواز سننے سے راجہ
نکل آیا اور لڑنے کو تیار ہوا دیو بھی رنڈی کو چھوڑ راجہ کے سامنے ہوا چاہا کہ راجہ کو مارے
اتنے مین راجہ نے ایسا کھانڈا مارا کہ سر دھڑ سے جدا ہو گیا اسکے دھڑ سے وہی موہنی نکل آئی اور
پینے چلی راجہ نے اسیوقت بیرون کو آگیا کی کہ یہ جانے نہ پاوے بیر دوڑ کر اسکی چوٹی پکڑ کر کھینچ لائے
اور راجہ کے سامنے حاضر کی راجہ نے اس سے پوچھا کہ تو چندا برنی مرگ نینی کون ہی کون کت کھیری
چندر مکھی ناک سکت سے ایسی کہ ہنسی سے تیرے پھول جھڑتے ہین اور تیرے سوگندھ سے بھونرے
منڈلاتے ہین بتلا کہ تو دیو کے پیٹ مین کیونکر رہتی ہی تب وہ بولی کہ سن راجہ پہلے مین شیو کے
گن تھی ایک اگیا شیو کی چوک گئی اسلیے انھون نے سراپ دیا مین موہنی روپ ہو گئی اور اس
دیت نے مہادیو کی بہت تپسیا کی تب سدا شیو نے میرے تئین اسکو بخش دیا پھر اس پاپی
نے مجھے لیکر اپنے پیٹ مین ڈال رکھا تب سے مین موہنی کہلائی پر شیو کی اگیا تھی کہ اسکی
سیوا کیجیو اور جو یہ کہے سو ہو اسواسطے مین اسکے بس ہو کر رہتی تھی میرا ماجرا یہ تھا جو مین نے
تم سے کہا اب یہ بیتال مجھے قابو مین کر تمھارے پاس لایا ہی اور آدمی کی اتنی قدرت نہین تھی
بلکہ تم بھی جو بہت سا اپاے کرتے تو بھی تمھارے ہاتھ نہ آتی اب راجہ مین تمھارے بس مین
ہون راجہ بولا اب تو کیا کریگی تب وہ بولی کہ تو راجہ ہی اور مین موہنی ہون تیرے پاس رہونگی
جیسے مہادیو کے پاس پاربتی یہ کہکر بچن دیا ایک وہ موہنی دوسری وہ رنڈی جسے دیو سے
چھوڑایا تھا راجہ کے ساتھ ہوئین یہ باتین کر پدماوتی پتلی بولی کہ سن راجہ بھوج اس موہنی
سے راجہ نے گندھرب بیاہ کیا اور جو کچھ آگے راجہ کے پراکرم ہین مین کہتی ہون تو کان دیکر
سن وہ رنڈی جو دیت سے لی تھی اس سے راجہ نے یون کہا سن سندری مین تجھسے
پوچھتا ہون کہ دیو نے تجھے کہاں پایا تھا کون دیپ اور کون نگر تیرا ہی اور کون باپ ہی تیرا
اسکا نام لے اپنا سب بیورا مجھسے کہہ اور سب باتین جلد بتا دیر مت کر سنکر تیری اوستھا جیسا ہو گی
ویسا مین بچار کرونگا وہ بولی مہاراج میری کتھا سنو قسمت کا لکھا ٹلتا نہین ہوا جو کچھ بدھاتا نے کیا تھا

تصویر دیو کی رنڈی سے بدفعلی کا قصد اور راجہ کا آکر اسکو مارنا



لکھدیا ہے وہ انسان کو بھگتنا پڑتا ہے ایک برس پوری ہو سندر کے پاس سے جیسے سنگھ پیدا ہوئے ہیں برہمن
کی بیٹی ہوں ایک دن سکھیوں کے ساتھ تالاب پر اشنان کرنے گئی تھی اور وہ تالاب ایسا تھا
کہ گھنے گھنے درختوں سے جہاں سورج نظر نہ آتا تھا وہاں سہیلیوں کے ساتھ اشنان پوجا کرکے گھر آتی
تھی کہ سامنے یہ راکھس نظر آیا اور رتی مانگنے لگا جیوں جیوں میں نہ مانتی تھی تیوں تیوں مجھکو دکھ دیتا تھا
اور میں ان بیاہی دھرم کیونکر گنواتی کتنے دنوں سے مجھے ستاتا تھا اور شریر میں پڑی تھی اسکے
ہاتھ سے نہ چھوٹتا تھا راجہ تجھ نے دھرم رکھا اور میری کل کی لاج رکھی تجھے سنسار میں جس ہوگا جیسا تو نے
اپکار کیا ویسے ہی مجھ سے آسیس لے ہزار برس تک سدا جیتا رہے اور کسی کے بس میں نہ پڑے دنیا میں
تیج اور بڑے ساہس تیرا ایسا ہو کہ کوئی نہ پہنچے اتنی آسیس جب وہ دے چکی تب اسے
بیٹی کر راجہ نے اپنے پاس تخت پر بٹھا لیا اور سمیتی کو بیٹا بنا ان کو حکم کیا کہ ہمارے نگر کو چلو پیال
نو سے لے آٹھ پل مار کے محل میں لا داخل کیا راجہ نے آتے ہی دیوان کو یاد کیا وہ شتری بھی آکر
حاضر ہوا کہا کہ کوئی پنڈت سگھ گیانی برہمن ڈھونڈھکر جلد لے آؤ پردھان نے اگیا پاتے نگر نگر
برہمنوں کو ڈھونڈھ ایک برہمن سندر بدھوان کو بلوایا مارکنڈے نام وہ برہمن جب آیا پردھان راجہ
کے پاس لے گیا راجہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا ایک برہمن کی کنیا ان بیاہی یہاں ہے اسے ہم تمکو دیا چاہتے ہیں
تم بھی یہ بات قبول کرو برہمن بولا راجہ وہ کنیا ان جگکو دو جگ میں تم جس دھرم کمائی اور راجہ نے بیاہ

سنتے ہی برہمن کو تلک دے شادی کا سامان کر دان جہیز تیار کیا پھر برہمن کو بلا سنکلپ کر کنیان دان کر دیا اتنی بات کہکر پتلی سمجھانے لگی سن راجہ بیر بکرماجیت نے سوچ کچھ نہ کیا اور لاکھون روپیہ کا دان جہیز دے ایک پل مین برہمن کے حوالے کیا تو اس لائق نہین ہے اس سنگھاسن پر بیٹھنے سے ڈر اسے راجہ بھوج تو گن گاہک ہے دانی اور ساہسی نہین تو ناحق حرص کرتا ہے یہ سن راجہ چپ رہگیا اور صبح ہوتے ہی سنگھاسن پر بیٹھنے کو تیار ہوا تب

کیرت وتی بارھوین پتلی بولی

سن راجہ بھوج ایک دن راجہ بیر بکرماجیت اپنی مجلس مین بیٹھکر کہنے لگا کہ کلجگ یا اور بھی کہین کوئی داتا ہے یہ سنتے ہی ایک برہمن بولا سن راجہ پرجا کے ہتکاری تیرے برابر ساہسی اور دانی کوئی نہین پر ایک بات مین کہا چاہتا ہون پر شرم سے کہ نہین سکتا راجہ نے کہا سچ بات مین شرم کا ہے کی ہے تم ہمارے آگے صاف صاف کہو ہم اس بات مین برا نہ مانینگے وہ برہمن بولا ایک راجہ سمندر کے کنارے رہتا ہے اور سدا دھرم کاج کرتا ہے جب وہ سویرے اشنان کیا چاہتا ہے تب لاکھ روپیے دان دیتا ہے اور جل پیتا ہے یہ تو مین نے اسکے دان کی ایک ریت کہی اور بھی بہت کچھ دان کرتا ہے ایسا راجہ دھرماتما سوا اسکے ہمنے دوسرا نہین دیکھا یہ سنکر راجہ کے جی مین اچھا ہوئی کہ اس راجہ کو چلکر

پنشیہ چار بیراگی اور راجہ کی ہے



دیکھیے یا اپنے جی مین بچار کر بیتال [illegible]

پہونچا تب اس سنگھاسن سے اتر بیتالون سے کہا اب تم دیس کو جاؤ اور ہم اس راجہ کی [illegible] طیار ہوئے تم وہان سے ہماری خبر لیتے رہو تب بیتال بولے ایسا بچار کیا ہے راجہ نے کہا تمھین اس بات سے کیا کام جو ہم تمسے کہتے ہین سو کرو یہ بات سنکر بیتال اپنے نگر کو آئے [illegible]

داخل ہوا جب پھرتا ہوا نگر مین راجہ کے دوارے جا پہونچا دوارپالون سے کہا کہ اپنے سوامی کو سماچار
دو کہ کوئی بدیسی تمھارے دوارے سیوا کرنے کے لیے کھڑا ہے اسکی بات ڈیوڑھی دارون نے
شنکر راجہ سے عرض کی راجہ سنتے ہی ہنستا ہوا آپ ہی باہر نکل آیا بکرم نے جوہار کی راجہ نے سلام
لیکر پوچھا کہو کشل سے ہو تب وہ بولا آپکی دیا سے پھر راجہ نے کہا تم کس دیس سے آئے ہو تمھارا
کیا نام اور تمھارا ارتھ کیا ہے سب سنا کر راجہ بکرم بولا سنو مہاراج میرا نام بکرم ہے اور راجہ بکرم کے دیس
کا ہون رہنے والا ہون کچھ پھیر اک میرے جی مین ہوا اس سے آپکے درشن کو آیا ہون آپ کا درشن
مین نے کیا سب سوچ بچار پھیر اکیا راجہ بولا تمھین ہم کیا روزگار دین اور کتنے مین تمھارا نرباہ ہوگا تب
اسنے کہا کہ چار ہزار روپے مین میری گذران ہوگی یہ شنکر راجہ نے کہا ایسا کیا کام کرتے ہو جو چار ہزار
روپیہ روز تنخواہ ہم تمھین دین وہ کام جتنے ہوا ہے ہم کرینگے پھر بکرم بولا کہ جن راجہ کے پاس مین جاتا ہون
اوسکی [illegible] سے مین کام آتا ہون اسطرح سے چار ہزار روپیہ روز لیا راجہ وہان جتنے اکا دیا تب پہلی [illegible] راجہ نے
سمجھا راجہ بھوج سے کہی کہ جب نو دس دن اسطرح سے گذر گئے تب راجہ بکرماجیت نے اپنے من مین بچارا کہ جو لاکھ روپیہ
روز دان کرتا ہے اسکا نت نیم کیا ہے اس سے معلوم کیا چاہیے کہ کس طرح کا اسکے بل ہے اسی سوچ مین جتنے لگا ایکدن کیا
دیکھتا ہے کہ وہ پہر رات کے وقت راجہ اکیلا بن کو جاتا ہے یہ دیکھتے ہی اسکے پیچھے ہو لیا آگے آگے راجہ اور پیچھے پیچھے
بکرماجیت اس طریق سے نکل ایک بن مین پہونچے وہان جاکر دیکھا کہ ایک دیبی کا مندر ہے اس مندر کے باہر کڑاہا
چڑھا ہوا ہے اسمین پھوس کی آگ سے گھی اوٹٹا ہے وہ راجہ تالاب مین اشنان کر کے دیبی کا درشن کر اس کڑاہا مین
کود پڑا اور پڑتے ہی بھن گیا اسی وقت چوسٹھ جوگنیان آکے راجہ کے ماس [illegible] نوچ نوچ
کھا گئین اتنے مین کنکالن امرت لے آئی اور اسکے ہاڑ پنجر پر چھڑکا وہ رام رام کہکر اٹھ کھڑا ہوا تب
دیبی نے مندر سے لاکھ روپے دیے اور وہ لیکر اپنے گھر کو آیا تب جوگنیان اپنے دھام کو گئین یہ تماشا
دیکھکر راجہ بکرماجیت بھی اسی کڑھاؤ مین کود پڑا اور اسی طرح جل گیا پھر تب جوگنیان دوڑین اور اسکو
بھی کھا گئین اسی طرح کنکالن نے امرت لا اسپر بھی چھڑک جلا دیا مندر مین سے لاکھ روپے دیبی
نے اسے بھی دیے دوسری دفعہ پھر اسی کڑھاؤ مین گرا جوگنیان پھر چلا [illegible] گوشت بدن کا نوچکر کھا گئین
[illegible] کنکالن نے امرت چھڑک جلا دیا پھر دیبی نے دو لاکھ روپے دیے غرض وہ اسی طرح سات دفعہ
[illegible] لاکھ روپیہ [illegible] جب آٹھوین دفعہ گرنے کا ارادہ کیا تب دیبی نے [illegible] اسکا ہاتھ

بکرم لیا اور کہا کہ مانگ جو تجھے چاہیے ہاتھ جوڑ کر بولا مین مانگون جو مانگا پاؤن دیوی نے کہا جو تیری اچھا ہو مین
آدے دہی مین تجھے دونگی راجہ نے کہا یہی جس تھیلی مین سے جتنے روپیے چاہیے مین وہ تھیلی
مجھے کرپا کر دیجیے یہ سنتے ہی اسنے وہ تھیلی دی یہ خوش ہوا اسی راجہ کے استھان پر گیا اور دن آ سکے
دوسرے دن پھر وہ راجہ جن مین گیا اور وہان اسنے دیکھا کہ نہ دیوی کا مندر ہے نہ کڑھا ہے ویران استھان
بھنک پڑا ہے یہ وسا وہان کی دیکھ سوچ مین ڈوب گیا پھر جو ہوش آیا تو دہائی مار کر رونے لگا آخر
ناچار ہو پھر الٹا اپنے مندر مین آ اداس ہو سو رہا بھور ہوئے جب سبھا کے لوگ آئے راجہ کو دیکھا
کہ ڈھال پڑا ہے نہ ہنستا ہے نہ کسی سے بولتا ہے بلکہ جو کوئی راج کاج کی بات کرتا ہے تو منہ پھیر لیتا ہے یہ حال
راجہ کی دیکھ دیوان نے بنتی کر کہا مہاراج آپ کے من ملین ہونے سے ساری سبھا اداس ہو رہی
ہے راجہ نے جواب دیا کہ تم بیٹھکر دربار کرو میرا سر پانڈا ہے تب یہ وہان بیٹھکر راج کاج کرنے لگا اور
جو کوئی آتا تھا اپنے من مین سوچیا بتا تھا سو چپ رہتا تھا کوئی کہتا تھا کہ راجہ بیمار ہے کوئی کہتا تھا کہ کوئی
سوگ گیا اور کوئی کہتا تھا کہ راجہ ہی نہین ہے پر راجہ کی اوستھا کسی کو معلوم نہ تھی اتنے مین اسکے سمین مین
راجہ بیر بکرماجیت بھی آگیا اور پوچھا کہ تمہارے من مین کیا دکھ ہے کچھ کہو مین نے سنتے ہیں کہ تمکیا کی تھی کہ یہ
تمہاری شکل مین کام ... سو میرا جی کیا آپ بھول گئے ... ہے
... راجہ بولا ... کیا اچھی بات کون ہو ... گیا
بکرم نے کہا کہ پرتھی ناتھ ایک دفعہ ... ان کی تمہارے آگے کہتے تب ... کیجیے گا راجہ
نے کہا ایک دیوی میرے پاس تھی وہ مین نہین جانتا کہ وہ کہان گئی لاکھ روپیے روز وہ مجھے دیتی
تھی وہ لاکھ روپیے مین ... دان کرتا تھا اور اب مجھے بڑا اکشت ہوا ہے میری نت کریا نہین ہوتی ہے
سو اسواسطے مین جان دونگا اور ایسا مین کسی کو نہین دیکھتا جس سے میرا نت نیم چلے اور جو دھرم نہ
رہے گا تو میرا جینا سنسار مین اکارت ہے یہ بات اسکی بکرم نے سنتے ہی وہ تھیلی ہاتھ مین دی اور کہا
مہاراج آپ اشنان دھیان کرنت دھرم کیجیے اور تھیلی سے جتنے روپیے چاہو گے خرچ کرو گے کم نہ
ہونگے راجہ یہ سنتے ہی خوش ہو کر اٹھ بیٹھا اور تھیلی ہاتھ سے لے اپنے پردھان کو بلا اسمین سے
روپیے نکال خرچ کر دیے اور کہا جتنے برہمن سدا دان پاتے ہین انکو اسی طرح دو دیوان موافق
حکم کے اپنے کام مین مشغول ہوا راجہ بیر بکرماجیت نے کہا سنو مہاراج مجھے آگیا دیجیے تو مین چلے

دیس کو جاؤن بہت دن گذرے ہین تب وہ راجہ بولا ہم تمہارے گن کہانتک بکھانینگے تمنے ہمین جی دان
دیا ہے پھر کہا کہ جو تم اپنے دیس کو پہونچو سندیسہ ہمین بھیج دینا کہ ہم کشل سے پہونچے اور ٹھیک اپنا
ٹھکانا ہمین بتا جاؤ جو ہمارا پتر تمہارے پاس پہونچے تب اُسنے کہا کہ مین راجہ بیرپکرماجیت ہون اُجینی نگری
کا راج کرتا ہون تمہارا نام اور جس سنکر درشن کے لیے آیا تھا سو تمھین دیکھا اور میرا چت پرسن ہوا
تم اچھی طرح راج کرو اور ہمین بداؤ تمہارا جس اور بل دھرم ہمنے دیکھا یہ سنتے ہی وہ راجہ اُسکے
پاؤن پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ بڑا اپراد ہوا اور مین نے تمہارا نام نجانا تمنے میری سیوا کی
سو تم اپنے جی مین کچھ نہ لانا اور جیسا دھرم مین نے آپکا سُنا ویسا ہی دیکھا اور دھن ہین تمہارے ماتا پتا
اور راجہ تمہارے دھرم اور ساہس پراکرم کو یہ کہہ راجہ کو تلک دے بدا کیا راجہ بیرون کو بلا کر سوار ہو
اپنے نگر مین آیا اتنی بات کیرت وتی پتلی کہکر راجہ کو سمجھانے لگی کہ سن راجہ بھوج بیرپکرماجیت کا سا
ایسی بہت پاکر دیتے کچھ بلنبہ نہ لایا اور اپنے جی مین نہ سمجھایا اور جیسا ساہس راجہ نے کیا ویسا تمنہ
کوئی نہین کرتا اور تو کس گنتی مین ہے یہ سن راجہ بھوج چپ ہو رہا پھر دوسرے دن کے پربھات مین
راجہ اُٹھ تیار ہو پاٹ بیٹھنے کو گیا اس مین ارادہ بیٹھنے کا کرتا تھا پر جھجک کر رہ جاتا تھا اُسنے مین

ترلوچنی تیرھوین پتلی بولی

سن راجہ بھوج ایک پُراتن کتھا مین سمجھے سناؤن اس سنگھاسن پر وہی چڑھے گا جو بکرم کے
سم پراکرم کرے گا تب راجہ نے کہا کہ سندری بکرم کا بل اور کتھا سُننے کو میرا بھی جی چاہتا ہے پتلی بولی
راجہ کان دے کے سن ایکدن راجہ بیرپکرماجیت شکار کھیلنے کو چلا اور ساتھ مین جتنے مصاحب راجپوت
بھی تھے وے بھی سج سجا کر تیار ہو آئے اور ایک ایک سواری مین ہزار ہزار کوس کے دھاوے کا
ترنگ تھا راجہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور وہ گویا چھلاوا تھا راج کنوار اپنے اپنے شکاری جانور
باز بہری جرّا شاہین کو بھی منگوا منگوا اپنے ہاتھون پر لے ساتھ ہوئے اور راجہ نے بھی ایک باز
اپنے ہاتھ پر بٹھا لیا اور میر شکارون کو حکم پہونچا کہ جس جس کے جو جو شکاری جانور تیار ہین وہ لیکر رکاب
مین حاضر ہون اسی طرح بن ٹھن کے ایک بن کی راہ لی اور وہان جاکر کسی نے باز اور کسی نے بہری
اور کسی نے کوہی اور کسی نے شاہین اُڑائے اور اپنے اپنے جانورون کے پیچھے گھوڑے
دوڑائے اور راجہ نے بھی جتنے میر شکار تھے انھین حکم کیا کہ اس جنگل مین سب شکار کر دین

تماشا دکھونگا اور جو شکار کر لاویگا انعام پاویگا اور جو شکار نہ کر لاویگا وہ نوکری سے دور رہیگا یہ بات سنتے ہی جتنے میر شکار تھے ان سبھون نے اس بن مین چارون طرف جانور چھوڑے اور ادھر سپاہیون کو بھی حکم کیا کہ تم بھی شکار کرو اسی طرح سب شکار کرتے تھے اور لالا گر راجہ کی خدمت مین رکھتے تھے وہ کھڑا ہوا تماشا دیکھتا تھا پھر اُسنے ایک ہرن پہاڑ سے اُترا پایا اور آپ بھی اُسکے پیچھے گیا جدھر جدھر وہ بھاگتا جاتا تھا راجہ بھی پیچھے پیچھا کیے جاتا تھا اسمین کہ ہرن نکل گیا دیکھا تو شام ہوگئی تب حسرت آئی اور پھر کر پیچھے دیکھا تو وہان کوئی آدمی نظر نہ آیا اور یہان تمام فوج شام ہونے سے پہلے راجہ کو ڈھونڈ ڈھونڈ شکار لیے سے آکر نگر مین داخل ہوئی اور راجہ وہان سونے جنگل مین بھٹکتا پھرتا تھا اور کہین راہ نہ پاتا تھا جب اندھیرا ہو گیا اور رات بہت گئی ایک ندی کے کنارے پر پہونچا اُتر کر اپنے ہاتھ سے زین پوش بچھا کر گھوڑے کو ایک جھنڈ سے باندھ بیٹھ رہا دیکھتا کیا ہے کہ وہ ندی بڑھتی آتی ہے یہ دیکھنے لگا غرض جون جون راجہ بیٹھتا تھا تون تون وہ بڑھتی آتی تھی پھر جو نگاہ کی تو یہ دیکھا کہ ندی کی دھار مین ایک مردہ بہا جاتا ہے اور اُسکے ساتھ ساتھ ایک بیتال اور ایک جوگی کھینچا کھینچی کیے ہوئے آتے ہین اور آپس مین یون جھگڑتے ہین کہ جوگی بیتال سے کہتا ہے کہ تو نے بہت مردے کھائے ہین اور یہ مین نے اپنے وقت پر پایا ہے تو چھوڑ دے مین اسے لیجا کر اپنا جوگ کماؤنگا یہ مردہ مین نے تجھسے پائی بیتال بولا بھائی مین پاتا نہین ہون جو تو مجھے پھسلاتا ہے کیونکر اپنا آدھار مین چھوڑون دونون اسی طرح آپس مین دونون جھگڑتے اور کہتے تھے کہ کوئی تیسرا شخص اُسوقت ایسا نہین کہ ہمارا نیاو کرے پھر جوگی کہنے لگا کہ بیتال تو میری بات سن کہ کل پر بھات کو ہم تم سبھا مین چلین وہان جو نیاو ہو وے اُسکو تو بھی قبول کر اور مین بھی اتنے مین ایک ورشٹ نظر راجہ کی طرف جا پڑی دیکھکر دونون ہنسے اور کہنے لگے کہ وہ کوئی شخص ندی کنارے پر نظر آتا ہے وہین چلو کہ وہ نیاو دیگا یہ کہکر مردہ لیے دونون کنارے پر آئے راجہ کو تمام قصہ سنا کر کہا کہ مہاراج تم دھرم آتما ہو دھرم وچار کر ہمارا نیاو کر دیجیے جوگی بولا مہاراج مین کہتا ہون سو آپ دھیان دیکر سنیے اس بیتال نے بہت مردے کھائے ہین اور یہ مردہ مین نے اپنی داؤ پر پایا ہے یہ ناحق مجھسے تکرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین تجھے نہ دونگا مین اس سے منت کرکے مانگتا ہون اور کہتا ہون کہ گویا یہ پہلا مین نے تجھسے پایا یہ نہین مانتا راجہ نے بیتال سے پوچھا کہ تو بھی اپنے من کی بات کہہ

یہ تصویر اُس وقت کی ہے کہ راجہ بیر بکرماجیت جنگل میں ندی کے کنارے بیٹھے ہیں اور جوگی و بیتال واسطے نیاو کے جھگڑتے آئے ہیں



وہ بولا مہاراج یہ جوگی بڑا مورکھ ہے جو اُسنے راہ میں مجھسے جھگڑا لگایا میں ہزار کوس سے اُس
مردے کو لے آیا ہون یہ مجھسے مانگتا ہے میں اُسے کیونکر دون کہ اس مردے کے لینے
میں نے بہت کشٹ کیا ہے یہ ناحق للچاتا ہے میں کیا کہون کہ جو میں نے اِسکے واسطے دکھ اُٹھایا
ہے اب ادھار کے وقت اُس دشٹ نے آن ستایا اسکا نیاو تیرے ہاتھ ہے کیونکہ تو دھرم آتما راجہ
ہے جو تو کہیگا سو سنکے پرمان ہے راجہ بولا تم دونون بڑے ہو پرساد ہمین دو کچھ ہم تم سے مانگتے
ہین تب تمھارا نیاو چکا دینگے یہ سُن جوگی نے ہنسکر جھولی سے ایک بٹوہ نکال راجہ کے ہاتھ دیکر
کہا کہ راجہ تو جتنا اور جب چاہیگا اُتنا یہ بٹوہ دیگا اِسمین سے کبھی کم نہ ہوگا پھر بیتال نے کہا
راجہ میں ایک موہنی تلک تجھے دیتا ہون گھسکر اسکا جب تو ٹیکا دیگا تب سب تجھسے دبینگے
تیرے سامنے کوئی نہ ہوگا یہ دونون نے پرساد راجہ کو دیا اُسنے کراوٹ کر لیا اور بولا کہ سُن
بیتال اس مردے کو چھوڑ دے اور میرے گھوڑے کو کھا یہ مُردہ جوگی کے حوالے
کر دے کیونکہ تو بھوکا نہ رہیگا اور اسکا کام بھی بند نہ ہوگا یہ سُنتے ہی بیتال اُس گھوڑے کو کھا گیا
اور جوگی مُردہ لے اپنا منتر سادھنے لگا راجہ نے بیر دن کو بلایا اور اپنے دیس کو چلا اسقدر

یہ تصویر اسوقت کی ہے کہ جوگی مردہ کو لیچلا اور بیتال گھوڑے کو کھانے کے واسطے لیچلا اور راجہ کو راہ مین بٹوہ دیا



مین ایک بھکاری سنگھ سے چلا آتا تھا اُسنے جینا کہ سا کے مندر راجہ چلا آتا ہے وہ رستے مین اُسنے سوال کیا کہ مہاراج آپکے نگر مین بہت دنون رہا لیکن میرا کچھ مدعا نہ ہوا اب مین کچھ تمسے مانگتا ہون میرے تئین دیجیے یہ سنتے ہی راجہ نے وہ بٹوہ اُسکے ہاتھ دیا اور اُسکا بھید بتایا وہ اسیس دیتا اپنے گھر کو گیا اور راجا اپنے مندر مین آیا اتنی بات کہکر چوتھی پتلی بولی کہ سُن راجہ بھوج ایسا داتی اور ستی ہو جو ہووے وہ اس سنگھاسن پر بیٹھے نہین تو پاتک ہو اُسکے دوسرے دن راجہ سویرے اٹھ اشنان دھیان کر دربار مین آن بیٹھا اور دیوان متصدیون کو بُلا کر کہا کہ آج میرا چت بہت پرشن ہے جلدی پلکہ سنگھاسن پر بیٹھونگا اتنی بات کہ وہان سے اٹھ سنگھاسن کے پاس آ اشنان کر دان کر برہمنون کو برت کر دین پھر آپ بیٹھنے کو منا سنگھاسن پر بیٹھنے کو پاون بڑھایا کہ اتنے مین

بلوچنی چودھوین پتلی بولی

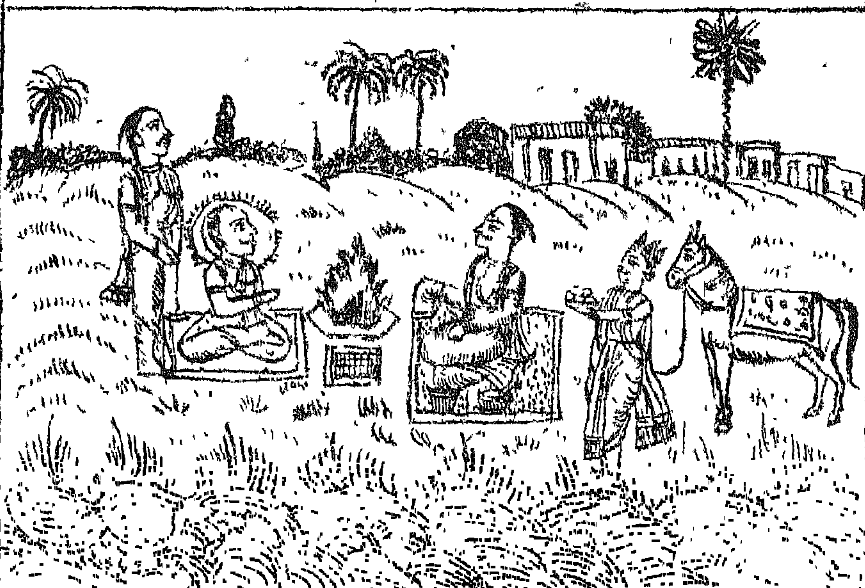
پہلے کتھا سن جو مین کہتی ہون پیچھے سنگھاسن پر بیٹھیو راجہ نے سنتے ہی پاؤن کھینچ لیا اور سنگھاسن کے پیچھے سنگھاسن کچھا بیٹھ گیا تب پتلی بولی کہ راجہ سن ایکدن راجہ بکرماجیت نے اپنے پردھان کو بلا کر کہا مین جگ کرونگا جسمین پُن ہو اور آگے کو نستارا ہووے دیوان نے سنتے ہی دیس ودیس کو نیوتے بھیجا جہانتک راجہ ہر جا تھے اُنھین بلایا کرناٹک گجرات کشمیر قنوج ملتان ان نگرون مین نیوتے بھیجے

یہ تصویر اس حکایت کی ہی کہ راجہ بھوج نے پھر قصد سنگھاسن پر چڑھنے کا کیا اور پتلی مانع ہوئی



برہمن سے انھین بلایا اور ساتون دیپ نیوتہ بھیجا وہان کے راجاؤن کو طلب کیا پھر ایک برہمن کو پاتال کے راجہ کے پاس نیوتہ بھیجکر اسے بلایا اور دوسرے برہمن کو سرگ کو روانہ کر دیوتاؤن کو نیوتہ بھیج بلایا اور ایک برہمن کو بلا کر کہا کہ تم سمندر کو جاکر ہماری ڈنڈوت کہو اور بینتی کرو کہ راجہ نے جگ ارنبھ کیا ہی اور آپ کو بینتی کر کر بلایا ہی وہ برہمن ترت وہان چلا اور کتنے ایک دنون مین ساگر کے تیر جا پہونچا اور وہان دیکھتا کیا ہی کہ نہ کوئی وہان منش ہی نہ کوئی پنچھی یا پشو جو کیول جل نظر آتا ہی یہ دیکھ برہمن اپنے جی مین چنتا کر کہنے لگا کہ راجہ کا سندیسہ مین کس سے کہون یہان تو کوئی جیو دکھائی نہین دیتا اور یہ تو جل ہی ایسا بچار اپنے من مین کر وہ پکارا کہ راجہ بیر بکرماجیت کا مین نیوتہ دینے آیا ہون اور تم جلدی پہونچنا اتنا کہ وہان سے جب وہ چلا تب راستے مین ایک بوڑھے برہمن کے روپ سمندر نظر آیا اور اسنے پوچھا کہ تمہین بیر بکرماجیت نے کسواسطے بلایا ہی تب اسنے کہا کہ راجہ کے یہان جگ ہی اور تمھین ضرور بلایا ہی تب سمندر بولا کہ مین چلونگا پر میرے چلنے سے جل جو یہان سے بڑھیگا تو کتنی نگر ڈوب جاوینگے میری طرف سے راجہ کو بینتی کر کہنا کہ میرے نہ آنے کا کچھ پچھتاوا نہ کرنا مین یہی سبب پہونچ نہین سکتا اور سمندر نے برہمن کو پانچ لعل دیے اور ایک گھوڑا راجہ کو سوغات بھیجا آپ وہین رہا اور برہمن رخصت ہوا راجہ کے پاس گیا دے پانچون رتن راجہ کو دیے اور گھوڑا سامنے کھڑا کیا اور سب وہان کا

پچھلی شب ہو کر راجہ کو سمندر نے پانچ لعل ایک گھوڑا بھیجا



[illegible]

پتلی نے راجہ بھوج کو سمجھایا سن راجہ ایسا پاتر تھا راجہ بیر بکرماجیت نے وہ سب برہمن کو دیا وے لعل اور گھوڑا کئی راج کی قیمت کے تھے ایسے دانی راجہ کے آسن پر بیٹھے جوگ تو نہیں پنڈت تو ہو یہ بات تجھے چھوتی نہیں وہ دن بھی گذر گیا دوسرے روز پھر سنگھاسن پر بیٹھنے کو تیار ہوا تب

الوپ وتی پندرھوین پتلی بولی

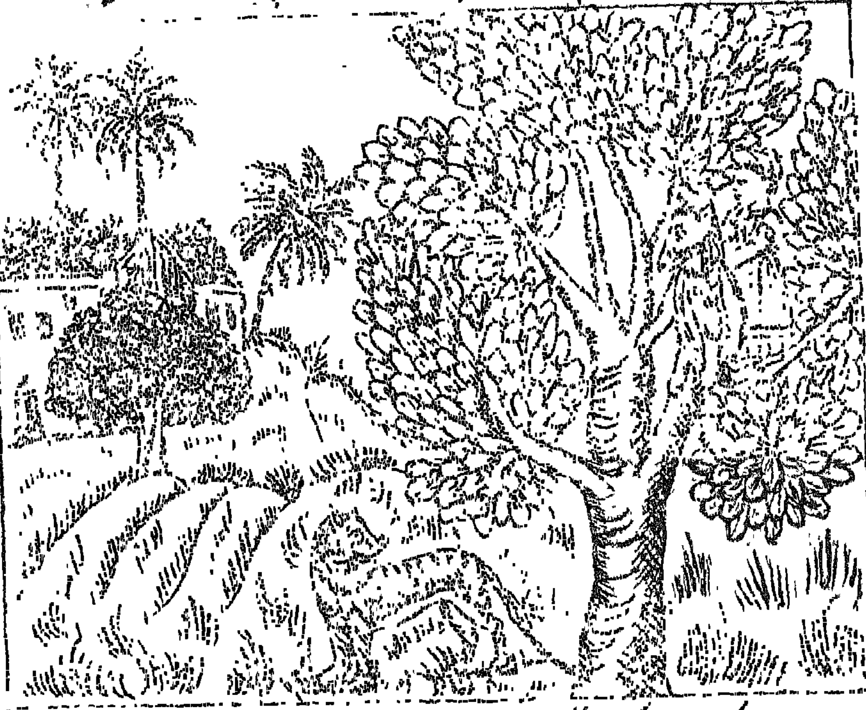
سن راجہ بیر بکرماجیت کے گن کہنے مین نہین آسکتے جو بات سکتے جگ جو بیسے تو کچھ الگ کہتے ہوے جی ڈرتا ہے راجہ بولا تو کہہ میرا جی سننے کو چاہتا ہے جیسی بات ہو ویسی کہہ اسمین مجھے دوش نہین تب پتلی بولی اچھا اب کہتی ہون تو کان دھر کر سن ایک دن راجہ بیر بکرماجیت سبھا مین بیٹھا تھا اور کہین سے پنڈت آیا اسنے آکر راجہ کے سنمکھ ایک اشلوک پڑھا سنکر راجہ من مین بہت پرسن ہوا اس اشلوک کا معنا یہ تھا کہ متر وہی ہے اور بسواس گھات جو کرے نرک بھوگ کرینگے جبتک چاند اور سورج ہے سنکر راجہ نے لاکھ روپیے اس برہمن کو دان دیے اور کہا کہ سکار [illegible]
[illegible]

بھی وہ راجہ اسنے آپ سے جدا نہ کرتا تھا جب سبھا مین بیٹھتا تو سامنے ہی چوکی پر لے بیٹھتا جب شکار کو
جاتا دو گھوڑے پر پیچھا بٹھا لیتا غرض جاگتا سوتا کھاتا پیتا ایک ہی ساتھ تھا یہ ایسا موہ کہ تھا
کہ کسی سے چھپا نہ تھا رانی کو درشٹ مین رکھتا تھا ایک دن آسکے پردھان نے دوسرا کہ ہاتھ جوڑ سر نوا
کہنے لگا کہ سوامی جو پیچھے جی دان دو تو مین ایک نویدن کہون راجہ نے آگیا دی تب بولا کہ مہاراج رانی
کے ساتھ آپ سوبھا نہین پاتے راجہ کل کی آن اوردھا و امین نہین رہتی دیس دیس کے راجہ
ہنستے ہین اور کہتے ہین کہ ایسی سندری راجہ کے من مین بسی ہو کہ پلک اوٹ بھی نہین کرتا ایک بات
میری مانیے کہ جو آپ کو یہ بہت پیاری ہو تو ایک چتر پٹ لکھوا لیجئے اور اپنے پاس رکھیے اسمین لوگ
نندا نہ کرینگے یہ بات پردھان کی راجہ کے من مین بھائی کہا اچھا چترکار کو بلاؤ منتری نے اسکو بلا بھیجا
وہ ترت آکر حاضر ہوا اور وہ مصور کیسا تھا کہ جوتش ودیا مین است نپن تھا اور چترکاری ودیا مین بھی پنڈت
تھا اس سے راجہ نے کہا کہ رانی مورت کا پٹ لکھدو جو مین نظر مین ہمیشہ رکھون یہ سنکر اس سار تہ
نے مستک جھکا کر کہا کہ مہاراج اچھا مین لکھتا ہون راجہ سے رخصت ہو اپنے گھر آیا لکھنا آرمبھ کیا کتنے
ایک دنون مین ایک چتر لکھکر تیار کیا سو ایسا کہ جانے ابھی اندر لوک سے اچھرا اتری ہو اور اس رانی کا
جیسا انگ جہان تھا ویسا ہی اسنے اپنی بدیا کے زور سے لکھا جب وہ تصویر سراپا سے تیار ہوئی لیکر راجہ
کے پاس گیا اور راجہ نے دیکھکر بہت پسند کیا انگ انگ اسنے نرکھ دیکھا ناک سے سکھ تک گویا
سانچے کی ڈھلی تھی راجہ کی درشٹ دیکھتے دیکھتے داہنی جانگ پر پڑی تو وہان ایک تل دیکھا
بہت سا اپنے جی مین گھبرایا اور کہنے لگا کہ اسنے رانی کے جانگ کا تل کیونکر دیکھا ہو نہ ہو تو اسکی
رانی سے ملاقات ہو اسطرح اپنے من مین بچار کر وہ بدکر دیوان سے کہا کہ اس چترکار کو فوراً بلاؤ
اسنے سنتے ہی اسے بلا بھیجا اسنے جانا کہ راجہ خوش ہوا ہے انعام دیگا جب وہ آنکر حاضر ہوا
تب بدکر کو بلا راجہ نے حکم کیا کہ اسکی گردن مار کے آنکھین نکال میرے پاس لے آ جب وہ
اسے مارنے چلا دیوان بھی بدا ہو اپنے پیچھے ہو لیا باہر نکلکر جلاد سے کہا کہ تو اسے مجھے دے اور
ہرن کی آنکھین نکالکر راجہ کے پاس لیجا جلاد نے پردھان کا کہنا کیا اور دیوان راجہ کی طرف
سے بہت بے اعتبار ہوا کہ ایسا موکھ ہمنے نہ دیکھا ہو نہ سنا ہو کہ گنونت پرش کا یون جی مارے
کدا چت گنوان پرش سے کچھ تقصیر ہو جاوے تو اسے دیس سے نکال دیتے ہین یہ چلن راجاؤن کا

جیسے ہی یہ کوئی راجاؤن کی بات پر نہ بھولے منہ مین اتنے نکلے امرت رہتا ہی اور پیٹ مین بس بھرے رہتے ہین
کہتے مین کچھ اور کرتے ہین کچھ اسطرح دیوان نے اپنے جی مین بچار کر ڈرتے ڈرتے اسے چھپا رکھا
اور جلاد ہرن کی آنکھین نکال راجہ کے پاس لیگیا کہ مہاراج اسکو مار کر آنکھین نکال آپ کے پاس
لایا ہون راجہ نے کہا ان آنکھون کو شہر اس مین لیجا کر ڈالدو اسطرح جس وہ ساعت تو یون ٹل گئی
کتنے دنون کے بعد اس راجہ کا بیٹا ایک دن اکیلا شکار کو گیا جاتے جاتے ایک مہابن مین جا نکلا ایک
شیر وہان نظر آیا بالک کو دیکھ وہ بہت ڈرا گھوڑا اوہین چھوڑا ایک برکش پر چڑھ گیا اسکے اوپر دیکھا تو
ایک ریچھ بیٹھا ہی ریچھ کو دیکھتے ہی اسکے ہاتھ پاؤن پھول گئے اور کانپنے لگا چاہا کہ بیتاب ہو گرے تب مین
وہ ریچھ بولا کہ اے کنور تو اپنے من مین مت ڈر مین تجھے کھانے کا نہین کیونکہ تو میرے سرن آیا ہی
مین نے تجھے جیدان دیا اب تو نس شندیہ ہو کر آنند سے یہان بیٹھ یہ بات ریچھ سے سن اسکے جی مین جی
آیا اتنے مین دن بیت گیا اور رات ہوئی تب وہ ریچھ بولا راج پوتر اب رات ہوئی یہ ناہر شتر و ہم دونون
کا بیٹھا ہی اسوقت سونا جی کا نقصان ہی بہتر یہ ہی کہ دو دو پہر رات کو ہمین جاگین آدھی رات تو جاگ
اور آدھی رات مین جاگون راج پوتر نے کہا بہت اچھا ریچھ سے کہا پہلے دو پہر رات کو تو سو رہے
مین اب جاگتا ہون اور جو دشمن آیا تو تجھے جگا دونگا پیچھے مین سو رہونگا آپہین دونون نے اقرار کیا راج پوتر
سو رہا اور ریچھ بیٹھا اور چوکی دینے لگا اتنے مین شیر نے ریچھ سے کہا کہ تو میری بات سن اور اگیانی
مت ہو یہ منش ہمارا بھکشن ہی اور تو کیون بکہ کا بیچ ہوتا ہی اسے نیچے ڈالدے ہم دونون اسے کھا لینگے
یہ آدمی ہی اور ہم تم دونون بن باسی ہین ہاتھ کا اٹک بچار کرکے ایتہ نہین آتا جب یہ جاگ اٹھیگا اور
تو سو جائیگا تو وہ تیرا سر کاٹ کر پھینک دیگا اب بھی بہتر ہی کہ میرا کہنا کر پھر اوسر نہ پاویگا آخر کو پچھتاویگا
ریچھ نے جواب دیا کہ سن اگیان بالک اپنے اوپر آیا اور دینا اچت نہین جتنا پاپ راجہ کے
مارنے کا ہوتا ہی اور برکش کے کاٹنے کا اور گرو سے جھوٹھ بولنے کا اور بن جلانے کا اور
بسواس گھات کرنے سے اتنا ہی ہوتا ہی سرناگت کے مارنے سے ان سب کا مہاپاپ ہی اور
یہ پاپ کسی سے چھوٹتا نہین اسنے میری سرن لی ہی کیا ہوا جو ایک جی مین نے نکالا تب باگھ
خفا ہو کر بولا کہ تو نے میرا کہنا نہ مانا تو دانا مین بھی تجھے اسکا بدلا دونگا اتنے مین ریچھ کی باری پہنچی
اور راج کنوار جاگا ریچھ سو رہا وہ چوکی دینے لگا اس سے بھی یہی بات باگھ نے کہی کہ بھائی

جو مین کہون سو تو سُن جو لکڑی تو اُس سے بہت بہتا ہو سو کر جب صبح کو اُٹھیگا الکسا کر تجھے کھا جائیگا یہ مجھسے
کہ چکا ہی کہ سو کر اُٹھون تو اُسے کھاؤنگا اس سے بھلا ہی کہ تو پہلے ہی اِس ریچھ کو گرا دے جو مین
اُسے کھا جاؤن اور اپنی راہ لون اور تو بھی سلامت جا اُسکے بیوقوف بیٹے سے یہ باتون مین آگیا اور
اُس بیٹے کو بلا ایسا ہلایا کہ جس سے وہ ریچھ نیچے گر پڑے اسمین اُسکی آنکھ کھل گئی اور ٹہنے سے
لپٹ کر رہ گیا اُس سے کہا کہ چھٹ اسے پاپی جو تو نے مجھسے یہ سلوک کیا تیری جان گئی تھی اور تو موت
مین میرے مارنے کو تیار ہوا اور اب مین تجھے مار کر کھا جاؤن تو تو کیا کر سکتا ہو یہ بات سن کر پچھ

یہ تصویر اُس مقام کی ہی کہ راجپوت نے درخت سے ریچھ کے گرانے کا قصد کیا



کی سنتے ہی اُسکی جان خشک ہو گئی اپنے دل مین جانا کہ اب مجھے مقرر کھا جائیگا اسمین سویرا
ہو گیا بالکہ اُٹھکر وہان سے چلا گیا ریچھ نے اُسکے کانون مین موت دیا اور کہا تجھے جی سے تو کیا
[illegible] کیونکہ یہان اب کوئی تیرا بچانے والا نہین ہی اس سے اسمرت جا کر تجھے چھوڑ دیتا ہون
[illegible] ہو گیا اور [illegible] پھر ادھر وہان سے بہت گھبرا یا کل ہو نگر مین آیا راجہ اُسکی دیکھ
[illegible]

یہ کیا ایکت کیا کوئی کہنے لگی کہ اسے کسی نے چھلا ہے جس سے اسکا یہ حال ہو گیا ہے راجہ نے سوچ کر
دیوان سے کہا کہ جتنے گنی لوگ ہیں جنتر منتر جاننے والے نگر میں ان سب کو بلوا کر کنور کو دکھلاؤ پردھان
نے آدمیوں کو بھیج سب سیانوں کو بلوایا اور انسے کہا کہ جسمیں اسے آرام ہو سو کیا چاہیے وے
اپنے منتر جنتر کرنے لگے جسقدر کہ انھوں نے اسکا اوتار کیا کچھ فائدہ نہ ہوا ناچار ان سبھوں نے
جواب دیا کہ ہماری بدیا یہاں کچھ کام نہیں کرتی جب منتری نے یہ دیکھا کہ انھوں کے گن سے کچھ آرام
نہ ہوا راجہ سے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی کہ مہاراج میرے بیٹی کی ستو جیوتی سو بڑی گن ونتی ہے اب اگیا کیجیے تو
میں اسکو لے آؤں اور وہ کنور کو دیکھے بھگوان چاہے تو آرام ہو جاویگا اسکے سوائے اور کوئی
جتن نہیں راجہ نے کہا تیرے بیٹی کی استری کیا جانے پھر دیوان نے کہا مہاراج وہ ایک جوگی
کی چیلی ہے جوگی نے منتر جنتر سب بدیا اسے سکھا دی ہے راجہ نے اگیا دی کہ لاؤ دیوان سوار ہو اپنے
گھر کو گیا وہاں چتر کار کو بلا سب اوستھا کہی اور کہا کہ میں اسطرح سے راجہ کو بچن دے آیا ہوں تو
استری کا بھیش بنا کر میرے ساتھ چل اسنے قبول کیا اور استری بھیش بنا ساتھ ہو لیا دونوں سوار
ہو کر راجہ کے پاس آئے لوگ پردہ کر کے اسے محل میں لیگئے درمیان میں ایک قنات کھینچ لی اور
اسطرف قنات کے اسے بٹھایا راجہ اور لڑکا اور دیوان تینوں قنات کے باہر بیٹھے اور اسنے
قنات کے اندر سے کہا کہ کنور کو اشنان کروا کپڑے بدلوا چوکا دلوا ایک پیڑا بچھوا بٹھاؤ اور کنور سے
کہا تو ساودھان (ہشیار) ہو کر بیٹھ اور میں منتر کہوں اور تو کان دیکر سن ببھیکھن بڑا سو بیر تھا اور دعا کرکے
سری رام چندر جیو سے جا ملا اسنے راون کا سب راج خراب کیا اپنے کل کا ناس کیا اس گن سے
ایک برس تک اسنے سر اٹھایا اور اپنے کیے کا پھل پایا کہ سب کل گنوایا اور جتنا مہرے تھے مہادیو
کی تپسیا کر پایا اور انھیں سے بسواس گھات کیا کہ پاربتی کے لینے کی اچھا کی اسکا بھی پھل
اسنے ترت پایا کہ چھن بھر میں بھسم ہو گیا اے کنور تو منتر دھر ہی اور بسواس گھاتی کیوں ہوا کہ سوتے ہوئے
ریچھ کو تو نے کیوں ڈھکیلا اسنے تو تیرا اپکار کیا تھا تو نے اسکا بڑا بچار ایا اسمیں تیرا دوش کچھ نہیں یہ
تیرے پتا کا دوش ہے اسواسطے جیسا کرینگے ویسا ہی پھل ہوگا جسنے اپنے پتا کے دکھ
سے دکھ پایا اتنی بات سنتے ہی کنور بھیت ہو بول اٹھا تب راجہ بولا اے سندری تو سچ کہ تو نے
وہ بن کا جانور کیونکر پہچانا یہ سنکر اسنے جواب دیا کہ راجہ ہمنا ایک دیب اوستھا تیرے سامنے

پرگھٹ کرتی ہوں سن جب میں اپنے گرو کے پاس جاتی تھی تب گرو کی ات (بہت ۱۲) سیوا کرتی تھی گرو نے پرشن
ہو (ظاہر ہوا ۱۲) ایک منتر مجھے بتا دیا وہ منتر میں نے سادھا تب سرستی میرے من بسی ہے اور جیسے میں نے
رانی کی جانگھ کا تل پہچانا ویسے ہی بن کے ریچھ کو بھی جانا یہ سنتے ہی راجہ نے پرشن ہو پردہ درمیان سے
دور کر دیا اور کہا کہ تو سچ سارد پتر ہے تیرے گنوں کو اب میں نے جانا یہ کہہ راجہ نے آدھا راج اسے
دیا اور اپنا منتری (دیوان کا ۱۲) کیا اتنی بات کہہ وہ برہمن بولا کہ راجہ بیر بکرماجیت اس اشلوک کا یہ ارتھ (مطلب) ہے یہ کتھا
اس برہمن سے سنکر راجہ بیر بکرماجیت نے ہزار ٹکا اون برت کر دیئے یہ باتیں کرکے پتلی بولی کہ سن
راجہ بھوج تجھ میں اتنا گن کہاں اور اس جگ میں بکرم سمان راجہ ہونا مشکل ہے میں نے تم سے سچ
بات کہی اور تو اس سنگھاسن کے جوگ نہیں اس دن کی بھی ساعت یوں ہی جاتی رہی راجہ
محل میں داخل ہوا دوسرے دن صبح اٹھا اشنان پوجا کر دھیان لگا سنگھاسن کے پاس آ کھڑا رہا
اور پردھان کو بلا کر کہا میرا جی چاہتا ہے کہ آج سنگھاسن پر بیٹھوں بہتر ہے کہ دو گھڑیا اچھا مہورت
اس وقت ہے تجھے دیکھ وہ دیوان نے کہا کہ مہاراج آپ تو بیٹھیے گا پر یہ پتلیاں آپ آپ کو روکینگی
راجہ ٹھٹک رہا

سندروتی سولھویں (۱۶) پتلی بولی

سن راجہ میں تجھسے بچار کتھا کا احوال کہتی ہوں کہ اجین نگری میں چھتیس قوم اور چار ذات بستے
ہیں ایک وہاں کا نگر سیٹھ کہ اسکے گھر اتی دھن تھا اور بڑا پرتاپی تھا نگر کے لوگوں کو بیوپار کرنے کے
لیے بہت مایا دیتا لیتا تھا جو کوئی اسکے (بہت ۱۲) پاس اپنا سوارتھ بچار کر جاتا تھا وہ خالی پھر کر نہیں آتا تھا
اسکا ایک بیٹا رتن سین نام بہت سندر (خوبصورت ۱۲) تھا اور سرانی جب یاوان ماتا پتا کی آگیا میں نس دن رہتا اس
سیٹھ کے من میں آئی کہ کہیں اچھی کنیاں ٹھہرا اسکا بیاہ کر دیں برہمنوں کو بلا دیس دیس کو بھیجا
اور کہہ دیا کہ جہاں کہیں اچھی لڑکی ٹھہرے وہاں کا ٹیکا لیکر تم آؤ گے تو تمھیں بہت کچھ دونگا اور
چھ چھ مہینے خرچ کو دے بدا کیا برہمن دیس دیس ڈھونڈھنے لگے انمیں سے ایک برہمن نے
سماچار پایا کہ سمندر پار ایک سیٹھ ہے اور اسکی بیٹی بہت خوبصورت ہے اسے بھی بر کی تلاش ہے یہ
سنکر ایک جہاز پر بیٹھ سمندر پار گیا وہاں جاکر سیٹھ کا ٹھکانا پوچھ کر اسکے دوارے پر ٹھہرا اور خبر کی

کہ اجین نگری سے ایک برہمن وہان کے سیٹھ کا آیا ہی یہ خبر سن اُس سیٹھ نے اُسے بلایا اور ڈنڈوت کر
آسن دے بٹھایا برہمن اسیس دیکر بیٹھا سیٹھ نے پوچھا کس کارج کے لیے آئے ہو سو کہو برہمن نے
کہا ہمارے سیٹھ نے بھیجا ہی لڑکے کی شادی کے لیے اور کہا ہی کہ جہان کہین کنیان اچھے کلین کی ملے ٹیکا
ٹیکا لیکر ہمارے پاس پہونچو سیٹھ یہ سنکر بولا میری بھی یہی اچھا تھی کہ تیری کا بواہ مین کہان کرونگا
پربھگوان نے گھر بیٹھے سنجوگ بنا دیا پھر تھوڑے دن تم یہان آرام کرو مین اپنا بروہت تمھارے
ساتھ کرونگا وہ لڑکے کو دیکھ ٹیکا کر دیگا اور تم بھی اس لڑکی کو دیکھ لو اور وہان جاکر اُس سیٹھ سے
کہو کہ اپنی آنکھون دیکھ آئے ہین وہ کتنے دنون وہان رہا اور اُس کنیان کو اپنی آنکھون دیکھ لیا اور
سیٹھ کے برہمن کو ساتھ لے اُجین نگری پھر چلا اُس سیٹھ نے اپنے بروہت سے کہہ دیا کہ ٹیکا
دے بواہ کی تیاری جلدی کرانا چنانچہ یہ دونون وہان سے جہاز پر چڑھ کتنے دنون مین اُجین نگری
مین آپہونچے برہمن نے سیٹھ کو خبر دی کہ مین کنیان ٹھہرا آیا ہون اور اُس سیٹھ کا بروہت ساتھ
لایا ہون سیٹھ نے دوسرے روز اُس برہمن کو بلایا اور لڑکے کو اپنے پاس بٹھا دکھایا برہمن نے
اُسے دیکھ تلک دیا اور ہاتھ جوڑ اپنے سیٹھ کی طرف سے بنتی کر کہا آپ جلدی سے برات لیکر
آئیے ہم جاکر وہان تیاری کرتے ہین پھر سیٹھ سے وہ برہمن رخصت ہوکر اپنے ملک کو گیا وہان جاکر
سیٹھ سے یہان کا سب سماچار کہا سیٹھ سنکر بواہ کا سامان کرنے لگا اور ادھر سیٹھ شادی کی
تیاری کرنے مین مصروف ہوا نقارخانے مین نوبت بجنے لگی گھر مین منگلاچار ہونے لگے طرح طرح
کی تیاریان کین جتنے کنبے کے لوگ تھے انکو نئے نئے جوڑے پہنا اپنے ساتھ لیجانے کو مقرر
کیے ناچ راگ رنگ خوشی سے ہونے لگے اسطرح تمام شہر کی ضیافت کرتے کرتے برات کی
تیاری کرتے بواہ کا دن نزدیک پہونچا اور جوکہ جانا دور کا تھا فکر کرنے لگا کہ عرصہ تھوڑا رہا ہی سمندر پار
ہم اتنے دنون مین کیونکر جا سکین گے یہ سنکر سب اُسکے بھائی بند اندیشہ کرنے لگے اور خوشی تمام
شادی کی بھول گئے اسمین ایک شخص نے آکر اُس سیٹھ سے کہا کہ اس بر کنیان کی بیاربدھ ہوگی
تو اس لگن مین بواہ ہوگا اور مین ایک جتن بتاتا ہون تم اُسکی فکر کرو بھگوان چاہے تو نبھ جائے تب
اُسنے ہاتھ جوڑکر کہا کہ بھائی یا تو بھگوان کے ہاتھ ہماری لجا ہی یا تیرے ہاتھ جسمین ہمارا کام بنے سو تو کہہ
تب کہنے لگا کہ کئی ستھینے ہوئے ہین ایک بڑھئی اُڑن کھٹولا بنا کر راجہ کے پاس لایا تھا اور وہ کتنا تھا

تم اس کھٹولے کا یہ سبھاؤ ہے کہ اسپر بیٹھکر جہان تمھاری اچھا ہو وہان جاؤ یہ پہونچا دیگا راجہ نے سنکر
اسکو دو لاکھ روپیے دیے اور کھٹولا لیا وہ اب راجہ کے گھر مین ہے تم جاؤ راجہ سے مانگو جو تمھین
راجہ دے تو تمھارا سب کام سدھ ہو یہ سنتے ہی وہ خوشی ہو کر راج دوار پر گیا اور دوار پال سے
کہا کہ میری خبر مہاراج سے کر دو دربانون نے دیوان سے جا کر عرض کی کہ نگر سیٹھ دوارے پر حاضر
ہے آپ کی اگیا ہو تو راجہ کے درشن کو آوے دیوان نے کہا کہ بلا لو دربان آ کر اسے لیگئے اسنے جا کر
دیوان کو ڈنڈوت کی اور بنتی کرنے لگا کہ مہاراج کے درشن کو مین آیا ہون اور اپنا بڑا ضرور کام لایا ہون
یہ سنکر منتری نے کہا کہ راجہ محل مین ہے سیٹھ یہ سنکر بہت اداس ہوا اور کہا کہ میرا بڑا کارج تھا
کہ لڑکے کی شادی ہے اور جانا سمندر پار اور شادی کے چار دن باقی رہ گئے ہین اسمین جو نہ پہنچ سکون
تو میرے کل کی ہنسی ہوگی سیٹھ سے یہ بات سنکر دیوان نے راجہ سے جا کر یہ حقیقت ظاہر کی راجہ
نے اگیا دی کہ وہ اڑن کھٹولا اسے لیجا کر دو اور جو کچھ وہ کہے سب اسکی تیاری کر دو جو کسی طرح اسکے
کام مین بگھن نہ ہونے پاوے پردھان نے کھٹولا منگوا سیٹھ کو دیا اور کہا کہ جو کچھ سامان تجھے درکار ہو
سو کہہ مہاراج کا یہ حکم ہے تب سیٹھ نے کہا کہ مہاراج کی دیا سے سب کچھ ہے میری یہی ضرورت تھی اور

سیٹھ کا واسطے طلب اڑن کھٹولے کے راجہ کے پاس آنا اور اسکو لا کر خود مع لڑکے کے سوار ہو کر سمندر پار جانا



آپ کی کرپا سے سب کام سدھ ہوگا مہاجن کھٹولا لے اپنے گھر کو آیا برہمن کو بلا کر ساتھ لیا لڑکا اور آپ بیٹھ
بیٹھ سمندر پار چلا تھوڑے عرصہ مین وہان جا پہونچا اور وہان جا کر دیکھے تو سارے نگر مین منگلاچار
ہو رہا ہے اور سب راہ دیکھ رہے ہین جب لوگون نے دیکھا تو ہاتھون ہاتھ لیگئے اور جا کر حویلی مین اتارا
اور انہنے سیٹھ کو خبر دی کہ تمھارا سمدھی برات سے آن پہونچا ہے وہ سیٹھ بھی وہان سے آسکی ملاقات کو

آپ آیا اور دیکھا کہ اُن دونون کے پہنچنے میں بہت پچھتایا اور پوچھا کہ کیا سبب ہی جو تم اس طرح سے آئے ہو تب اُسنے جو ہوا اور جو سہا تھا اپنی سنانی سنتے ہی اُس سیٹھ نے اپنے گماشتے سے کہا کہ کل بیاہ ہی اور آج تم سب برات کی تیاری جلدی کرو کہ جسمین شہر کے لوگ نہ ہنسین اُسنے سب تیاری بات کہتے کرو دی دوسرے دن برات لیکر سیٹھ شادی کرنے گیا اور بیٹے کا بیاہ کیا اُس سیٹھ نے ہاتھی گھوڑے جوڑے پالکی ہیرا جواہر زیور بہت سا کچھ دان جہیز دیا وہان سے سب لیکر جہاز مین رکھوا کر آپ سوار ہوا اپنے شہر مین آیا اور پھر نئے سر سے شادی رچائی برہمنون کو بہت کچھ دان دیا اور کچھ جواہر اور پوشاک اور تحفے تحائف تھالون مین رکھ اور چار گھوڑے خاصے لیکر راجہ کی نذر کو چلا اور وہ کھٹولا جو لیکیا تھا وہ بھی نذر دینے کے واسطے لیگیا جب دروازے پر پہونچا دربانون سے کہا کہ مہاراج کو میری خبر دو راجہ نے سنتے ہی بلایا اور جو کچھ وہ لیگیا تھا سب راجہ کی بھینٹ کیا اور کہا کہ مہاراج آپکے پرتاپ سے سب کام اچھا ہوا اب اس داس کی بھینٹ آپ قبول کرتی ہو راجہ سن ہنسکر بولا کہ میرا یہ دستور ہی کہ مین دی ہوئی چیز کو پھر نہین لیتا یہ کھٹولا مین نے تجکو دیا اور جو کچھ تو تحفہ لایا ہی سب تیرا اور لاکھ روپیے اپنے خزانے سے اور تیرے بیٹے کو دیا اسواسطے کہ اسکی شادی ہوئی ہی غرض یہ سب کچھ عنایت کرکے پان دیکے اُسے رخصت کیا یہ سُن جو اپنے گھر کو آیا اتنی بات کہہ وہ پتلی بولی کہ سن راجہ بھوج راجہ بکرماجیت کی برابری اندر بھی نہین کر سکتا تھا تو کس گنتی مین ہی جو تو نے اُسکا سنگھاسن چڑھنا چاہا اس سے تو باز آ ان باتون مین وہ بھی دن گذر گیا راجہ محل مین داخل ہوا رات بھی اُس طرح گذری پھر جب صبح ہوئی راجہ سنگھاسن پر بیٹھنے کا ارادہ کرکے وہان آیا کہ

سیتھوئی سترھوین پتلی بولی

سن راجہ بھوج ایک دن راجہ بکرماجیت سبھا مین اندر سمان بیٹھا تھا اور گندھرب مدھر مدھر سُر سے گا رہے تھے پاترین ناچ رہی تھین اور وید پڑھتے بھاٹ کھڑے ہوئے جس پڑھ کر رہے تھے کسی طرف برہمن وید پاٹھ کر رہے تھے کسی طرف پنڈت آپس مین چرچا کر رہے تھے اور کسی طرف چیلے کتے سیاہ گوش ہرن بندھے ہوئے شکار لیے ہوئے کھڑے تھے اور جتنی تیاری راجاؤن کو چاہیے سب تھین سبھا مین ایک سے ایک پنڈت چتر اور بیٹھا تھا آپ راجا اندر کی طرح بیٹھا تھا

اور سب ساماں اندر کے اکھاڑے کا سا تھا انہیں راجہ نے جیت میں سبھا پنڈتوں سے کہا کہ تم ایک بات
میری سنو کہ سرگ میں راجہ جو ہے سو سرت لوک کا سب مرم جانتا ہے کہو کہ پاتال کا راجہ کون ہے اور کس جگہ
وہ رہتا ہے تب انہیں سے ایک پنڈت بولا کہ مہاراج پاتال کا راجہ سیس ناگ ہے جسکے ہزار پھن ہیں
اور پدمنی رانی اسکے یہاں ہے اور کبھی سوگ سنتاپ اسے نہیں بیاپتا انند سے اچل راج وہ انکا
کرتا ہے اور جیسا وہ راجہ سکھی ہے ویسا سنسار میں کوئی نہیں یہ سنکر راجہ کو اسکے ملنے کی اچھا ہوئی بیتالوں کو
بلا کر کہا کہ مجھکو پاتال میں لے چلو میں سیس ناگ کے درشن کو جاؤنگا بیتال اٹھا کر پاتال کو لیگئے اور سیس ناگ کا
دور سے مندر دکھا دیا راجہ نے دور سے دیکھ کر بیتالوں کو بدا کیا اور آپ مندر کو چلا جب جا کر اسکے
پاس پہونچا دیکھا کہ وہ کنچن کا مندر رتن جڑے ہوئے جگمگا رہے ہیں اور ایسی اسکی جوت ہے کہ جسمیں

راجہ کا واسطے ملاقات سیس ناگ کے پاتال میں جانا



روشنی کے سوا رات دن کچھ معلوم نہیں ہوتا دوار دوار پر پھول کے پھولوں کی بندھنوار بندھی ہوئی
ہیں اور گھر گھر آنند ہو رہے ہیں راجہ کچھ ڈرتا ڈرتا کچھ خوشی خوشی دوار پر کھڑا ہوا اور دربانوں کو
سے ڈنڈوت کر کہا کہ مہاراج کو ہمارا سماچار پہونچاؤ اور کہو کہ مرت لوک سے ایک راجہ آپ کے درشن کو
آیا ہے دربان راجہ کی خبر دینے گیا اور یہ دوار پر کھڑا کہتا تھا کہ دھن بھاگ ہیں میرے کہ میں یہاں تک
آپہونچا ہوں اور چاروں طرف سے رام کرشن رام کرشن کی آواز آتی تھی اور راجہ کے مندر سے جو ہونے کی
دھن کان پڑتی تھی جب دربان راجہ کے سنکھ چاپ نام کر ہاتھ جوڑ کھڑا ہوا راجہ نے اسکی طرف درشٹ
کی اسنے کہا مہاراج ایک شخص دوار پر کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ مرت لوک سے آیا ہوں دوار کو

ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہے اور جسکو دیکھتا ہے اسکو بھی آپ کے درشن کی ابلاکھا ہے جس سے نہایت بے چین
ہے یہ بات سنتے ہی سیس ناگ اٹھکر دوار سے پر آیا راجہ نے دیکھتے ہی اشٹانگ پرنام کیا اسنے
ہنسکر اسیس دی اور پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہے اور کونسا دیس ہے راجہ نے ہاتھ جوڑکر کہا سوامی بکرم
بھوپال میرا نام ہے اور مرت لوک کا راجہ ہوں آپ کے چرن درشن کی مجھے اچھا تھی سو میرے من کی
اچھا پوری ہوئی آج مجھے کروڑ جگ کا پھل ہوا اور کروڑوں دان کیے کا پن اور دھن بھاگ ہیں میرے
جو آپ کے چرن کنول کے درشن ہوئے بلکہ چوسٹھ تیرتھ نہانے کا مجھے پھل ہوا بکرم کا نام سنتے ہی
سیس ناگ نے ملاقات کی اور ہاتھ پکڑا اپنے مکان میں لیگیا اچھی جگہ بٹھایا کھیم کشل پوچھی راجہ نے
کہا مہاراج کے درشن سے سب آنند ہیں پھر کہا تم کس کارن یہاں آئے ہو اور اسنے ہو سنتے ہیں
تمنے بہت کشٹ پایا بکرم بولا کہ جہان ناتھ میں نے جو کشٹ پایا سو سب تمہارے درشن ہی سے پھرا
پھر راجہ کے بیٹھنے کے لیے ایک اچھا استھان دیا اور بہت سے لوگ ٹہل کرنے کو دیے اور ان لوگوں
سے کہدیا کہ میری طرح راجہ کی سیوا جانتا پانچ سات دن راجہ بکرم وہاں رہا
بعد اسکے ایک دن ہاتھ جوڑکر کہا پرتھی ناتھ مجھے بدا کیجے تو میں اپنے نگر میں جاؤں
اور وہاں بیٹھکر آپ کا گن گاؤں تب سیس ناگ نے ہنسکر کہا اب راجہ تمہیں گھر جانے
کی اچھا ہوئی ہے کچھ پرشاد ہم تمہیں دیتے ہیں تم لیتے جاؤ یہ کہکر چار لعل منگوا راجہ کو دیئے اور ان لعلوں کا
گن کہنے لگا ایک رتن کا یہ سبھاو ہے کہ جتنا گہنا چاہو گے تمہیں دیگا اور دوسرے ہوئے چھین بھر میں
کریگا اور دوسرے لعل کا یہ سبھاو ہے کہ ہاتھی گھوڑے پالکیاں جتنے تم منگاؤ گے اسی سے
پاؤگے اور تیسرے لعل کا یہ گن ہے کہ جتنی پچھی چاہوگے اتنی ہی یہ دیگا اور چوتھے رتن کا یہ سبھاو ہے
کہ دھرم اور ست کرم کرنے کی جتنی اچھا رکھوگے اتنی ہی یہ پوری کریگا اسی طرح چاروں لعلوں کا
گن راجہ سے سمجھا کر کہا اور بدا کیا راجہ ہاتھ جوڑکر کھڑا ہو کہنے لگا مہاراج آپ کے گن کی استت میں کیا
دے سکتا ہوں آپ مجھے داس سمجھکر یاد رکھیے گا یہ کہکر راجہ وہاں سے رخصت ہوا اور بیتالوں کو بلا سوار
ہو اپنے نگر کو آیا جب ایک کوس نگر رہگیا بیتالوں کو چھوڑ آپ راجہ پاؤں پاؤں شہر کو چلا دیکھتا کیا ہے
کہ ایک دربل بھوکا برہمن چلا آتا ہے جب وہ پاس آیا اسنے کہا کہ میں بھوکا ہوں کچھ مجھے بھکشا دو جو
میں جا کر اپنے کٹم کو پالوں یہ سنتے ہی چنتا کر اپنے من میں کہنے لگا کہ اس برہمن کو اسمیں سے ایک

مکان مین آیا سنگھاسن کے پاس کھڑا ہو چاہا کہ پانون اُٹھا کر دھرے اُسین

تارا ۱۹ اُنیسوین پتلی

کھلکھلا کر ہنسی اور کہنے لگی کہ اے راجہ اگیانی باولے پہلے میری بات سن پیچھے اور بچار کر جو تو اِس
سنگھاسن پر چرن رکھیگا تو بڑا اَدھرمی ہوگا مجھے بک دیا تھا راجہ بیر بکرماجیت نے تو اپنے جی مین کیا بچار کر
جو ارادہ کرکے آیا ہی میرا ہے جو کنول ہوا دستہ مٹھ کے بیر بکرماجیت تھا تو گور کا کٹڑا مجھے پانون کسطرح رکھیگا اُسنے
بولا سن بالا تو نے مجھے گور کا جی کیونکر جانا پتلی بولی سُن راجہ بھوج ایک دن کی کتھا ایک برہمن سامدرک نام
سامدرک پڑھا ہوا تھا بن مین چلا جاتا تھا اُسکے برابر دنیا مین کوئی اور پنڈت نہ تھا انیک انیک بھید بھی
جانتا تھا اُسنے دریافت کیا کہ اِس رستے کوئی آدمی گیا ہی جب اُسنے نشان پانون کے دیکھے تو اُنمین اُدھر
ریکھا اور کنول کا چنھ نظر آیا تب وہ اپنے جی مین بچارا کہ کوئی راجہ ننگے پانون اِس راہ سے گذرا ہی اُسکو
دیکھنا چاہیے کہان گیا ہی بچار اُن پانون کے نشان دیکھتا ہوا جب کوس بھر جا پہونچا تو اُسنے دیکھا
کہ ایک آدمی درخت سے لکڑیان توڑ کر گٹھری باندھ رہا ہی برہمن اُسکے پاس جا کر کھڑا ہوا اور پوچھا کہ تو
یہان کب سے آیا ہی وہ بولا کہ مہاراج دو گھڑی رات رہے سے آیا ہون تب برہمن نے پوچھا کہ تو نے
کسی کو اِس راہ سے جاتے دیکھا کہ نہین اُسنے کہا کہ مین جسوقت سے آیا ہون اِس بن مین منش کا
تو کیا ذکر کوئی پنچھی بھی نظر نہین آیا پھر اُس برہمن نے کہا کہ دیکھون تیرا پانون اُسنے آگے رکھدیا اور
برہمن نے سب چنھ دیکھے دیکھکر اپنے جی مین سوچنے لگا کہ یہ سبب کیا ہی کہ یہ سب لچھن اُسمین راجہ کے
ہین اور یہ اِتنا دکھی کیون ہی پھر اُسنے پوچھا کہ کتنے دنون سے تو یہ کام کرتا ہی اُسنے کہا کہ جب سے مین نے
ہوش سنبھالا ہی تب سے یہی اُدم کرکے کھاتا ہون اور راجہ بیر بکرماجیت کے نگر مین رہتا ہون برہمن نے
پوچھا کہ تو بہت دکھ پاتا ہی وہ بولا مہاراج یہ بھگوان کی اچھا ہی کہ کسی کو ہاتھی پر چڑھاوے اور کسی کو پیدل
پھراوے کسی کو دھن دولت بن مانگے دے کسی کو بھیک مانگے نہ ملے کوئی سکھ چین کرتا ہی کوئی دکھ
سے پورا رہا ہی بھگوان کی گت جانی نہین جاتی کون روپ کس روپ مین رچا ہی اور جو کرم مین لکھدیا ہی
سو منش کو بھگتنا پڑتا ہی دکھ سکھ اُسکے ہاتھ ہی اِسمین کسی کا کچھ زور نہین چلتا اُس سے یہ باتین سنکر اور
وہ چنھ دیکھکر برہمن نے اپنے جی مین اچنبھا مانا کہا کہ مین نے بڑی محنت سے پڑھا ہی جھوٹ ہی سو میرا آج سب علم
برتھا گیا اور سامدرک جو بیدھا لکھی ہی پورش کے لچھن دیکھنے کی سو جھوٹ ٹھہری اور یہ عمر اپنی بیہائدہ

یہ کہہ من ہی من ہو بچار کرتا راجہ کے پاس چلا کہ جا کر اسکا بھی پاؤن دیکھون کہ اُسمین بھی نشان ہے یا نہین اور
جو لچھن پوتھی پر بان نہ ملیگا تو سب پوتھیان پھاڑ جلا سنیاسی ہو تیرتھ جاترا کو چلا جاؤنگا پھر سنسار سے
کچھ ارتھ نرکھونگا کیونکہ اتنی مدت کی محنت جھوٹ کرم کے پیچھے گنوائی تو آگے سنسار مین کیا پھل ملیگا اس سے
بھگوت بھجن کرنا اچھا ہے اسلیے کہ سوارتھ نہ ہو تو پرمارتھ تو ہوگا یون بچار کرتا راجہ کے پاس گیا راجہ کو
اسیس دی راجہ نے ڈنڈوت کرکہا کہ برہمن دیوتا تم اتنے من ملین کیون ہو کیا دکھ تمھارے من مین


تصویر پنڈت کی راجہ کا پاؤن دیکھتا ہے

اُپجا ہے مجھسے کہو برہمن نے کہا راجہ تو پہلے اپنا چرن مجھے دکھلا جو میرے دل کا سندیہ جاوے راجہ نے
اپنا پاؤن دکھلایا اور اُسنے کچھ لچھن اُسمین نہ پایا دیکھ سیس تو اچپ ہو رہا اور اپنے جی مین کہنے لگا
کہ اب پوتھیان سب جلا سنسار کو تیاگ بیراگ لے دیس بدیس پھرون یہ بچار اپنے جی مین کر رہا تھا
راجہ نے کہا کہ پنڈت تو کیا کرودھ کر سر ڈالے چپ چاپ ہو رہا ہے اپنے من کی بات مجھسے کہ تو نے اپنے
من مین کیا ٹھانی ہے برہمن بولا سنو مہاراج میرے پاس سامدرک پوتھی ہے بارہ برس مین نے پڑھکر
یاد کی ہے سو محنت میری نرپھل گئی اسواسطے سنسار سے بیراگی اُداس ہوا ہے راجہ نے ہنسکر کہا
کہ یہ تو نے پرتکش کیونکر دیکھا وہ بولا مہاراج ایک مین نے بڑا دکھی دیکھا کہ اُسکے پاؤن مین پدم و ریکھا
اور کنول تھا اور اُسکی یہ روزی تھی کہ لکڑیان بن سے لاتا تھا اور بیچ کھاتا تھا وہ دیکھکر مین نے تجھ
پاؤن جو دیکھا تو کوئی اچھا لچھن نہ پایا اور تو راج سارے نگر کا کرتا ہے اسمین میرے جی کو کرودھ ہوا ہے
گرنتھ جلا دیس تیاگ کرونگا راجہ نے کہا برہمن سن مین تجھے سمجھا کر کہتا ہون اور گرنتھ سامدرک کے

تجھے دکھلاتا ہوں تب سیراجی پتیا و نگاکسی کے لچھن گپت ہوتے ہیں کسی کے پرگٹ برہمن نے کہا ہیں کسطرح سے بولا تب راجہ نے چھری منگوا تلوے کی کھال چیر کر لچھن دکھا دیے برہمن نے دیکھا کہ کنول اور اودھ رکھا ہے دیکھ کر اسکے جی کو نہایت دکھ ہوا کہا کہ اسے سیر ایسی بدیا پڑھی ہوئی کس کام آئی ہے کہ جسکا سب بھید معلوم ہوا اسطرح کے لچھن دیکھ برہمن اداس ہوا پھر راجہ کو اسیس دے اپنے گھر گیا اتنا قصہ کہہ پتلی بولی سن راجہ بھوج تو کب اس جوگ ہوا جو اس سنگھاسن پر بیٹھنے کی اچھا کرتا ہے اور جو اتنا ساہس کرے سو اس سنگھاسن پر بیٹھے نام و دھرم جس آدمی کے جانے سے نہیں جاتا جیسا پھول نہیں رہتا اور اسکی سوگندھ عطر میں رہجاتی ہے یہ سنکر راجہ کو کچھ چپت ہوئی کہنے لگا کہ یہ سنسار تھر نہیں جیسے ترور کی چھاؤں ہے ویسے دنیا کی گت ہے جسطرح چاند سورج آتے ہیں اسی طرح منش کا جینا مرنا ہے جیسے کوئی سپنے میں کوتک دیکھتا ہے ویسا ہی جگت کا روپ نظر آتا ہے اور منش دیہ دھر کر انیک انیک بھوگ کرے ہے پر سکھ [illegible] ہوا اتنا گیان راجہ اپنے جی میں بچار وہاں سے اٹھ اپنے مندر میں گیا رات جوں توں کاٹی پو پھٹتے ہوتے ہی پھر وہاں آن موجود ہوا پتلیوں سے پوچھا کہ اب میں کیا کروں

تم مجھے کہو تب

چندر جوتی بتیسویں پتلی بولی

مہاراج [illegible] اپنا کہتی ہوں ایک دن راجہ بکرماجیت نے خوش ہو کر اس سنسار [illegible] ہوا [illegible] تک دھرم بنا ہے اسمیں کچھ ہرکا بھجن من لگا کر کیا چاہیے سب دیوتوں کو ٹھاکر کی راس لیلا کر پردھان سے راجہ کی آگیا پاتے دیس دیس کے راجہ اور پنڈتوں کو نیوتے بھیج بلایا اور جتنے نگر کے بہو کی سے انکو بھی خبر دے طلب کیا اور جتنے دیوتا تھے انکو بھی منتروں سے آواہن کر کے بٹھلایا ساہس ہونے لگا اور چاروں اور سے جے جے کار کا شبد ہونے لگا اور راجہ ایک ایک کا ستکار [illegible] کر کے پھول مال ٹھاکر پرشاد دینے لگا راجہ نے دیکھا کہ سب دیوتا آئے پر چندرمان نہیں آئے سوچ جی میں بچار بیتال پر سوار ہو چندر لوک گیا وہاں جا سنکھ ہو ڈنڈوت کی اور ہاتھ جوڑ کر کہا سوامی میرا کیا اپرادھ ہے جو آپ نے کرپا نہ کی اور سب نے میرے بھاگ پر کرپا کی ہے تمہارے بین میرا کام ادھورا ہے اب سنگ چلیے اور میرا کام شدھ ہو کہ آپ کو دھرم ہوگا مجھے سنسار [illegible] جس [illegible] گا جو کدا چت آپ اسمیں بلمب کیجیےگا تو میں ہتیا دونگا تب چندرمان نے ہنسکر کومل مدھر بچن سے

کہا راجہ مین تجھے سپنا کرتا ہون تو اپنے جی مین اُداس نہ ہو میرے جانے سے سنسار مین اندھکار ہو جاویگا
اسواسطے میرا جانا نہیں بنتا ہی تجھے ابالکا تھی میرے درشن کی سو تیری اچھا پوجی تیرا کام سپھل ہوگا
تو اپنے نگر مین جا جو کام تو نے آرنبھ کیا ہی سو پورن کر اسطرح راجہ کو سمجھا امرت دیکے بدا کیا راجہ نے
سر چڑھا لیا اور ڈنڈوت کر اپنے نگر کو چلا راستے مین دیکھا کہ جم کے دوت ایک برہمن کا پران لیے جاتے
ہین راجہ نے یہ دیکھ درشٹ سے جانا اور اُس برہمن کے بھی پران نے راجہ کو دیکھ دور سے کہا کہ
اِس راجہ سے بھینٹ ہی راجہ نے اُس برہمن کی آواز سنکر کہا کہ بھائی تم کون ہو تب اُن دونون نے
سمجھا کر راجہ سے کہا کہ ہم جم کے بھیجے اجین نگری گئے تھے برہمن کا جی لے اپنے سوامی کے پاس
جاتے ہین راجہ نے اُنسے کہا کہ سپاہیو تم اِس برہمن کو یہین رکھا دو مجھے اپنے کام کو جاؤ وہ دوت
راجہ کو ساتھ لے نگر مین گئے جہان اُس برہمن کی دیہہ پڑی تھی وہان دکھایا راجہ دیکھتے ہی سر نوا

راجہ کا امرت برہمن کے منھ مین ڈالنا



اُس برہمن کو اپنے جی مین کہنے لگا کہ یہ تو ہمارا ہی پروہت ہی راجہ نے دونون کو باتون مین لگا کر جھٹ
وہ امرت اُسکے منھ مین ڈال دیا برہمن رام کا نام لے اُٹھ کھڑا ہوا اچنبھے نام کیا برہمن نے اسیس دی دونون نے
ہاتھ جوڑ بنتی کر کہا کہ یہ جی دان مین نے تمسے پایا یہ دیکھ کر دونون نے اپنے جی مین اچنبھا کیا کہ یہ راجہ نے
کیا کیا ہم جاکر کیا جواب دینگے یہ بچار کرتے ہوئے دونون جم کے پاس جا سب راہ کی اوستھا کہی جم سنکر
چپ ہو رہا راجہ برہمن کا ہاتھ پکڑ اپنے مندر کو لایا بہت سا دان دیکے بدا کیا یہ کتھا کہہ پتلی بولی کہ اے راجہ بھوج

ایسا پر سوار تھہ کر سکے تو اِس آسن پر بیٹھے نہین تو اِس خیال سے درگذر اسطرح وہ بھی لگن گذر گئی راجہ
وہان سے اُٹھ اپنے سندر مین آیا جس تس طرح سے رات کاٹی صبح ہوتے ہی تیار ہو سنگھاسن کے
پاس جا کے کھڑا ہوا چاہا کہ اُٹھا کر پانون دھرے تب

انرودھوتی انیسوین پتلی بولی

راجہ کیا تو اپنی بڑائی کرتا ہے اور اِس انیت کی کون سی بُرائی ہے پہلے مجھسے بات سُن لے پیچھے اِسپر بیٹھ مادھو نام ایک برہمن تھا بڑا گنی اُسکی تعریف نہین ہو سکتی جو مین کرون جوگی ہو کر وہ تمام پرتھی مین پھر آیا کہین ٹھہر کر رہنے نہ پایا او کام کا اوتار تھا استری اُسے دیکھتے ہی موہت ہو جاتی تھی اے راجہ وہ سب بدیا پڑھا تھا اتی چتر تھا ویسا مورت لوک مین منش کم پیدا ہوتا ہے جس راجہ کی سیوا کرنے جاتا وہان ذرا ان اُسکا آدر ہوتا اور جب وہ اپنا گن پرگاش کرتا تب وہ راجہ اُسے دیس نکالا دیتا اسطرح سے دیس دیس بھٹکتا ہوا دکھ پاتا کاما نگری مین آن پہونچا کام سین وہان کا راجہ تھا اُسکے یہان کام کندلا ایک پاتر تھی وہ گویا اُربسی اوتار گندھرب بدیا مین اتی چتر تھی وہ راجہ کی سبھا مین نرت کر رہی تھی مادھو بھی آ راجہ کے دوار پر جا پہونچا دوارپالون سے کہا کہ راجہ کو ہمارا سماچار کہو کہ آپ کے درشن کو ایک برہمن آیا ہے ڈیوڑھی دار اُسکی بات سُنی ان سُنی کر گئے وہ ہارا مانا وہین بیٹھ گیا جون جون وہان مردنگ کی آواز اور گانے کی شبد آتی تھی تون تون یہ سر دھنکر کہتا تھا کہ راجہ بھی مورکھ ہے اور اُسکی سبھا بھی کوڑھ مگھ ہے جو بچار نہین کرتا یہی بات پانچ سات دفعہ کہی دوارپال خفا ہو کر برہمن کو دیکھ راجہ کے ڈر سے کچھ تو کہہ نہ سکے پر راجہ کے سنمکھ جا ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوئے مہاراج نے جو اُنکی طرف دیکھا اُنھون نے بنتی کر کہا کہ ایک برہمن بدیسی دوبرل دوار پر آ بیٹھا ہے سر دھن کر کہتا ہے کہ راجہ کی سبھا کے لوگ اتی مورکھ ہین جو گن بچار نہین کرتے تب راجہ نے اُن دوارپالون سے کہا کہ جا کر اُس سے پوچھو کہ اُنکو مورکھ تو نے کسلیے کہا اُنھون نے راجہ کی آگیا پاتے ہی پھر آ کے برہمن سے پوچھا کہ مہاراج نے آگیا کی ہے اُنکے گن مین کیا دوش ہے وہ تم بتاؤ تو ہم تمھاری بات سچ جانین اُسنے کہا کہ بارہ آدمی چار چار تینون طرف مین کھڑے ہوئے مردنگین بجاتے ہین تن مین پورب مکھ والے مین ایک مردنگی کا انگوٹھا نہین ہے اِس سبب سے سم پر تھاپ ہلکی پڑتی ہے اِس سے مین نے سب کو کوڑھ کہا ہے نہ مانو تو تم جا کر دیکھ لو دوسرے دوڑے ہوئے راجہ کے پاس آئے سب باتین سنائین راجہ نے

نے پورے کئے چار دن مرد نگیون کو بلایا۔ ایک کا ہاتھ دیکھا تو انمین انگٹھا انگوٹھا موم کا بنا ہوا تھا
یہ تماشا راجہ دیکھ کر پرسن ہوا اور اس برہمن کو بلادہ پا کر سنگہ ہوا راجہ نے ڈنڈوت کی اور اسنے اسیس دی پھر
سنگھاسن چار گرد ہو بیٹھلایا جیسے بستر بھوشن آپ پہرے تھے ویسے ہی منگا برہمن کو پہنائے اور
کام کندلا کو بلا لیا کی کہ یہ مہاگنی ہے اسکے آگے تم اپنا گن پرکاش کرو جسمین یہ پرسن ہووے۔ کام کندلا

عین ناچ مین کام کندلا کی چھاتی پر بھونرے کا بیٹھنا اور اسکا بھنڈار نہ پاکر اسکا اڑا دینا



راجہ کی آگیا پا کے اپنا گن ظاہر کرنے لگی سنگیت نرت کا آرمبھ کیا تیتنے رنگ کے بھرے ہوئے
رکھکر منہ سے ہونٹ پر دو نی ہاتھون سے اچھالتی ہوئی ناچنے لگی سب ساز سُر ملائے ہوئے ناچتی تھی
اسمین پھولون اور عطر کی خوشبو پا کر ایک بھونرا اڑتا ہوا اسکی کچ کی ٹھٹلی پر بیٹھا اور ڈنگ مارا اسکے بدن
مین پیر ہوئی تب اسنے بچارا کہ جو کچھ بھی حرکت کرتی ہون تو تال بھنگ ہوگا اور میرے گن کی ہنسی
ہوگی اتنا جی مین سوچ بھنڈار نہ پا کر سانس روک کچ کی راہ نکالی یون سنگتے ہی وہ بھونرا اڑ گیا مادہو
اس گن کو دیکھتے ہی مہنت ہو بولا دھن ہے تجھے اور تیرے کرتب کو یہ کہہ پرسن ہو کر بستر آبھوشن جو راجہ کے
دیئے تھے سب اتار دیئے یہ دیکھ راجہ اور منتر اسمین کہنے لگے کہ دیکھو اس برہمن نے کیا مورکھتائی
کی ہے کہ بیٹھا کو کپڑے اور تمام جواہر ایک دن مین بخشدیا یہ ذات کا بھکاری یہان ہمارے آگے
سخاوت دکھاتا ہے راجہ نے خفا ہو برہمن سے پوچھا کہ تونے اسکے کس گن پر ریجھا وہ میرے آگے بیان کر برہمن نے
کہا سن راجہ کو ڑھ تو بھی ہے تیری سبھا بھی کوڑھ ہے تیری سبھا مین ایسا گن پرکاش کرے اور کوئی گن کا
بچار نہ کرے اسکی کچ پر بھونرا آن بیٹھا تھا سو اسنے اپنی سانس روک کچ کی راہ نکال اسے اڑا دیا

یہ کام دیکھ مین نے سب کچھ بخش دیا مادھو نے جب یہ بات کہی تب راجہ بچیت ہو رہ گیا اور کچھ راجہ سے
بن نہ آیا کہا کہ اسی وقت میرے نگر سے نکلجا جو سویرے نکلیگا تو اس نگر مین چوراہے پر بندھوا کر دریا مین ڈبوا دونگا
تب مادھو نے کہا کہ مہاراج مجھ سے ایسا کیا اپرادھ ہوا ہی جو آپ مجھے دیس نکالا دیتے ہین راجہ نے کہا
کہ مین نے جو کچھ تجھے دیا تھا سو تو نے میرے ہی آگے دان کر دیا کہا میرے پاس وے شے کچھ نہ تھا جو
تو نے دیا ہے سنکر مادھو ... آج سبھا سے نکل باہر جا ایک درخت کے نیچے بیاکل کھڑا ہوا اپنے
جی مین کہنے لگا کہ ... اور راجہ ... سے کوئی سرن اسکی ... پھر
کہنے لگا کہ راجہ نے تو دیس نکالا اب مین کہان رہون اتنے مین ایک بہانت لی پہنا کر کام کندلا کے
دیتا تھا اور ادھر کام کندلا بھی راجہ سے بہانہ کر کے ابولی اور ایک آدمی دوڑایا کہ یہ برہمن چلا جاتا ہے
اسے لیجا کر میرے مکان مین بٹھا دو وہ آدمی گیا اور برہمن کو لیجا کر اسکے مندر مین بٹھلا دیا ادھر سے
یہ بھی ترت جا پہونچی دونون آپس مین بیٹھکر پریم کی باتین کرنے لگے تب اس برہمن نے کہا کب تجھے راجہ نے
دیس سے نکالا دیا ہے ... اپنے گھر مین بلا بٹھلایا جو یہ بات راجہ سنیگا تو میرا پران جائیگا تو مین گھر
سے چھوٹونگا پر تجھے بھی راجہ ... کشٹ دیگا اس سے ایسی بات کرنی اچت نہین کہ اپنی جان کے
اور جگ ہنسائی ہو ... کی کہان ... پریم کے پھندے مین پانون دیا اسنے کبھی سکھ پایا
یہ باتین مادھو کی سنکر کام کندلا نے کہا کہ اب تو مین اس پیچھ مین آئی جو کچھ کرے سو بھگوان اتنا کہہ
تاج منگوا اپنی بدیا ظاہر کرنے لگی جتنی بدیا اسے یاد تھی اتنی جب پرکاش کر چکی تب مادھو نے
انھین چھتیسون راگون کے ساتھ اپنا بھی گن سب کر دکھایا جب رات تھوڑی سی رہ گئی تب کام کندلا نے
کہا کہ تمنے بہت شرم کیا چلکر آرام کیجیے یہ کہکر مادھو کو رنگ محل مین لیگئی اور جتنی خوشی کی باتین
تھین سب کین جب گجر بجا دونون کے جی مین رات کی بات یاد آئی سدھ بدھ جاتی رہی گھبرا کر
مادھو نے کہا سن سندری رات تو آنند سے نباہی اور اب جو مین یہان رہونگا تو دونون کے
پران جائینگے اسلیے کچھ جتن کیجیے جسمین نردوند آنند سے رہین مین ایک بات جی مین بچاری ہی کہ اب
مین یہان سے جاؤن اور کچھ اپائے کر کے تجھے بھی یہان سے لیجاؤن تو اچھا ہی ... رکھ مین ... کر
تجھسے ملونگا ... مین تجھے چھوڑکر جاتا ہون اتنی بات سنتے ہی وہ تو مورچھا کھا کر گر پڑی اور مادھو نے
اپنی راہ لی وہان سے نکل کر بن مین پھرنے لگا اور ادھر کام کندلا ... کبھی ...

گلاب کا نیر چھڑک کر اٹھایا جب کچھ ہوش آیا پھر بھی مادھو مادھو پکارنے لگی کھانا پینا تیاگ کیا بہت سمجھایا
پر نہ مانی تھیں اسکے جی میں ایک سناتی تھی جون جون گلاب چھڑکتیں کیوڑہ چندن لا لا کر لگاتی تھیں تون تون
چوگنی داہ بڑھتی تھی کسی طرح سے شیتل نہ ہوتی تھی جب کوئی مادھو کا نام اور گن سناتا تھا تب
اسے ذرا آرام آتا تھا ادھر مادھو بھی بھٹکتا بھٹکتا اجین میں آیا پر نت آگا کر اس سنسنا
کون ہے جسکے نکٹ جاؤں جو پیارا ادکھ دور کرے ایک دن اس نے ... کہ اس شہر کا راجہ بکرماجیت
پر دکھ نوارن ہے چلا اسکے پاس جاؤں اور دیکھوں کیا کہتے ہیں ... یہ سوچ کر اجین کی طرف
چلا گیا وہاں لوگوں سے پوچھا کہ یہاں راجہ سے بھینٹ کیونکر ہوتی ہے تب اس نگر کا ایک
آدمی بولا کہ گوداوری ندی کے کنارے ایک شیو کا مٹھ ہے اس مٹھ میں راجہ شیو کے درشن کو نت
آتا ہے وہاں تو جا جو تیرا منشا ہے سو لکھ تیری کامنا پوری ہو جائے گی یہ سنکر وہ وہاں گیا اور ان
دروازے کی چوکھٹ پر لکھا کہ میں برہمن بدیسی ہوں دکھی ہوں سو بیاکل ہو رہا ہوں میں آیا ہوں
یہ سنکر راجہ پر دکھ نوارن ہے اور سب کا دکھ دور کرنے والا ہے اگر میں اپنے پران رکھونگا نہیں تو تیسرے دن
گوداوری ندی میں پران تیاگ کرونگا یہ لکھ کر اپنے جی میں ٹھہرا لی ہے میں تم راجہ ہو اور اس نگر
برہمن کی رکشا کرنے آئے ہو اور اب بھی کرو گے میں نے ... اس کی بات سب ...
ہو اتنی بات کہکر پتلی نے راجہ بھوج سے کہا کہ سن راجہ بکرماجیت کا یہ نیم تھا کہ ان دکھی اور
کا دم دکھی دیکھی اور کسی طرح کا دکھی نگری میں رہنے نہ پاتا سب تک اسکا دکھ نہ مٹاتا
تب تک ان جل نہ کھاتا اور ہر وقت یہی چنتا تھا ... راجہ جب مہادیو کے درشن کو گیا اور ...
پرنام کرنے لگا راجہ ادھر درشٹ کرکے دیکھا تو کوئی اپنے کام کی ... لکھا ہے یہ راجہ نے مہادیو کو
پانچ ڈنڈوت کر مندر میں آیا سب کو اکٹھا کر کے کہا مادھو نام برہمن ہے اس نگر میں آیا ہے جو کوئی
ڈھونڈ لاوے تو جو مانگے سو پاوے یہ بات سن لوگ نگر میں ڈھونڈھنے نکلے گھاٹ باٹ
ٹولہ محلہ باغ باغیچہ سب نگر ڈھونڈ پھرے اور گاؤں میں گھر کا نام اسکا نہ پایا تب راجہ نے ایک
کو بلا کر کہا کہ جو تو اسے ڈھونڈ لاوے تو جو مانگے دوں پاوے اس نے کہا مہاراج یہ کیا کٹھن بات
ہے میں ابھی جا کر ڈھونڈ لاتی ہوں یہ کہہ کر وہاں سے رام مندر کو گئی جہاں اس نے
لکھا تھا جا کر مندر کے پاس بیٹھ رہی شام کے وقت یہی بھٹکتا ہوا آن پہنچا اس نے اسے

دیکھو من مین بچارا کہ ہونہو وہ بڑی بپتی ہے اسلیے کہ منہ پیلا آنسو جاری تن چھین بن ملین ہو رہا ہے یہ اچار
کر رہی ہی کہ وہ برہمن وہان ا بیٹھا اور ایک بار ہاسے کام کندلا پکار اٹھا تب اُسنے
جا اسکا ہاتھ پکڑ لیا کہ مین تیرے ڈھونڈھنے کے لیے راجہ کی اگیا پا کر آئی ہون تو اٹھ میرے ساتھ
جلدی چل تیرا منورتھ پورا ہوگا تیرے دکھ سے راجہ بہت دکھی ہے یہ سنتے ہی وہ اُسکے ساتھ ہو لیا آسے
لیے ہوئے راجہ کے سنمکھ پہونچکر کہنے لگی مہاراج یہ وہی بیوگی ہے جسکے لیے آپ نے یہ دکھ پایا ہے تب
راجہ نے اُس برہمن سے پوچھا کہ تو کسکے بیوگ سے ایسا بیاکل ہو رہا ہے یہ سُنکے آگے کہ تب اُسنے
ایک آہ بھر کر کہا مہاراج کام کندلا کے بیوگ مین میری یہ گت ہوئی ہے وہ راجہ کام سین کے پاس رہی ہے
تو دھرم آتما ہے اور مین تیرے پاس آیا ہون تو مجھے اُسکو دلا دے تو جی دان دے یہ سنتی ہی راجہ
ہنسکر بولا کہ سن بپرو جیسا ہے تو نے اُسکے پریم مین سب کرم دھرم چھوڑا یہ تجھے اچت نہین اوجو
کہا مہاراج پریم کا پنتھ نرالا ہے جو پریم کرتے ہین سو اپنا تن من دھرم کرم سب پن کرتے ہین پریم کی
اُلٹ کہانی ہے مجھسے کہی نہین جاتی راجہ نے یہ باتین سُن اور اُسے اپنے ساتھ لے شہر مین گیا اور
سب پاتریونکو بُلوا کہا کہ تم سب بناو سنگار کر کے آؤ انہان سب سنگار کر آ ملین اُس بپر سے راجہ نے کہا کہ جیسے تمہاری
اچھا ہو انمین سے لو اپنے من کا دکھ بسارو اور سکھ چین کرو اُسنے جواب دیا کہ مہاراج آپ ہی کے
آگے ستّ کہون کہ میری آنکھون مین وہ بس رہی ہے اسلیے میری درشٹ مین کچھ نہین آتا ہے اتنا
ترشنا سوات کے بوند سے بجھتی ہے اور جل پر آسے ترپتی نہین ہوتی ایسے پریم کی ترشنا بپر کی دیکھ
راجہ اپنے من مین بچارا کہ اسے ساتھ لیجا کر کام کندلا کو دلا دون اُسکے بنا اسکو [illegible] ہو گی یہ
بات راجہ نے بچار بپر سے کہا دیوتا تم اشنان پوجا کر کچھ کھالو تب تک مین بھی اپنے لوگون کو
بلا تمہین ساتھ لیچلون اور اُسے دلا دون تم اپنے جی مین کسی بات کی چنتا نہ کرو برہمن نے
تُمسے یہ سن کیا پھر اپنے کھانے پینے مین لگا راجہ نے پردھان کو بُلا کہا کہ میرے ڈیرے
نگر کے باہر نکلین چار گھڑی کے بعد کاما نگری کی طرف میرا کوچ ہے سب لوگون کو خبر دو آپس مین
کتنی ایک دیر کے پیچھے راجہ تیار ہو کر بپر کو ساتھ لے کوچ کر ڈیرون مین جا داخل ہوا اور جتنے
راجہ کے نوکر تھے سب رکاب مین حاضر تھے راجہ وہان سے کوچ و کوچ جاتا تھا کتنی ایک منزلون
کے بعد کاما نگری سے دس کوس ادھر ڈیرہ کیا اور اُس راجہ کو چٹھی لکھا کہ ہم اسلیے آئے ہین کہ تمہارے یہان

جو کام کندلا پاتر ہو اُسے بھیجدو نہیں تو جُدھ کرنیکا ہے سامان کرو یہ تیر لکھ ایک دوت کے ہاتھ راجہ کے پاس
بھیجدیا راجہ کو خبر ہوئی کہ ایک دوت راجہ بیر کرماجیت کا خط لیکر آیا ہے یہ سُنتے ہی راجہ نے اُسکو بلایا اُسنے جوہار کر خط
راجہ کو ہاتھ دیا راجہ نے اُس چٹھی کو بانچکر کہا اچھا کہو اپنے راجہ سے چلے آویں ہم جُدھ کرنے کو تیار ہیں دوت نے
راجہ سے کہا مہاراج وہ لڑنے پر تیار ہیں راجہ نے بھی اپنے لوگوں پر حکم دیا کہ ہمارا بھی دل تیار ہو پھر راجہ کے
جی میں آیا کہ جسکے واسطے ہم آئے ہیں اُسکی بھی پہیت کی پریکشا لینی چاہیے اسطرح جی میں ٹھہرا بید کا سوانگ
بن راجہ کلا ناگری میں گیا لوگوں سے کام کندلا کا مکان پوچھ دروازے پر جا بید حکیم کرتا پکارا آواز سُنتے ہی
ایک داسی باہر نکل آئی پوچھا کہ تم بید ہو تو ہماری نائکہ کا علاج کرو جو وہ اچھی ہوگی تو تمھیں بہت سے پرتے
ملینگے یہ باتیں کر داسی اُسے اپنے ساتھ لیکر کام کندلا کے پاس گئی راجہ نے دیکھا کہ وہ چھوٹی پڑی ہے راجہ
اُسکی بیماری دیکھکر کہا کہ اسکو اور کچھ روگ نہیں پریم کا بیوگ ہے جس سے یہ گت بنی ہے یہ بات سُن کام کندلا
نے آنکھیں کھول اُسکی طرف دیکھا اور کہا کہ اسکا کچھ علاج تمہارے پاس ہو تو کرو تب اُسنے کہا کہ
علاج تو تھا پر اسوقت کچھ کہتے بن نہیں آتی تب وہ بولی کہ تمہارے پاس کیا علاج تھا وہ بتاؤ
راجہ نے کہا مادھونام ایک برہمن تھا اُسے میں نے اُجین نگری میں برہ بیوگ ات سوگ دیکھا سو وہ دُکھیائی
مر گیا یہ سُنتے ہی اُسنے بھی ہائے کر اپنا پران چھوڑ دیا جتنے داس داسی اُسکے گھر کے تھے یہ دسا دیکھ
سر پیٹ پیٹ کر رونے لگے تب اُسنے کہا کہ تم کچھ چنتا اپنے من میں مت کرو اُسے مورچھا آگئی ہے
کتنی ایک دیر کے بعد سُدھ آویگی تم اسکی چوکسی کرتے رہو میں جا کر اپنے گھر سے اوکھد لاؤں راجہ اُلٹا
پھر اپنے دَل میں آیا اور مادھو کے آگے اُسکے مرنے کی خبر کہی سُنتے ہی ایک ہائے کے ساتھ اُسکی
بھی جان نکل گئی یہ دیکھ راجہ اپنے جی میں پچتا کر بچار کرنے لگا کہ جسکے واسطے اتنی سنیا ساز کرکے یہ موہم
میں آیا اور اُسے اسطرح سے کھو دیا یہ دو ہتیا میرے اوپر ہوئیں اب اپنا بھی پران رکھنا اچیت
نہیں یہ بات جی میں ٹھہرا چندن بہت سا منگوا چتا بنوا راجہ چتا چلنے کو تیار ہوا دیوان پردھان
نے جتنا منع کیا نہ مانا جو چاہا کہ چتا میں بیٹھ آگ لگا دے کہ بیتال نے آ ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ راجہ تو ناحق
جی کیوں دیتا ہے تب اُسنے کہا کہ دو آدمی کی جان میں نے جانکر کھوئی اب میرا بھی جینا سنسار میں
اچیت نہیں اس بدنامی کے جینے سے مرنا اُتم ہے بیتال نے کہا کہ راجہ میں امرت لاتا ہوں تو
دونوں کو جلا دے یہ کہکر چلا بیتال پاتال سے امرت لے آیا اُس برہمن پر چھڑکا وہ بھی اُٹھ بیٹھا پھر لیجا کر

کام کندلا پر چھڑکا وہ بھی جی اٹھی اور مادھو نادھو بچارنے لگی راجہ کی صورت دیکھکر کہا کہ تم کون ہو اور
کہان سے آئے ہو مجھے کہو تب راجہ نے کہا ہم بکرماجیت ہین مادھو کی مدد کرنے کے لیے
اجین نگری سے یہان آئے ہین تو خاطر جمع کر تجھے ہم مادھو سے ملا دینگے یہ سنتے ہی وہ اٹھ راجہ کے پانون
پڑی اور کہا کہ تم جیوان رہوگے اور جیسا تمہارا پرتاپ سنتی تھی سو درشٹ مین آیا اتنی بات سن
راجہ پھر لشکر مین آیا دوسرے دن اپنی فوج لے کامانگری پر چڑھ دوڑا وہان کے راجہ سے جدھ کیا
اُس راجہ نے ہار مانی اور قبول کیا کہ ہم کام کندلا کو بھیج دینگے اور یہ جو ہم نے جدھ کیا سو آپ کے درشن
کے واسطے اور اسلیے کسی طرح ہمارے نگر مین آپکے چرن پڑے آکے راجہ سے ملاقات کر کے وہ راجہ
اپنے مندر مین لیگیا بہت بھینٹ آگے دھر کام کندلا کو بلا راجہ کے آگے کھڑی کی اور اسنے بھی مادھو کو
بلا کام کندلا کا ہاتھ پکڑوا دے کیا پھر وہان سے کوچ کر اپنے نگر مین آئے مادھو کو بہت دھن دولت
دے بدا کیا اتنی باتین کہ اندر ودھوتی پتلی بولی کہ اے راجہ بھوج اتنی سامرتھ اور ایسا ساہس جو
تجھے ہو تو سنگھاسن پر چرن رکھ نہین جیت ہو نرک بھوگ کریگا یہ بھی دن راجہ کا ٹل گیا اور دوسرے دن
پھر وہ آن موجود ہوا تب

الوپ ریکھا باسیوین پتلی بولی

راجہ تو اپنے من کی چنتا چھوڑ دے مین جو کتھا کہتی ہون وہ سن ایک دن راجہ بکرماجیت سبھا
کر کے بیٹھا تھا پردھان سے پوچھا کہ منش بدھ اپنے کرم سے پاتے ہین یا انکے ماتا پتا سکھاتے ہین
شنکر منتری بولا کہ مہاراج جو پورب جنم جیسا کرم کرتا ہے ویسا بدھاتا اسکے کرم مین لکھ دیتا ہے تس سے پران
بدھ ہوتی ہے ماتا پتا کے سکھانے سے بدھ نہین ہوتی کرم کا لکھا ہی پھل پاتا ہے آدمی آدمی کو کیا
سکھا دے اور جو سکھانے سے بدھ ہو تو سبھی پنڈت ہون اس سے مہاراج کرم کے لکھے بنا دیا نہین ہوتی
گر و جتن کوئی کرے کرم کی ریکھا مٹے نہین ملتی راجہ نے کہا اے دیوان تو نے یہ کیا کہا سنا نہین
یہ تو ظاہر دیکھتے ہین کہ لڑکا جنم لیتے ہی ماتا پتا سے جو سنتا ہے اور جو دیکھتا ہے ویسے ہی بیوہار سے
چلتا ہے اسمین کرم کا لکھا کیا ہے جو سکھانے سے سیکھتا ہے اور جیسی سنگت مین بیٹھتا ہے ویسی اسکی
بدھ ہوتی ہے اتنی بات سن منتری بولا کہ دھرم اوتار آپ کی برابری ہم نہین کر سکتے یہ اپنے من
مین بچار کے تم سمجھو کہ کرم کا لکھا ہی پھل ملتا ہے تب راجہ نے کہا کہ اچھا اس بات کی پرکشا لینی چاہیے

تب راجہ نے ایک محل بیچ سمندر بنوایا کہ جہاں منش کی آواز بھی نہ جا سکے ایک اپنے بیٹے کو پیدا ہوتے ہی اُس مندر میں بھجوا دیا اور اسکے ساتھ ایک دائی کر دی کہ آنکھوں سے اندھی کانوں سے بہری منہ سے گونگی وہی اُسے دودھ پلاتی تھی اور پرورش کرتی تھی پھر اُسی طرح سے ایک دیوان کے بیٹے کو ایک برہمن کے بیٹے کو ایک کوتوال کے پتر کو پیدا ہوتے ہی گونگی بہری اندھی دائیاں اُسے مندر میں بھجوا دیا دن بدن وہ بڑھنے لگے اور ایسی گاڑھی چوکی اُس مندر کے دو دو کوس گرد بٹھا دی کہ منش کے جانے کی تو کیا سامرتھ تھی ڈھول نقارے کی بھی آواز نہ جاتی تھی اس طرح سے بارہ برس



یہ تصویر اس جگہ کی ہے کہ چار دائیاں لڑکوں کو دودھ پلاتی ہیں

جب بیت گئے تب ایک دن برہمنی نے اپنے سوامی سے کہا کہ ایک جگ پورا ہو چکا اور میں نے اپنے پتر کا منہ نہیں دیکھا کدا چت جی نکل جاوے تو من ہی میں دیکھنے کی ابلاکھا رہ جاوے اس سے اب تم راجہ کے نکٹ جا کر کہو کہ مہاراج بارہ برس بیت چکے میں نے بیٹے کا منہ نہیں دیکھا اب میرے جی میں ہے کہ پتر کو گھر سونپ کر دنڈی ہو تپسیا کروں یہ برہمنی کی بات سن برہمن تیار ہو راجہ کے پاس گیا راجہ نے دیکھتے ہی ڈنڈوت کی اُسنے بھی آسیس دی راجہ بولا تم آنند منگل سے ہو برہمن نے کہا کہ مہاراج آپ کی کرپا سے سب آنند منگل ہے پر میں ایک کامنا کر آپ کے پاس آیا ہوں یہ سنکر راجہ نے کہا جو تمہارا کام ہو سو تم کہو تب برہمن نے اپنا وہ سب احوال کہا سنتے ہی راجہ نے پردھان کو بلا کہا کہ اُن بیچارے بالکوں کو اب منگا لو کہ بارہ برس ہو گئے دیوان سنتے ہی ترت آپ سوار ہو اُن لڑکوں کو لینے گیا پہلے اُنہیں سے راج کنور کو لے آیا کہ وہ چیلا کیس بڑھے ہوئے سر تمام میلا کچیلا اس بھیس سے راجہ کے سنمکھ لا کھڑا کیا راجہ نے دیکھتے ہی کہا کہ بیٹا تم کسل سے ہو

اسنے دن تم کہان تھے اور اب کہان سے آئے ہو سب بیورا اپنا ہمسے سمجھا کر کہو یہ سن کنور نے مہا
راجہ سے کہا کہ آپ کی کرپا سے سبھی کشل ہوا وہ آج کا دن بھی کشل ہے جو آپ کے درشن پائے یہ سنکر اپنے
من مین پچھتائے جو راجہ نے منتری کی طرف دیکھا منتری اٹھا ہاتھ جوڑ جوہار کرکے بولا کہ مہاراج یہ سب
کرم ہی کا لکھا ہے پھر دیوان کے پتر کو بلوایا وہ بھی آکر راجہ کے سنگہ بھیانک بھیس سے کھڑا ہوا جیسے
بن سے بالک کو پکڑ لاتے ہین نکہ اور بال اسی طرح بڑھے ہوئے شرم سے نیچے گردن کیے کھڑا تھا راجہ نے
پوچھا کہ تم اپنی کشل کہو کہان تھے اور کدھر سے آئے ہو تب وہ بولا مہاراج ہم کشل کہان ہینگی
اُدھر سنسار مین اپنے ہین ادھر نسی ہین جیسے گھڑی بھرتی اور ڈوبتی جاتی ہے تر جاتا ہے دن جاتا ہے
سون جاتا ہے تر جاتا ہے یہی جگت کا بیوہار ہے اسمین کشل کہان کی گھر مین برباد اسکی باتین سن راجہ نے
دیوان سے کہا کہ اسے یہ کیسے سکھایا جو کچھ تو نے کہا تھا یہ سب سچ ہے یہ پھل کرم ہی سے اسنے پایا پھر
راجہ نے کوتوال کے بیٹے کو بلایا اسنے آتے ہی راجہ کو سلام کیا اور ہاتھ جوڑ کھڑا ہوا راجہ نے
کشل پوچھی تب اسنے کہا کہ تمھی ناتھ دن رات نگر پھیرا ہم دیتے ہین اسمین بھی جو کان چوری کرتا ہے
بدنام ہم ہوتے ہین بنا اپرادھ کلنک لگے تو پھر کشل کہان کی ہے راجہ نے پھر برہمن کے پتر کو بلایا جب
وہ سنمکھ آیا راجہ نے ڈنڈوت کی اسنے منتر پڑھ اسیس دی راجہ نے اسکی کشل پوچھی اسنے کہا کہ مہاراج
آپ مجھسے بات یہ پوچھتے ہین کہ تیرے سر مین کشل ہے سو کشل کہان ہو عمر دن بدن گھٹتی جاتی ہے
مہاراج کشل تو تب کہنے مین آوے کہ منش چرنجیو ہووے جیون مرن ساتھ ہے اسکی کیا خوشی کہون
چارون کی چار باتین سنکر دیوان سے کہا کہ پڑھانے سے پنڈت نہین ہوتا پنڈتائی جو کرم مین
لکھی ہووے تو ملے یہ کہہ دیوان کو سب پردھانون کا سردار کیا اور اپنے راج کاج کا بھار دیا
اور ان چارون لڑکون کے بیاہ کر دیے اور بہت دھن دولت دی اتنی بات کہہ پتلی بولی
سن راجہ بھوج کلجگ مین ایسا دھرم آتما ساہسی ہونا کٹھن ہے جو اتنی بڑائی اور دھن پاکے
اپنی کہی بات پر خیال نہ کیا اور جو شیاو کا دھرم تھا سو ہی کیا ایسا جو تو کام کرے اور اس جوگ ہووے
تو اس سنگھاسن پر پانون دھر اور نہین تو یہ اپنی آس تج راجہ اپنے من مین چنتا کرتا ہوا وہان سے
اٹھ مندر مین آیا رات کو لیٹا پر اچپل رہنے لگا کہ دیکھون میرا بھاگ پھرے یا ابھاگ رہے ون رات تو
اسطرح بیت گئی کہ صبح ہوئی پھر دیا نت آن موجود ہوا راجہ کر پانون اٹھا کر سنگھاسن پر دھرنے کو آئین

کرناوتی ستائیسوین پتلی بولی

کرودھ کر بولی سُن راجہ جو کدا چت تو اسپر پاؤن رکھیگا تو ترنت جلکر بھسم ہو جاویگا اور تجھے لجا نہین آتی کہ گھڑی گھڑی یہ ارادہ کر کے آتا ہے اور جو کوئی اور ہوتا ہے تو پھر منھ نہ دکھاتا جس سنگھاسن پر راجہ بیر بکرماجیت بیٹھے تسکے بیٹھنے کا تو منصوبہ کرے ہنس کی برابری کوا نہین کر سکتا سنگھ سمان گیدڑ کوئی نہین ہوتا پپیہا کی برابر کوئی مور کو نہین جانتا راجہ تو نرا بڑھی ہے اور تجھے کچھ گیان نہین جیسے مچھلی تھوڑے جل مین اچھلتی ہے ویسے تو تھوڑی بدھ پا کر اترا چلا ہے ایسی ایسی کٹھن باتین سُنا کر پتلی رونے لگی راجہ اپنے چت مین خفا کر اس پتلی سے پوچھنے لگا کہ سندری تو کیون روتی ہے اپنے جی کا دکھ سمجھا کر تو مجھسے کہہ راجہ بیر بکرماجیت نے کیا گن پر اپکار کیا تھا یہ سنکر کرناوتی پتلی بولی کہ راجہ جو تم استھر بیٹھو اور کان رکھکر سنو تو مین سب کتھا کہتی ہون راجہ یہ بات سُن پرسن ہوا آسن بچھوا وہان بیٹھ گیا اور جتنے لوگ راجہ کے ساتھ تھے گرد پیش وہ سب بیٹھ گئے پھر پتلی بولی کہ راجہ بیر بکرماجیت کے گن راجہ بھوج تو سُن ایسا جسی ساہسی اس کلجگ مین پیدا نہین اور نہ کوئی پیدا ہوگا جسوقت راجہ بیر بکرماجیت سنگھاسن گدی پر بیٹھا تھا سنکے دیوان کو بلا کر کہا کہ مجھسے سب کام نہین چلنے کا اس سے بہتر یہی ہے کہ تین چار منش مجھے ڈھونڈھکر بلا دے جو راج کاج کرنیکے لائق ہون کیونکہ مجھسے کام کا بندوبست نہوگا مین ان سے سب کام لیا کرونگا راجہ کی آگیا سُن دیوان تین چار آدمی اسی نگر سے ڈھونڈھ کر لے آیا کل مین بس مین سندرتا مین سب سے اچھے تھے راجہ کے سامنے کھڑے کر دیئے راجہ انکو دیکھتے ہی پرسن ہوا اور اسی وقت سبکو باگے پہرا پان دیکر کہا کہ تم ہماری خدمت مین سدا حاضر ہو پھر اُسکے کئی دن کے بعد انہین سے کسیکو دیوان کسیکو کوتوال کسیکو فوجدار کیا غرض اسیطرح ہر ایک کو ایک ایک کام دے کر اُن لوگون کو جواب دیا اور سب کا بندوبست کیا پر ایک شخص نے دیوان کو جواب دیا دیوان اپنے گھر مین بیٹھا کرتا وہ سب لوگ آکر حاضر ہوا کرتے اور انہین حیرت کرتے کہ یہ راجہ بڑا بھول ہے جو اس کو لیا اور بندوبست یون کیا کئی ایک دن کے بعد دیوان نے اُن لوگون سے کہا کہ تم میرے پاس آیا کرو اسلیے کہ تمہارا کام تو میرے ہاتھ نکلتا ہے ناحق کو راجہ سنیگا تو خفا ہوگا اور کہیگا کہ یہ اپنے گھر مین کیا صلاح لیا کرتا ہے ہے اچھی بدنامی سے بچو کچھ تم میرے اس کہنے کا برا نمانیو یہ سنکر انہین سے پھر کوئی اُسکے پاس آیا یہ اپنے من مین بچار کرنے لگا کہ ایسا کچھ کام کیجیے کہ جسمین راجہ سنتشٹ ہو رات دن یہی بچار کرتا رہتا تھا ایک دن وہ بیر دھان ندی کے کنارے اشنان کرنے لگا وہان اشنان کر کے پھر پانی مین کھڑا ہوا جپ کرتا تھا اسمین اس ندی مین ایک پھول ات سندر کہ ویسا کبھی درشٹ مین نہ آیا تھا بہتا ہوا دیکھا اپنا جپ چھوڑ کر آگے بڑھ

پھول لیکر جی مین بچارا کہ یہ راجہ کے بھینٹ کرونگا تو وہ دیکھکر بہت خوش ہویگا وہ پھول ہاتھ مین لے
خوشی خوشی اپنے گھر مین آکپڑے دربار کے پہنکر راجہ کے پاس گیا اور پھول نذر کیا راجہ پھول سے
بہت خوش ہوکر بولا کہ اپنے راج پاٹ کا مین نے تجھے پردھان کیا اسنے آٹھ لک بھینٹ دی اور آداب
بجا لایا پھر راجہ نے کہا اس پھول کا برکش مجھے لادو اگر لاؤگے تو مین تمسے خوش ہونگا اور جو نلاؤگے
تو مین اپنے نگر سے نکال دونگا یہ راجہ کی اگیا لے اپنے مندر مین آیا اور جی مین بچار کرنے لگا کہ مین نے

یہ تصویر اسوقت کی ہے کہ پردھان پھول بہت اچھا راجہ کے پاس لیگیا اور راجہ بہت خوش ہوا اور پھول کا برکش مانگا



[illegible]

کرم کی گت بوجھی نہین جاتی کہ بھلا کرتے برا ہوا کیا بیٹھے بہت چنتا کرنے لگا کہ اگر راجہ کی اگیا نہ مانون تو دیس
نکالا ملے اور ڈھونڈھنے جاؤن تو کہان سے ڈھونڈھ کر لاؤن جو دکھ پاکر کہین جاؤن اور ڈھونڈھے نہ پاؤن
تو اور بھی دونا دکھ ہوگا مین یہ جانتا ہون کہ کال میرے نکٹ آن پہونچا ہے اس سے اچنبھا کا مرنا بھلا نہین
اگر یون ہی مرنا ہے تو بن مین جائیے جو ڈھونڈھنے سے ملجاے تو لے آئیے نہین تو وہین مرجائیے
اتنی باتین اپنے جی مین بچار ڈھارس کرکے بیٹھا اپنے دیوان کو بلاکر کہا کہ کسی کاریگر بڑھئی کو بلا دو کہ ایک کشتی ایسی
تیار کرسکے بغیر ملاح اور بدون کھیوٹ کے جدھر چاہین ادھر لیجاوین اسیوقت کاریگر بڑھئی کو بلا دیوان نے حاضر کیا
بڑھئی نے کہا مہاراج کچھ مجھے خرچ کی اگیا ہووے تو مین جلدی بنالاؤن منتری نے دیوان کو کہا کہ جتنے روپیے مانگے
اتنے روپیے دو تو یہ جلد بنالاوے بڑھئی نے جتنے روپیے مانگے اتنے روپیے دیے وہ گھر کو لیگیا اور کتنے دنون کے بعد کشتی تیار کرکے
خبر دی کہ تیار ہوچکی اسیوقت دیوان نے اپنے سوامی سے جاکر کہا کہ آپ نے جو کشتی بنوانے کی اگیا دی تھی

یہ سنتے ہی دیوان اُٹھ ندی کے کنارے آیا اور دیکھ پرسن ہوا اور اُس ہرنی کو گھوڑا جوڑا دے پانچ گانون بخش کر دیے
اور اپنا جیو کشتی پر رکھوا آپ کٹہرے پر ہو ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ جو ہم جیتے پھر آوینگے تو پھر تم سے ملینگے اور جو مر گئے تو یہی ہماری
آخری رخصت ہے تمام گھر کے لوگ کوک مار رونے لگے پھر بھی جی بجاری کیے ہوئے اُس کشتی پر چڑھ بیٹھا اپنی
کشتی کھول دی جسطرف سے وہ پھول بہتا ہوا آیا تھا اُسی طرف کو وہ چلا جاتا تھا اور دونوں کنارے
درختوں کو دیکھتا جاتا تھا کتنے دنون مین ایک بہابن مین جا پہونچا اور کھانے کی خبر بھی ہو گئی تب
اپنے جی مین بچار کر آپ ناو پر بیٹھ رہنا اُچت نہین جس کام کو آئے ہین اُس کام کی فکر کیا چاہیے
اپنے جی مین کہتا تھا اور کشتی پال پر اُترائے جاتا تھا کہ ایک پہاڑ درمیان اُس دریا کے نظر آیا اور
اُس پہاڑ سے پانی آتا تھا کشتی وہین لگا آپ اُتر کر پہاڑ پر گیا کیا دیکھتا ہے کہ جہان تہان ہاتھی گینڈے
ہزار نے دھاڑ رہے ہین سواے آوازون کے کوئی بات کان نہین پڑتی سن سن آوازین اپنے
من مین سہما جاتا تھا اسپر بھی آگے ہی پاؤن دھرتا تھا جب اُس پہاڑ کو لانگ گیا وہان جا کر دیکھے تو ایک
ویسا ہی پھول بہا چلا آتا ہے اُس پھول کو دیکھ جی مین ڈھارس سی ہوئی کہنے لگا کہ ویسا ہی پھول دوسرا
بھی دیکھا بھگوان چاہے تو پرکش بھی نظر آوے جون جون آگے بڑھا تون تون پھول اور بھی بہتے دیکھے
اندیشہ اُسکے جی سے کم ہوا اور دل مین کچھ قرار آیا آگے دیکھتا کیا ہے کہ ایک بڑا پہاڑ ہے اور اُسکے نیچے
ایک مندر ہے اُس مندر کو دیکھکر اپنے من مین بچارا کہ ایسا سندر مندر اس جگہ بنا ہوا ہے چاہیے کہ کوئی منش
بھی ہو یہ کہتا ہوا اُس مندر کے پاس جا پہونچا اور جا کر دیکھے تو ایک ترور مین تپسی زنجیر سے پاؤن باندھے ہوئے
اُلٹا لٹک رہا ہے بار اس کا چام سوکھ کر کاٹھ ہو گیا ہے اور اُسمین سے ایک ایک بوند رکت کے اُس
ندی مین گرتے ہین اور وہ پھول ہو وہان سے بہتے چلے جاتے ہین ایسے اچرج کو دیکھ جی مین یہ کہنے لگا
بھگوان کی لیلا کچھ بدھ مین نہین آتی نیچے نگاہ کر دیکھے تو بیس جوگی ویسے ہی جٹا دھاری بیٹھے ہین
اور سوکھ کے وہ بھی ٹھٹر تک ہو گئے ہین اور چارون طرف اُنکے ڈنڈ کمنڈل پڑے ہین اور جب
دھیان مین جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے ہین یہ دسا وہان کی دیکھ پردہان اُٹھا پھر اپنی ناو
پاس آیا اور سوار ہو کتنے دنون مین اپنے نگر مین آن پہونچا لوگون نے خبر اُسکے آنے پائی پیشوائی
اُسکے لینے کو گئے اور لے آئے جو کوئی آتا تھا کھیم کشل پوچھکر بدھائی دیتا تھا گھر مین بھی آو
آنند باجنے لگی اور منگلاچار ہونے لگا یہ خبر راجہ نے سنی اور ایک پردھان کو بھیج دیوان کو بلوایا وہ آنکر

لیگیا یہ جاکر راجہ کے پاؤن پر گر پڑا راجہ نے اُٹھا چھاتی سے لگا لیکر کُشل پوچھی اور کہا کہ کہان تک تو گیا تھا اور کہان ٹھکانا اُسکا کرپایا یہ سنتے ہی دو سے پھول جو لایا تھا بھینٹ کیے اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ مہاراج ایک اچنبھے کی بات ہے جو مین کہونگا تو آپ یقین نہ لاوینگے پھر راجہ نے کہا کہ جو تو نے اچنبھا دیکھا ہو سو بول کہ تب وہ بولا کہ مہاراج مین یہان سے چلا ہوا ایک جنگل مین جا پہونچا اور وہان جاکر ایک پہاڑ دیکھا اُس پہاڑ پر جب مین چڑھا اور ایک پہاڑ نظر آیا اسیطرح کے پہاڑ لانگھتا جب مین آگے گیا تو ایک پہاڑ تلے ایک سندر مندر دیکھا جب مین اُسکے پاس گیا تو ایک درخت پر تپسی پاؤن مین زنجیر باندھے ہوئے اُلٹا لٹکا ہوا نظر پڑا اُس جام سب اُسکا ہاڑ مین سمٹھ رہا ہے اور رکت اُس دیہہ سے جو ٹپکتا ہے سو پھول بنکر بہتا ہے اور اُسکے پیچھے دیکھا تو بیس تپسی آسن مارے جس دھیان مین بیٹھے تھے ویسے ہی رہ گئے اور جان ایک مین بھی نہین یہ سنکر راجہ ہنسا اور منتری سے کہا کہ تو سن مین اُسکا بچار تجھے کہتا ہون کہ وہ جو تو نے تپسی زنجیر مین لٹکا دیکھا ہے وہ تو میری دیہہ ہے مین اُس جنم ایسی کٹھن تپسیا کی تھی اُسکا پھل مجھے یہ راج ملا ہے اور وے جو بیس سدھ تو نے دیکھے سو بیسون داس مین ہے جو تو نے لا دیا اور اُس تپسیا کی تیج سے میرے آگے کوئی ٹھہر نہین سکتا اور اُسی بل سے مین نے شنکھ کو مارا اور یہ پوربجنم کا لکھا تھا اِسمین میرا کچھ دوش نہین جب تک مین اِس پرتھی مین کھنڈراج کرونگا تب تک تو منتری رہیگا تو اپنے جی مین چنتا ست کر اِسمین دوش تیرا بھی کچھ نہین جیسا پوربجنم کا لکھا تھا سو ہی ہوا اور جیسے تب اُنھون نے میری سیوا کی تھی ویسا ہی اب اُسکا پھل بھوگ کرینگے اور تب اُنھون نے میرے ساتھ جی دیا تھا اسلیے مین نے اُن بیسون کو اپنے نکٹ رکھا ہے یہ اپنا پرچا دینے کے لیے تجھسے ٹھہرائی کی تھی اب تیرا سن تپایا اور تو نے ہمارا مرم بوجھا کیونکہ سب لوگ کہتے ہین کہ بکرم نے اپنے بڑے بھائی کو مارا اِسمین دوش میرا کچھ نہین اور جو کرم کا لکھا ہے سو ہو رہتا ہے آج سے مین نے تجھے اپنا پردھان کیا اور جسمین راج کاج اچھا ہووے وہ کیجیو یہ بات کسی نے کے آگے ست کہیو اسلیے کہ جو سنے گا راج کاج کی لوبھ سے جو کما دیگا اتنی بات کرنا وہ تی تپلی کہکر بولی کہ سن راجہ بھوج جتنا سیر یا بکرماجیت کا راج تھا اُسکا بھار اُسنے دیوان کو وسے مختار کر دیا اور راج پاٹ حوالے کیا جو اُسکے سمان ہو تو اِس سنگھاسن پر بیٹھنے کا نام لے نہین یہ خیال دل سے دور کر وہ ساعت اور دن بھی راجہ کا ٹل گیا دوسرے صبح کو آ پھر سنگھاسن کے پاس کھڑا ہوا اِسمین

چترکلا چھبیسوین پتلی بولی

سُن راجہ بھوج مین ایک دن کی حقیقت راجہ بکرماجیت کی تجھسے کہتی ہون سو تو دل مین اچھے
خوب طرح سمجھ ایک دن راجہ ندی کے کنارے دسہرہ نہانے گیا تھا وہان جا کر دیکھے تو ایک نئی عمر کی بنیے کی
جوان خوبصورت ندی کے تیر کھڑی ہوئی بال سکھاتی تھی اور سامنے اسکے ایک ساہوکار کا بیٹا ٹکٹکی لگا رہا ہے
اور آپس مین دونون کی سینین چل رہی ہین کبھی تو وہ استری ہاتھ نچا کے بھون مٹکا کے بال سلجھاتی ہے

یہ تصویر اس جگہ کی ہے کہ راجہ دریا پر نہانے گیا اور ایک استری اور ساہوکار کو دیکھا اور ہرکارہ ہمراہ کیا



[illegible]

اسطرح سے انگ انگ رمت سے چھپا کر رہی ہے اور وہ بھی اسطرح اشارا کر رہا ہے ان دونون کی حالت
دیکھ راجا اپنے جی مین بچارا کہ انکا تماشا دیکھنا چاہیے کہ یہ کیا کرتے ہین پھر راجہ نے اشنان دھیان اپنا کیا
کیا پر انکی اور بھی دیکھتا رہا اتنے مین وہ استری اشنان کر چکی اور گھونگھٹ کر اپنے گھر کو چلی اور
ساہوکار بھی اسکے پیچھے پیچھے چلا راجہ نے ایک ہرکارہ دونون کے پیچھے لگا دیا اور کہہ دیا ہرکارے سے کہ دیکھنا
کہ ان دونون کا مکان دیکھ سب سے واقف ہو آ اور ہمین جلدی خبر دے جب وہ عورت اپنے گھر مین
گئی تب اسنے پھر کر دیکھا اور سر کھولکر دکھایا پھر چھاتی پر ہاتھ دھرا اپنے مندر مین گئی اور سیٹھ کے بیٹے
نے بھی اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھا یہ خبر ہرکارے نے آکر راجہ کو دی راجہ بھی اپنی سبھا مین آکر بیٹھا اور ایک
پنڈت سے کہا کہ کوئی تریا چرتر ہمین سناؤ کہ ہمارا جی سننے کو چاہتا ہے تب پنڈت نے عرض کیا کہ مہاراج میری
تو کیا سامرتھ ہے جو تریا چرتر آپکے آگے کہون تریا چرتر اور پرش کا بھاگ برہما بھی نہین جانتا آدمی
کی تو کیا قدرت ہے دیکھتے ہی بن آوے زبان سے کہا نہین جاتا یہ بات پنڈت سے

اور اپنے جی مین کہا کہ یہ چرتر دیکھا چاہیے اتنے مین شام ہوگئی راجا اٹھ محل مین گیا کچھ رات رہی باہر نکل آیا
اور اُس ہرکارے کو بلا کر کہا کہ تو اس بات کا کچھ بھید سمجھا ہو اُسنے کہا کہ مہاراج کچھ میرے جی مین آیا ہو پر آپکے
آگے کہتے تنکا ہوتی ہو راجہ نے کہا کہ جو سمجھا ہو نڈر ہوکر بیان کر وہ بولا مہاراج اُسنے جو سر کھولکر چھاتی پر
ہاتھ رکھا تو اُسنے کہا کہ جسوقت اندھیری رات ہوگی تب مین تجھسے ملونگی اور اُسنے بھی چھاتی پر ہاتھ رکھہ
جواب دیا کہ اچھا داس کی سمجھ مین یہی آتا ہو راجہ نے کہا کہ تو نے سچ سمجھا ہو یہی اُسکا مطلب ہو مین نے بھی
بڑی دیر تک گھاٹ پر بیٹھے اُنکون کا مدعا معلوم کیا تھا پر اب مجھکو اُسکے گھر لے چل ہرکارے نے کہا کہ اچھا
مہاراج مین حاضر ہون چلیے راجہ ہرکارے کو لے اُسکے مکان کے پاس آیا اور اُسکو بدا کیا پچھواڑے
چوبارے کے ایک کھڑکی تھی اُسمین سے چراغ کی جوت نظر آتی تھی اور کبھی کبھی جو وہ جھانکتی تھی تو اُسکی
جھلک بھی معلوم ہوتی تھی جب دو پہر رات گذری اور خوب اندھیری ہوگئی تب راجہ نے اِدھر سے ایک
کنکری اُس کھڑکی مین ماری لگتے ہی وہ جھانکی راجہ کو دیکھ یہ جانا کہ وہی شخص آن پہونچا ہو پھر اُسنے تمام گھر کا
جواہر اور سب زیور ایک ڈبے مین بھرا اور ساتھ لیکر نکل راجہ کے پاس آئی کہا اسوقت مجھے لیچل راجہ نے کہا
یون تو مین تجھے نہ لیجاؤنگا کیونکہ تیرا خاوند جیتا ہو جو کبھی خبر پاوے تو راجہ کے دربار مین فریاد کو جاوے تو راجہ
مجھے تجھے مار ڈالیگا اِس سے بہتر یہ ہو کہ پہلے تو اُسے مار پھر آ جو نکنٹک ہوے ہم تم سکھ بھوگ کرین اُسنے بلنبھ کچھ نہ کیا
سنتے ہی گھر مین جا کٹاری سے خاوند کو مار پھر چلی آئی اور وہ جواہر کا ڈبا راجہ کو دیا دونون اِس طرح نگر سے باہر
گئے آگے آگے راجہ پیچھے پیچھے وہ استری جب وہ ندی کنارے پہونچی تب راجہ وہان کھڑا ہوا اور اپنے جی
مین بچار کرنے لگا کہ جسنے اپنے سوامی کے مارنے مین بلنبھ نہ کیا اُس سے دوسرے کو کیا توقع ہوگی اسلیے اِس سے
جدا ہو جیے اور اِسکا چرتر دیکھیے کہ اب کیا کرتی ہو یہ دلمین بچار کر راجہ نے کہا کہ اے سندری مین پہلے پیرکر اس ندی مین چلکر تھاہ
جہان ندی کی تھاہ پاؤنگا تو اسی راستے سے تجھے لیجاؤنگا یہ کہہ راجہ ندی مین بیٹھا اور پیرکر پار کا راستہ لیا جب
اُس کنارے جا پہونچا تب پکار کر کہا کہ مین تو پار اُتر آیا پر تجھے لا نہین سکتا کیونکہ پانی اتھاہ ہو یہ کہہ راجہ نے
آگے کی راہ لی تب اُس عورت نے اپنے جی مین بچارا کہ اب اُسکے ہاتھ لگا ہو اُسکی بلا سے یہ تجھے چھوڑ گیا ہو
ابھی کچھ رات باقی ہو بہتر یہ کہ پھر گھر کو چلیے اور سوامی کے ساتھ جلیے یہ دل مین ٹھان کر آپ پھر گھر مین آئی
اور خاوند کے پاس جا کوک مار ہاے ہاے کر رونے لگی اور پکاری کہ دوڑیو چلیو میرے خاوند کو چور
مار گئے ہوتے بھاگا ہو یہ سنکر گھر بار کے سب لوگ دوڑے اور پوچھا کہ چور کدھر ہو اُسنے کہا کہ ابھی اِسی

نکل گیا لوگ تو ڈھونڈھنے لگے اور یہ سر پٹک پٹک رو رو کہتی تھی کہ میرا سوہاگ لوگ مجھسے اٹھا کے لیے جاتا
ہی لوگ سب اکٹھے ہو کے سمجھانے لگے کہ یہ بھگوان کی مایا ہی اسمین کسی کا بس نہین چلتا جب موت آتی ہی
تو کچھ بہانہ لے آتی ہی اسکے دن پورے ہو چکے اور کون کسی کو لا سکتا ہی اور کون کسی کو یون جلا سکتا ہی
تو اسنے جی مین ڈھارس باندھا اور اوسکی گت کر تب وہ بولی کہ مین بھی اسکے ساتھ ستی ہونگی کیونکہ
میرا جگت مین کوئی نہین لوگون نے بہت سمجھایا پر اُسنے نہ مانا جا ونند کو ندی کنارے لیگئی اور چتا بنا
اسکو لیکر آپ بھی جلنے کو بیٹھی تمام نگر کے لوگ دیکھنے کو آئے راجہ بھی آن کھڑا ہوا اُسنے خاطر جمع سے آگ
اپنے ہاتھ سے چتا مین لگائی اور سنبھل بیٹھی جب کپڑے اور بال جلکر اسکے بدن مین آگ لگی تب گھبرا کر
اٹھی اور سب لوگ دیکھکر ہنسے وہ چتا سے کودتی ہی ندی مین جا پڑی تب راجہ سے چپ نہ رہا گیا کہا کہ اے
سندری یہ کیا ہی وہ بولی سنو راجہ اسکا مرم جا کر اپنے گھر مین پوچھو اور مین جو اپنے کرم مین لکھا لائی تھی
اسکا پھل پایا پر تونے اپنے گھر کا بھید نہ پایا ہم سات سکھیان اِس نگر مین ہین اُنمین سے ایک مین ہون
اور چھ تیرے گھر مین یہ کہ وہ تو پانی مین ڈوب مری اور راجہ اپنے محل مین آیا اور چھپ رہا کسی کو دکھائی نہ دیا
ایک دن اور ایک رات وہان رہا دوسری رات کے وقت جب ہوئی آدھی رات چھ رانیان ہاتھون مین
کنچن کے تھال مٹھائی پکوان سے بھر بھر لیکر محل کے پچھواڑے کے باڑے مین گئین اُسکے آگے ایک بن
تھا اُس بن مین ایک سنڈھی تھی اُسمین ایک جوگی دھیان لگائے بیٹھا تھا یہ چھ رانیان ڈنڈوت کر
وہین جا بیٹھین راجہ بھی جو اُنکے پیچھے آیا تھا یہ احوال دیکھنے لگا جب سدھ اپنے دھیان سے نچنت ہوا
اُنسے ہنس ہنس کے باتین کرنے لگا اور جسقدر مٹھائی پکوان لیگئین تھین سب آگے رکھ دیا اُسنے
بھوجن کیا اور یہان کھا کر ایک جوگ بدیا کری ایک دیہہ کی چھ دیہہ ہوئین اور اُن چھ رانیون سے بھوگ کیا
پھر وہی چھ رانیان بدا ہو اپنے مندر کو چلی آئین راجہ یہ چرتر دیکھ اپنے من مین بچار کرنے لگا کہ اس
سدھ نے کیا کہ اپنا جوگ بھرشٹ کیا اور اپنا دھرم کھویا یہ بچار کر راجہ سدھ کے سامنے جا کر کھڑا ہوا
سدھ من مین شنکوچ کچھ بھرشٹ ہوا سے بولا کہ نرپتی کہان سے آیا ہی اپنے من کا مجھسے بھاو کہہ تب راجہ نے
کہا کہ مجھے ہر آپ کے درشن کی اچھا تھی اسلیے مین آیا ہون تب وہ جوگی بولا کہ راجہ جو تو مجھسے کا سنداما مانگے
تو تیری پوری کرون پھر راجہ نے کہا کہ سوامی ایک دیہہ کی چھ دیہہ کسطرح ہین وہ بدیا مین تجھسے مانگتا ہون
مجھے بتاؤ نہین تو مین تمھین جہان سے مار ڈالتا ہون اتنی بات کہ پتلی کہنے لگی کہ سن راجہ بھوج جب

راجہ نے اُس سدھ سے یہ باتین کہین تب اُسنے ڈر کے وہ مڑیا دی اور راجہ نے وہان پکشا کی نس پیچھے
جوگی کو تلوار مار ٹکڑے کر ڈالا پھر وہان سے محل مین آیا اور جہان چھیون رانیان بیٹھی تھین وہین آکر راجہ بھی
بیٹھا راجہ کو دیکھ چھیون رانی اٹھ خدمت مین حاضر ہوئین کسی نے پنکھا ہلایا کسی نے ہاتھ منہ دھلایا کسی نے
پان بنا کھلایا اسطرح سے اپنی اپنی پریت راجہ سے پرکاش کرنے لگین اور جون جون وہ پیار کرتی تھین
تون تون راجہ مان کرتا تھا پھر راجہ بولا سنو سندریون مین تمسے ہٹ کرتا ہون تم مجھسے ان ہٹ کراد کا دھیان
دھر وہ تمہین اچت نہین تب وے بولین کہ مہاراج ہمارے پران ریچھک تم ہو تمھین دیکھے ہم جیتے ہین
تمھارا دھیان ہم آٹھ پہر کرتی ہین جو کبھی باہر تم کہین جاتے ہو تو ہم چکور کی طرح تمھارے مکھ چندر کے
دیکھنے کو ترستے ہین جیسے جل بن مین تڑپتے ویسے ہم بیاکل رہتی ہین اور چھن بھر کے بیوگ مین جل کول
کیطرح ہم کملا جاتے ہین راجہ سن کر دو دھر مسکرایا اور کہا کہ سچ ہے سندریون مین نے جانا کہ تمھارا دل
مجھے نہین چھوڑتا جیسے ایک سدھ کے چیلے سدھ ہو گئے اور پھر وہ ایک ہی سدھ ہو گیا یہ سن رانیان
ایک دم چپ ہو کر بولین کہ مہاراج ایسے اچنبھے کی تم بات کہتے ہو جو نہ کبھی دیکھی نہ سنی اور کسی کو اعتبار
جب تا نہ آوے کیونکہ ایک دیہ کی چھ دیہ ہون اور اس بات کو کون مانیگا تب راجہ نے کہا کہ چلو
ہم تمہین دکھا دین چھیون کو اپنے ساتھ لے اسی باڑے مین جا اُس گوپھا کا منہ کھول دیا دیکھ کر
وے سہم گئین اور اپنے من مین جانا کہ راجہ نے ہمارا سب چرتر دیکھا پھر راجہ نے کہا تمنے جانا یا
نہین یہ سنکر اُنھون نے نیچی گردن کر کچھ جواب نہ دیا تب راجہ نے چھیون کا سر کاٹ اُس گوپھا مین ڈال
منہ بند کر چلا آیا اور آتے ہی نگر مین ڈھنڈھورا پھیر دیا کہ جتنے برہمن اور برہمنیان اور برہمنیون کی کنیان
ہین وے سب یہان آکر حاضر ہون یہ سنکر سب حاضر ہوئین جتنے رانیون کے زیور اور بستر تھے وہ
برہمنون کو پہرا دئے اور ایک ایک برہمن کو ایک ایک گانون برت کر دیا اور جتنی کنیان تھین انکو دان
جہیز دیکے بیاہ کر دیا اور آپ راج کاج کرنے لگا اتنی بات کہ پتلی سمجھانے لگی کہ سن راجہ بھوج تو بڑا [illegible]
ہے پر اس آسن پر وہ بیٹھیگا جو بکرم سمان ہوگا وہ ساعت بھی گذر گئی راجہ وہان سے اٹھکر اپنے مکان
گیا رات کو اسی سوچ مین سو رہا دوسرے دن صبح کو پھر سنگھاسن کے پاس آکر کھڑا ہوا تب

چھبیسوین پتلی بولی

سن راجہ ایک دن کی بات ہے بکرم تیرتھ کرنے گئے ہوئے ایک بھاٹ بہت دریدری خراب حال تھا

سب پرتھی کے راجاؤن کے پاس پھر آیا اور ایک کوڑی کا اُسنے کسی سے فائدہ نپایا جب اپنے گھر مین آیا تب دیکھا کہ بیٹی جوان شادی کرنے کے لائق ہوئی ہی یہ اپنے جی مین چنتا کرتا تھا کہ اُسکی بھاٹن بول اُٹھی کہ تمام دیس تم پھر آئے پر جو کمائی تم کر لائے ہو سو کہو تب اُسنے جواب دیا کہ میری قسمت مین دھن نہین ہی اسلیے کہ تمام راجاؤن کے پاس گیا اور ششتاچار اُنھون نے سب کیا پر ایک دام ہاتھ نہ آیا اب میرے جی مین ایک بات آتی ہی کہ راجہ بیر بکرماجیت باقی رہ گیا ہی اُسکے پاس بھی جاکر مانگون جو میرے جی کا سندیہ مٹے پھر وہ بھاٹن بولی کہ اب تم کہین مت جاؤ اور سنتوکھ کر رہو کرم کا لکھا پھل یہین بیٹھے پاؤ گے پھر بھاٹ نے کہا کہ راجہ بیر بکرماجیت کو سنتے ہین کہ بڑا دانی ہی اُسکے پاس اپنی جو کامنا لیگیا ہی وہ خالی ہاتھ نہین پھرا اور اپنے مقصد کو پہونچا ہی یہ باتین کر وہ راجہ کے پاس چلا اور گنیش کو منا راجہ کے سنمکھ جا کھڑا ہوا راجہ نے ڈنڈوت کی اور وہ اسیس دیکر بولا کہ بہت بھوم پھر آیا ہون آپ کا جس سنکے یہان لے آیا ہی آپ اِس مرت لوک مین اندر کا اوتار ہین اور گُن کے ندھان ہین آپ کے برابر دانی سنسار مین کوئی نہین اِسوقت مین آپ دان دیجیے کہ آپ راجہ ہری چند ہین تمام پرتھی مین آپکا ہی

یہ تصویر اُس جگہ کی ہی کہ ایک بھاٹ اور بھاٹن کنیا دان مانگنے راجہ بیر بکرماجیت کے پاس آئے



جس چھپا رہا ہی اور سوامی مین کالی کا ست ہون بھاٹ نے بس مین اُتار لیا ہی اب تمھین سنانے آیا ہون میرا منورتھ پورا کر دو مین نے سنسار مین پھر کر خوب دیکھا کہ سواے تمھارے میری آس پجانیوالا اور کوئی نہین تب ہنسکر راجہ نے کہا کہ تو اپنا مطلب سب میرے آگے پرکاش کرے کہ جو مین تیری کامنا پوری کر دون بھاٹ نے کہا کہ یون مجھے اپنے کرم کا بھروسا نہین آپ بچن دیجیے تو مین خاطر جمع

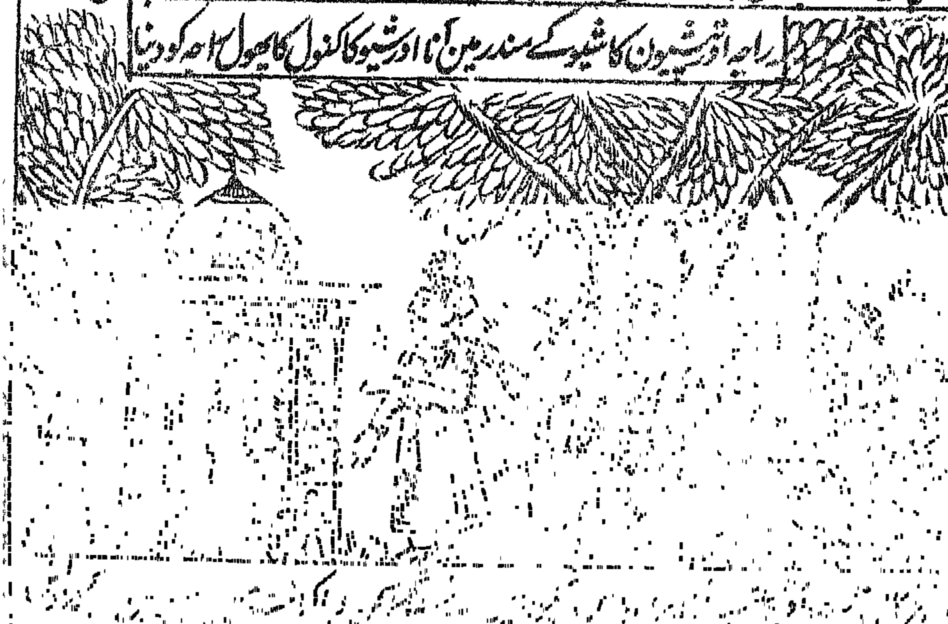
سے کون جب راجہ بچن دینے لگا تب بھاٹ بولا کہ مہاراج مجھے منہ مانگا دان دیجیے کہ اپنی پتری کی
شادی کرون بارہ برس کی کنیان میرے گھر مین بیٹھی ہے اسلیے مین جانچنے آیا ہون یہ سن راجہ نے
ہنسکر منتری سے کہا کہ جو یہ مانگے وہ اسے دو پھر اس بھاٹ نے کہا کہ مہاراج جو کچھ آپ کو دینا ہے آپ
سنکلپ کر دیجیے مجھے اس سنسار مین اب کسی کا اعتبار نہین راجہ نے دس لاکھ روپیے نقد اور بہت سے
لعل موتی اور سونے اور روپیے کے زیور تھال بھر بھر کے دیے اور وہ لے اپنے دیس اپنے
گھر آیا اور جو کچھ لایا تھا سب شادی مین لگایا اور راجہ نے پیچھے اسکے دو جاسوس کر دیے تھے کہ تم
یہ دھن کو لیجا کر کیا کرتا ہے اسکی خبر ٹھیک لاکر مجھے دو جب وہ شادی کر چکا اور اسکے ایک دن کے کھانے کو نہ رہا
ان ہرکارون نے راجہ کو خبر دی کہ مہاراج اس بھاٹ نے ایسا بیاہ بیٹی کا کیا کہ اس کلجگ مین کوئی اور
کر سکتا نہین جو کچھ آپکے یہان سے دھن دولت لیگیا تھا سو سب چھین بھر مین بیٹی کو دے بیاہ دیا یہ سن راجہ نے اور
کئی لاکھ روپے اسکو بھیج دیے اور اپنے چیت مین بہت پرسن ہوا کہ دھن بھاگ میرے ہین کہ میرے
راج مین ایسی ہمت والے لوگ ہین اتنی بات کہہ پتلی بولی سن راجہ بھوج اتنا دھن دیکر بھی راجہ نے
اسکا خرچ سن اور دولت بھیج دی ایسا دانی ہو تو اس سنگھاسن پر بیٹھے اور نہین تو من کے لڈو کھانے
سے کچھ حاصل نہین یہ سنکر راجہ اپنے مکان مین آیا پھر صبح ہوئی اشنان پوجا کر وہین آن جیکا کھڑا ہوا آگے بیٹھنے

۲۶ بدیاوتی چھبیسوین پتلی بولی

کرشن راجہ مین تیرے آگے گیان کی بات کہتی ہون تو من دیکر کان رکھ جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو کچھ ساتھ
نہین لاتا اور مرتا ہے تو کچھ لے نہین جاتا اس جیون کا پھل یہی ہے کہ سنسار مین آکر کچھ کرنی کرے اور
جیسی کرنی کرے گا ویسا ہی پھل پاویگا اور سنسار مین جیون تھوڑا ہے اس سے ایسا جتن کرو کہ مرنے
کے بعد بھی جگ مین نام ٹھہرا رہے دونون لوک مین سکھ پاوے اور یہ منش جنم بار بار نہین پاتا
جب پورب جنم مین دان برت تپشیا بہت کرتا ہے تو یہ نر دیہہ پاتا ہے اور پچھلی دان کچھ سوچ مت کر یہی اپنے
جی مین سدا رکھ کہ دان ہمیشہ کیا کیجیے یہ روپ جو سنسار ساگر ہے اسکے ترنے کو سوا دان اور اپکار اور
ہربھجن کے دوجا اپاے نہین مین نے تجھے کہا کہ ساتھ کوئی کچھ نہین لیجاتا مین تیرے آگے سب
کہتی کہ راجہ ہری چند راجہ کرن بیر بکرماجیت کیا لیگئے جنھون نے دان اپکار ہربھجن کیا انکا جگ مین
نام رہا اور انت بیکنٹھ پایا یہ باتین پتلی کی سن راجہ بھوج بولا کہ راجہ بیر بکرماجیت نے

پا کیا ہو وہ کہ تب مدناوتی پتلی بولی کہ ایک دن راجہ بیرمکرماجیت راج سبھا مین بیٹھا تھا ایک داسی نے آکے عرض کی کہ مہاراج اشٹھ پوجا کا وقت جاتا ہی یہ سنکر راجہ نے بچار اکہ اسنے سچ کہا میری عمر چلی جاتی ہی اور مجھے گیان دھرم پوجا بن نہ آئی اس سے اُتّم یہ ہی کہ اس راج کاج کی مایا بھولا ئیے بھجن جوگ کما ئیے کہ جو اور جنم مین کام آوے یہ راجہ اپنے جی مین بچار راج پاٹ دھن جن تیاگ سمجھکر تپسیا کرنے کو ایک بن مین چلا اور یہ بچار کرتا جاتا تھا کہ اس سنسار مین جینا سپنے کے سمان ہی اور جینے کے بھروسے پر مین نے اپنا کام اکارتھ گنوایا یہ بچار کرتا ہوا راجہ ایک مہابن مین جا پہونچا وہان جا کر دیکھے تو ایک منڈلی تپشیون کی بیٹھی ہوئی ہی دھونی ایک ایک کے آگے جاگ رہی ہی اور مارمار اپنے دھیان مین لین ہو رہے ہین کوئی اوردھ باہو ناگا جٹا دھاری کوئی پنچ اگنی ساپت انیک پرکار کی سادھنا کر رہے ہین اور کوئی انمین سے بیٹھا سر سے ماس کاٹ کاٹ ہوم کر رہا ہی اسطرح سے انکی تپسیا دیکھ راجہ بھی تپ کرنے لگا آپ بھی تپسیا کرتا تھا اور انکی بھی تپسیا دیکھتا تھا کئی ایک دن مین تپشیون نے اپنا سر یہ ہوم کر دیا انکی دیکھا دیکھی راجہ بھی اپنا سیس ہوم کرنے لگا کئی ایک مہینے مین راجہ نے ایک دن سر بھی اپنا کاٹ ہوم کر دیا وہان جو ایک شیو کا مندر تھا انمین سے ایک شیو گن نکلا اور نکلکر سب تپشیون کی دھونی مین سے راکھ سمیٹ کر ڈھیری کی اور پھر جا شیو کو خبر دی کہ مہاراج جو آپ نے کہا تھا سو مین کر آیا تب شیو نے اگیا دی یہ امرت لیجا اور انکے اوپر چھڑک آ یہ اگیا پاکے امرت لا جون جون چھڑکتا تھا تون تون انمین سے ایک ایک رام رام کہکر اٹھ کھڑا ہوتا تھا سب پر تو اسنے چھڑک دیا پر راجہ کی دھونی بھول گیا اور سب تپشی شیو کی استت کرنے لگے کہ مہاراج آپ بھگت راج ہین اور انا تھ کے ناتھ ہین جسنے آپکا سمرن کیا تب ہی تمنے پھل دیا اور جہان جہان شیوکون کو سنکٹ ہوا ہی تہان تہان انھون سے اسے چھڑا لیے ہو یہ استت کر کے ان تپشیون نے کہا کہ مہاراج ایک نرپتی بھی ہمارے ساتھ تپسیا کرتا ہی معلوم نہین کہ اسکو آپ کی اگیا ہوئی یا نہین یہ سن مہادیو نے اس گن کی طرف دیکھا تب ہی اسنے امرت لیجا کر جو دھونی باقی رہی تھی اُسپر چھڑکا راجہ بھی ہر ہر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور استت کرنے لگا کہ مہاراج سنسار کے سب جیون کی آپ سہاے کرتے ہین اور پالتے ہین آپ سنسار ساگر تن کرن ہار ہین ایسے جب جگت مین آکر آپ کو نہین پہچانا اُسنے اپنا جنم نرپھل

کھویا پھر وہان جتنے تپسی تھے شیو نے انکو منھ مانگا بر دیا اور سب کو بدا کیا سب کے پیچھے جب راجہ اکیلا رہ گیا تب اس سے کہا کہ جو تیری اچھا مین آوے سو تو بر مانگ مین تجھے دونگا یہ سن راجہ نے کہا کہ مہاراج آپ کی دیا سے سب کچھ ہے پر ایک مانگتا ہون کہ سنسار کے جنم مرن سے بیڑا پار کرو جیسے اور بھگتون کا بیڑا کیا تیسے مجھ پرم پاپی ادھین ہین کو تارو یہ راجہ کی بنتی سن کر شیو نے ہنسکر کہا کہ تیرے سمان کرمی کوئی کلجگ مین نہین اور تو گیانی جوگی داتا ستی تپسی ہر کلجگ کے راجاؤن کا اودھار کرنیوالا ہے اور مین تجھسے کہتا ہون کہ اب جاکر تو اپنا راج کر جب



راجہ اور شیون کا شیو کے مندر مین آنا اور شیو کا کنول کا پھول راجہ کو دینا

پہونچیگا اس سے تو اب جا کر مرت لوک مین آنند سے راج کر پھر راجہ ہاتھ جوڑ کے بولا کہ مہاراج سدا سے تمہاری سرشٹ کچھ جانی نہین جاتی یا تو مجھے اسوقت تارو نہین مین اپنا جی دیتا ہون تب ہنسکر شنکر نے کہا کہ جو تو جی ان دیگا تو مرت لوک کا راج تجھے ہاتھ سے بھی چھوٹیگا اور پھر تو اپنا بل کے کارن بھرنے پڑینگے اس سے تو جا میرا بچن جی مین رکھ اتنا کہہ شیو تو کیلاس کو گئے اور راجہ کے ہاتھون کنول کا پھول دے یہ کہہ گئے کہ جب یہ کنول مرجھاویگا تب تو جانیو کہ چھ مہینے مین مرونگا پھول لے راجہ اپنے نگر کو آیا اور اپنے من مین بچار کسی سے نہ کہا کتنے ایک برس کے بعد وہ کنول کا پھول مرجھا گیا تب راجہ نے کہا کہ مین چھ مہینے مین مرونگا جتنا کچھ دھن اور دولت تھی سو برہمنون کو [illegible] کر دی [illegible] شریر کے کھانے کو کچھ دھن رکھ لیا باقی سب پرتھی بر برہمنون کو دان کر دی

سطح دان پُن کر راجہ سدیہہ کیلاش کو چلا گیا اتنی بات کہہ پُتلی بولی سُن راجہ بھوج بکرماجیت نے
ستاکام کیا اور جیون مرن دونون کو دیکھا اس سے مین تجھے کہتی ہون کہ جینے کا کچھ بھروسا نہین ہے
مرن ساتھ اُسکے لگ رہا ہے دکھ سکھ بھی منش کے سر پر کیے ساتھ ہین اور پاپ پُن بھی ساتھ رہتے
ہین اور نرگن اور سرگن گیان بھی گھٹ مین رہتا ہے پر ایک برہم ہی الگ ہے اس سے مین تجھے
کہتی ہون کہ بھوپال سنسار مین کرت کی کیرت رہجاتی ہے سو ہی امر ہے جو مین نے تجھے کہا سن سچ کرم کر
سچ تو جان تو وہ دن تو یون گذر گیا راجہ نا اُمید ہوا اپنے مکان کو پھر گیا صبح ہوتے ہی ہاتھ منھ دھو اشنان
ہو جا کر پھر وہین آنکر موجود ہوا جتنے راجہ کی سبھا کے لوگ تھے وے بھی سب حاضر ہوئے راجہ نے
اپنے لوگون سے کہا یہ پتلیان جھوٹ باتین بنا بنا میرے آگے کہتی ہین اب مین انکی باتین نہ سنونگا
اور اس سنگھاسن پر بیٹھونگا وہ اپنے لوگون سے باتین کر رہا تھا کہ

چلچوتی ستائیسوین پتلی بولی

سُن راجہ بھوج ایک دن راجہ بیر بکرماجیت اپنی سبھا مین بیٹھا تھا کہ کوئی پرسنگ نکلا آپس مین کوئی
بول اُٹھا کہ آج راجہ اندر کے سمان کوئی راجہ نہین ہے کیونکہ وہ دیولوک کا راج کرتا ہے یہ بات راجہ نے سُن
بھی سے کچھ نہ کہا اور بیتالون کو بلا کر کہا کہ مجھے اندرپُری کو لیچلو بیتال ترت سے لے اُڑے اور ایک دم
مین لیجا کر اندر کی سبھا مین پہونچا دیا راجہ نے جاتے ہی وہان راجہ اندر کو ڈنڈوت کی اور ہاتھ جوڑ کر
کھڑا ہوا تب اندر نے بیٹھنے کو آگیا دی یہ حکم پا کر بیٹھ گیا اندر نے کہا کہ کہان سے تم آئے ہو اور تمھارا
نام کیا ہے دیس تمھارا کونسا ہے کس ارتھ کو یہان آئے ہو سو تم کہو راجہ بولا کہ سوامی انباوتی نگری کا

یہ تصویر اُس جگہ کی ہے کہ راجہ بکرم اور راجہ اندر سے ملاقات ہوئی



راجہ وہان سے اٹھکر آپ سے کہہ کر کہ دشمن کا آیا ہون تب پرسن ہوا اور بولا کہ میں نے بھی تمھارا نام سنا تھا
اور ملنے کی اچھا تھی سو تمہارے آنے کی بہت خوشی ہوئی جو کچھ تمھارا منورتھ ہو سو کہو اور جو تمھیں چاہئے
سو مانگو تم ہمیں پیارے ہو تب راجہ نے کہا مہاراج آپ کی کرپا اور دھرم سے سب کچھ ہے جو کچھ نہ ہو تو مین
آپ سے مانگوں آپ کا درشن ہوا سب کچھ میرے پاس ہے راجہ کی یہ باتیں سنکر اور بھی پرسن ہوا اور ایک
انگوٹھی اُن کو دے کے انہیں رخصت کیا جب سنگھاسن کو بڑی درشٹ سے دیکھے گا وہ ترت اندھا ہو
راجہ وہان سے بدا ہو پھر اپنے نگر میں آیا اور نگر میں بدھائی بجنے لگی اتنی بات پتلی سے سنکر راجہ بھوج
سنگھاسن پر ہاتھ دھرکر ایک اپنے پانون کو رکھ کر کھڑا ہوا اور چاہا کہ اس پر گدی پر بیٹھون آتے
ہی آنکھوں سے اندھا ہو گیا اور دیوانی دیوانی باتیں کرنے لگا چاہتا تھا کہ ہاتھ اس پر سے اٹھا کر
جدا ہوتا تھا یہ حال دیکھ پتلیاں کھلکھلا ہنسین اور سب راجہ چکت ہو گئی اور اسے بھی ہنسی رکہ
کہنے لگا کہ راجہ نے یہ کیا اکیا میں کیا کہتا ہا سنگھاسن پر پانون دیا یہ اپنی دسا دیکھو آپ
بہت پچتا کر بیٹھا ہوا تب پتلی بولی کہ اے راجہ مگر تو نے ہماری بات سنکر کیا پھل پایا اور آج
تو ایسے ہی سرا پہ سن تیرا اس پر بولا کہ اسکا جتن کچھ تم بتاؤ تب پتلی بولی کہ راجہ بکرم کا نام لے تو
اس دکھ سے چھوٹے گا جب بکرم کا جس راجہ بھوج نے بیان کیا تب ہاتھ چھوٹ گیا اور آنکھوں
سے بھی دیکھنے لگا پھر نیچے اتر کھڑا ہوا یہ دیکھکر سب لوگ حیران ہو گئے اور راجہ بھی اپنے چت مین
ڈرا سبھا کے لوگ بولے کہ راجہ بکرم کے سمان ہونا اس کلجگ مین کٹھن ہے پھر پتلی بولی کہ راجہ
اسی واسطے مین نے کہا تھا اور تو میری بات جھوٹ مت مان تو مورکھ ہے کچھ بھی سمجھ گیان
نہیں جو تو پڑھا ہے اس سے کچھ ہوتا نہیں گیان اور ہی چیز ہے اپنے برابر راجہ بکرما جیت کو
مت سمجھ وہ دیوتاؤں کے سمان تھا اور اسکے برابر گیان دھیان تیرا نہیں اپنے جی سے آس
چھوڑ سنگھاسن تجھے نہیں سا جے گا اور سنسار مین بہت باتیں ہیں وہ کر جسمین تیرا راج استھر
پرتاپ بڑھے کیرت رہے وہ دن بھی انھیں باتوں مین گذر گیا پھر اپنے محل مین گیا رات
جون تون کاٹ صبح پھر اسی مکان پر کھڑا ہوا تب

منوہری اٹھائیسوین پتلی بولی

سن راجہ بھوج راجہ بکرماجیت کے سمان کوئی سا ہی گیانی کلجگ مین دوسرا کوئی ہوا ہو

تو مجھے بتا دے اور مین جو کہتی ہون سچ جان ایک دن مین نے راجہ بیر بکرماجیت سے ہنسکر کہا کہ
سوامی پاتال مین راجہ بل بڑا راجہ ہے کہ جسکے اس سمان بھی تم نہین ہو سکتے ہو اور جو تو اپنا ساج اسکو
کیا چاہتا ہے تو ایکبار راجہ بل کے پاس تو ہو آ یہ بات سنتے ہی بیتالون کو بلا اگیا دی کہ پاتال پوری مین
مجھے راجہ بل کے پاس لے چلو سنتے ہی بیتال ترت لے اڑے اور دم بھر مین پہونچا دیا راجہ
نگری دیکھکر بھچک ہو رہا اور اپنے من مین کہنے لگا کہ ایسا نگر اجتک کہین نہین دیکھا کیلاش کے مانند
ہو رہا ہے دھن راجہ بل کو جو اس نگر کا راج کرتا ہے اسطرح سے نگر دیکھتا ہوا راجہ کے سنگھ پور پر جا
کھڑا ہوا اور ہاتھ جوڑ بنتی کر دوارپالون سے کہنے لگا کہ اپنے راجہ کو میرے آنے کا سماچار کہو کہ مہاراج
مرت لوک سے راجہ بکرم آپ کے درشن کو آیا ہے یہ سن ڈیوڑھی دار نے اپنے راجہ کے پاس جا کر
بکرم کی خبر دی سنکر راجہ بل نے کہا کہ تم کہو مین اپنا بل نہ دکھاؤنگا یہ سنکر دربان نے آ راجہ سے کہا کہ
تمھین درشن نہ ہوگا راجہ بکرم بولا کہ جبتک درشن نہ پاؤنگا تب تک یہان سے من نہ ڈلاؤنگا یہ بات
دربان نے راجہ بل سے کہی تب اسنے کہا کہ بکرم تو کون ہے جو راجہ اندر بھی آوے تو بھی اپنا درشن نہ دون
پھر کئی ایک دن کے بعد ایک دن راجہ نے دکھ پا کے اپنا سر کاٹ ڈالا راجہ بل کی تمام سبھا مین ہلا
مچا کہ بڑا انیت کام اس پرانی نے کیا راجہ نے یہ بات سنکر اگیا دی کہ امرت لیجا کر اسے جلا
اور کہو کہ تجھے درشن ہوگا تو اپنے جی مین نہ گھبرا اسوقت تو جا اور اپنا راج کاج کر اور جب شیوراتری
آویگی تب تو آئیو تجھے درشن ملیگا یہ سن ایک دواس راجہ کا امرت لیگیا اور راجہ بیر بکرماجیت چھڑک کر
جلا دیا اور یہ سارا وہان ہوا تھا کہ بیٹھا تب اسنے راجہ بل کا سندیسہ کہا سنکر بکرم بولا کہ تم یہ بات کہکر مجھے
کیون بہکاتے ہو مین تمھاری بات نہ مانونگا اس سے اتم یہ ہے کہ مہاراج کا ترت درشن کرون یہ
بات سن لوگون نے راجہ کے پاس جا کر کہا کہ مہاراج وہ نہین مانتا اور جاتا نہین جب اس سوال و
جواب کو کچھ دیر ہوئی تب پھر راجہ بیر بکرماجیت نے اپنا سر کاٹ ڈالا دوارپال نے راجہ سے کہا
کہ مہاراج پھر اس شخص نے اپنا گلا کاٹ کیا راجہ نے پھر امرت بھیجا اور کہا کہ اسے جلا سمجھا کر
اسکے نگر کو بھیجدو ایک دوت نے آکر راجہ پر امرت چھڑک جلا دیا اور کہا کہ تو اپنے جی مین ٹھہار
رکھ کہ تجھے ترت درشن ہوگا اور جتنے راجہ کی سبھا کے لوگ تھے انھون نے ایکبار راجہ سے
کہا کہ مہاراج بکرم کی آس کو تم اس مت کرو کہ اسنے ساہس بڑا کیا ہے الگی باتین سن راجہ بل



یہ تصویر اُس جگہ کی ہو کہ راجہ بکرم نے اپنا گلا کاٹنے والا

اُٹھکر دوار پر آیا اور بکرم نے درشن پایا اور ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج دھن ہین بھاگ میرے جو مین نے آپ کا درشن پایا جنم کا ڈولہ گنوایا پھر کہنے لگا کہ مہاراج کیا میرا ارادہ تھا جو آپ نے مجھے درشن نہ دیتے تھے کیا مین ساہسی نہین ہون یا مین دانی نہین ہون یا مجھے لوک کے لوگ نہین جانتے وہ کونسا پاپ تھا کہ میرے دوار سے آنے کو آپ نے بُرا مانا تب راجہ بل بولا کہ سن بکرم کل تا یک تیرے سمان اور کوئی نہین اب کان دیکرسن کہ مین تیرے آگے اسکا بیورا کہتا ہون سپہلے راجہ ہری چند بڑا دانی اور ساہسی ہو گیا ہو اور ایک راجہ جگت دیو بھی بڑا دانی اور بڑا پرتاپی ہو گیا ہو اُنھون نے بڑا دان اور ساہس کیا تھا پر تیرا ساجی اُنکا نہ تھا اُنھون نے بھی میری درشن کی بہت ابلاکھا کی تھی پر درشن مین نے کسی کو نہ دیا تو ایک دیپ کا راجہ کس گنتی مین ہو پر تیرے تپشیا بڑی زور آور ہو جو تجھے درشن ملا راجہ بکرم نے بھی ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج جو آپ نے کہا سچ ہو اور مین نے سچ کر اپنے جی مین مانا کہ آپ نے مجھپر بڑی کرپا کر درشن دیا اور دیا کر بھوساگر سے پار کیا پھر راجہ بل نے کہا کہ اب تو بدا ہو اور جا کر اپنا راج کاج کر یہ اُسکا نام بکرم نے سنکر بڑا الکھید مانا اتنے مین راجہ بل نے ایک لعل منگا بکرم کو پرشاد دیا اور اُسکا گن بتایا کہ جو اس سے مانگے گا یہ سب دیگا بکرم نے ہاتھ اوٹ لیا اور ڈنڈوت کر بدا ہو بیتال پر سوار ہوا اپنے نگر کو آیا جب نگر کے نکٹ آنکر پہونچا ندی کے کنارے دیکھے تو ایک استری کا خاوند مر گیا ہو اُسے جلا کر وہ کھڑی ہو ڈکراڈکر روتی ہو اور کہتی ہو کہ اب سنسار مین میرا مالک کوئی نہین اور نہ میرے پاس مایا ہو کس طرح مین نیرواہ کرونگی اور پنچون سے سرخرو ہونگی اسکا کوک ماردونا راجہ نے سنا اور دیکھکر وہ رتن اُس استری کو دیا اور کہا کہ

تو اس سے مانگے گی سو تیری یہ آس پوری کریگا اُسکو لے وہ ناری نگر مین گئی اور راجہ بھی اپنے محل مین داخل ہوا اتنی بات کہہ پتلی بولی کہ سُن راجہ بھوج یہ گُن بکرم کے تھے ایسا ساہسی تھا اور پرجا کا ہتکاری جو تو سات سرگ پھر آویگا تو بھی اُسکے سمان نہ ہو سکیگا اِس سے تو اپنے من کے خیال سے باز آ اور جو راجہ نے کام کیے ہین سو بھی تجھسے کہونگی وہ بھی دن اسی طرح سے ٹل گیا اُسکے صبح راجہ دیوان کو ساتھ لے سنگھاسن کے پاس آ کھڑا ہوا تب

۲۹
بیدھی اُنتیسوین پتلی بولی

راجہ بھوج تو کس بات پر بھولا ہے سب سکھیون نے تجھے کتھا سُنائی تب بھی تو نہ سمجھا پہلے مجھسے بات سُن لے پیچھے سنگھاسن پر پانون دے راجہ نے کہا اچھا پتلی بولی کہ ایک دن راجہ بکرماجیت رات کو اپنے مندر مین سوتا تھا کہ ایک خواب دیکھا کہ دریا کے آگے کتھا کہتی ہون کیا دیکھتا ہے کہ ایک سونے کا محل ہے اور اُسمین انیک پرکار کے رتن جڑے ہین طرح طرح کے پکوان اور سوگندھ ہین بھری ہوئی ہین اور ایک طرف اچھے پھولون کی سیج بچھی ہوئی ہے ایک طرف پھلواری کے زیور چنگیرون مین بھرے ہوئے ہین عطردان پاندان گلاب دان بھرے دھرے ہین اور مکان کے چارون طرف پھلواری کھلی ہوئی ہے باہر اُس مکان کے دیوارون پر رنگ رنگ کی چتر بنی ہوئے ہین کہ جنکے دیکھنے سے آدمی ترت موہت ہو اور اُس مندر کے بیچ خوبصورت استریان اچھے ساز لیے میٹھے مدھر مدھر سُرون مین گاتی ہین اور ایک تپسی بیٹھا ہوا اُنکا سُنتا ہے یہ دیکھ راجہ نے اپنے جی مین کہا کہ یہ تپسی ان ناریون کے جوگ نہین ہے اتنے مین آنکھ کھل گئی اور صبح ہوئی تب اشنان دھیان پوجا کر بیرون کو بلا کر کہا کہ مین نے جیسے کو خواب مین دیکھا ہے تم مجھے وہان لے چلو راجہ کی بات سُنتے ہی بیر اُٹھا کر لے اُڑے اور پل مارتے وہان پہنچا دیا راجہ نے وہان سے بیرون کو رخصت کیا اور آپ اُس باغیچے مین گیا اور اُس مکان کی تیاری دیکھتے ہی چپ ہو اپنے من مین کہنے لگا کہ یہ مکان کسنے بنایا ہے آدمی کا تو مقدور نہین چاہیے تو برہما نے اپنے ہاتھ سے جتن سے کیا ہے پھر اُس مندر کے اندر جا راجہ کھڑا ہوا اُتنے مین جہان جو رنڈیان بیٹھی گا رہی تھین سو راجہ کو دیکھ اپنے من مین چپ ہو رہین اور اُس مندر کا سمران کیا اُسنے ترت آ کر درشن دیا اور وہ بکرم کو دیکھ کر کرودھ کر بولا کہ سراپ تجھے دیتا ہون کہ تو جلا کر بھسم ہو جاتا ہے کیسے میرے استھان پر آیا ہے جسکے سے یہ استریان بیٹھی راگ لاتی ہین بیٹھین سو تو نے آ کیون بھنگ کیا یہ سن راجہ ہاتھ جوڑ بنتی کر بولا کہ مہاراج مین انجان یہان آیا ہون

تمہارے درشن کی مجھے اچھا تھی تمہارے کرودھ کو کون سہ سکتا ہی مین آپ کا داس ہون چوک میری معاف کیجیے یہ سُن وہ جوگی بولا کہ سُن راجہ بکرم تو نے سچ کہا مجھے بڑا کرودھ ہوا تھا جو تو میرے سنمکھ نہ ہوتا مین تجھے سراپ دیتا اور اب مین تیری بات سُن پرسن ہوا تو مجھسے مانگ جو چاہے راجہ نے کہا کہ مہاراج مین

یہ تصویر وہ ہے کہ راجہ جوگی کے درشن کو گیا



کیا مانگون آپ کے پرشاد سے میرے یہان سب کچھ ہے ان دھن رتن ہاتھی گھوڑے سبھی چیزین ہین پر ایک بستو مانگنے کے لیے مین آپ کے پاس آیا ہون جو کرپا کر دیجیے تو مین مانگون یہ سُن جوگی نے کہا راجہ جو تو مانگے گا سو مین دونگا راجہ نے کہا کہ یہ مندر مجھے دیجیے جوگی نے سن بلنبہ نہ کیا اور ترت وہ مندر راجہ کو دیا اور اپنا جوگ روپ دھر وہان سے تیرتھ برت کرنے کو گیا راجہ نے جب وہ محل پایا تب وہ پرسن ہو گدی پر جا بیٹھا اور وہ رنڈیان جیسے جوگی کے آگے گاتی تھین گانے لگین راجہ اُس مندر مین خوشی سے رہنے لگا انیک انیک پرکار کے رس بھوگ کرنے لگا اتنی بات کہ پتلی بولی سُن راجہ بھوج راجہ بکرم تو وہان بیٹھکر آنند کرنے لگا اور جوگی تیرتھ تیرتھ پھرتا تھا و جو کوئی سدھ ملتا تھا اُس سے اپنا دکھ کہتا تھا اسطرح سے کسی اور تیرتھ مین جا پہونچا اور وہان ایک جتی سے اپنے جی کے دکھ کا بیورا سب کہا اُسنے کہا کہ تو اپنے استھان کو جا اور بھیس دھر کے راجہ کے پاس جا سوال کر وہ دھرماتما ہی جب ہی تو وہ مکان مانگے گا تب ہی تجھے حوالے کر دیگا یہ اُسکی سیکھ مان ایک بوڑھے برہمن کا بھیس دھر اُس مندر کے نکٹ آ یا دوار پر جا تالی دی تالی کی آواز سُنتے ہی راجہ باہر نکل آیا اور اُس سے کہا کہ تو کیا مانگتا ہی مانگ تجھے دونگا تب اُسنے کہا کہ مہاراج مین تمام پرتھی پر پھر آیا پر تیری اچھا کا استھان کہین نپایا کہ جہان مین بیٹھون یہ سن راجہ ہنسکے بولا یہ ٹھانو تمہاری اچھا کے موافق ہو تو یہین برہمن نے

اسیس دی راجہ اُسے اُس جگہ پر بٹھا اپنے گھر کو آیا اتنی بات کہ پتلی بولی سن راجہ بھوج تو اُسکے سنگھاسن پر
بیٹھنے جوگ نہیں ہے تو اپنے جی میں کیا سمجھتا ہے جو تجھے ایسا ارادہ کرتا ہے جو اُسکے برابر ہو وہ سنگھاسن پر
بیٹھے وہ روز بھی یون آخر ہوا اچھا پھر اپنے مندر میں گیا رات جون تون کٹ گئی صبح ہوتے اشنان
پوجا کر وہیں آکر موجود ہوا اور چاہا کہ سنگھاسن پر پاؤن دھرے تب

روپ وتی تئیسوین پتلی بولی

کہ سن راجہ بادسے لے اگیا تی ایسا پر اپکار تجھ سے نہ کب کیا جو سنگھاسن پر بیٹھنے کو آیا ہے ایک دن کی بات راجہ
بیر بکرماجیت کی میں تجھسے کہتی ہون تو سن کہ اپنے محل میں ایک رات کو آرام سے سوتا تھا سپنے میں راجہ کو جی
میں آیا یکبارگی اُٹھ کر کاچھا باندھ ڈھال تلوار لے شہر کے کوچے میں پھرنے لگا آگے جا کر دیکھے تو چار چور بیٹھکر
باتین کر رہے ہین کہ کدھر چوری کرنے ہم چلیں اُنمیں سے ایک کہنے لگا اچھی ساعت میں چلو تو کچھ مال ہاتھ لگے
اور بُری ساعت چلنے سے جو کہ بے کار خالی ہاتھ پھر آوینگے اس طرح سے سب باتین اُنکی راجہ نے سنین
اور انھون نے بھی راجہ کو دیکھا اُنمیں سے ایک بولا کہ تو کون ہے راجہ نے کہا جو تم ہو سو ہم ہین یہ سنکر اُنھون
راجہ کو بھی اپنے ساتھ لگا لیا اور چوری کو چلے آگے جا ایک جگہ پہونچکر ایک نے ایک سے پوچھنے لگا کہ اپنا
اپنا گُن کہو تب ایک اُنمیں سے بولا کہ میں ایسا مہورت جانتا ہون کہ جسمیں جا کر کرنے سے کبھی خالی
پھر کر نہ آوے دوسرا بولا کہ میں سب جانورون کی بولیان سمجھتا ہون تیسرا بولا کہ میں جس مندر میں
جاؤن مجھے کوئی نہ دیکھے اور میں کام کر آؤن چوتھا بولا کہ میرے پاس ایک چیز ایسی ہے کہ کوئی کتنا ہی
مجھے مارے نہ مرون اُن چارون نے یہ باتین کہیں راجہ سے پوچھا کہ تو کیا ہنر جانتا ہے وہ کہتے راجہ
بولا کہ میں یہ پا جانتا ہون کہ جہان دھن رکھا ہو وہان میں بتادون اُن چارون نے راجہ سے کہا
کہ تو آگے چل ہم تیرے پیچھے ہین جہان دولت گڑی ہو وہین بتادے اس طرح باتین کر آگے راجہ پیچھے
پیچھے چور چلے ہوئے راجہ کے محل کے نیچے باغ میں آئے جس جگہ دولت راجہ کی گڑی تھی سو ان چورون کو
راجہ نے بتادی انھون نے وہان کھودا ایک تہخانہ کا دروازہ نکلا اُسے توڑ کر اندر جا دیکھے تو کروڑون کا
جواہر اشرفیان روپئے بھرے ہوئے ہین سب لے پوٹین باندھ سر پر دھر چلے اتنے میں
گیدڑ بولا اُن چورون میں جو جانورون کی بولی جانتا تھا سنکر وہ سمجھا اور اُسنے کہا کہ بھائی یہ گیدڑ بولتا ہے کہ
اس دھن کے لینے میں کچھ کشل نہیں اُنمیں سے ایک بولا کہ تو اپنا شگون رہنے دے پائی ہوئی



کبھی کو تو ہم نہیں چھوڑتے چھوٹے ہیں تو ہمارے دھرم میں بٹہ آوے انہیں سے دوسرا بولا کہ بھائی دھن تن
تو پاپ پر بستر نہیں ملے اس سے کہیں چلکر اور جگہ چوری کیجیے اور وہان سے بستر لیجیے تو پھر چوری کا
نام بھی نہ لیجیے پھر انہیں سے ایک بولا کہ راجہ کا دھوبی یہان رہتا ہے اسکے گھر مین چلکر سیندھ دین تو
طرح بطرح کے کپڑے لین گے یہ منصوبہ کر دھوبی کے پچھواڑے تو وہ گٹھریان رکھ دین اور جاکر اسکے
گھر مین سیندھ دیا اسمین اسکا گدہا دیکھکر بولا اور دھوبی جاگا خفا ہو کر گدہے کو خوب پیٹ کر کہنے لگا کہ یہ
کم بخت میرے پیچھے پڑا ہے دن بھر گھاٹ پر مین محنت کرون سوتے مین یہ ستاوے اتنا کہہ دھوبی پھر
جاکر سو رہا گدہا چورون کو دیکھکر پھر بولا آخر دھوبی نے چار پانچ مرتبہ مار مار کر اسے کھول چھوڑ دیا اور تب
سو رہا چور تو چوری کرنے لگے اور راجہ نے اپنے جی مین بچارا کہ وہ تو اپنا دھن تھا جو چاہا سو کیا اور
اب انکے ساتھ رہکر اور دھرم کا بھاگی کون ہوگا یہ سمجھکر راجہ اپنے محلون مین چلا آیا اور چور تو گٹھریان باندھ
اپنے گھر کو گئے صبح ہوتے ہی شور ہوا کہ راجہ کے [illegible] مین چوری ہوئی کوتوال آیا اور کوتوال
نے جگہ جگہ ہرکارے جاسوس بھیجدیے گھاٹ باٹ سب بند کیے آخر کو تلاش کر چورون کو باندھکر
ہرکارے کوتوال کے پاس لے آئے کوتوال نے لیجا کر راجہ کے سامنے کھڑے کیے راجہ کا منہ
دیکھ دیکھ وہ چور اپنے جی مین بچار کرنے لگے کہ راجہ ہی کی صورت کا پانچوان چور ہمارے ساتھ تھا اور نہ
دھوبی کے یہان ہم چوری کو گئے تو وہ جاتا رہا یہ بڑا اچنبھا ہے کہ اپنا حصہ وہ نہ لیگیا یہ اپنے جی مین
بچارتے تھے کہ راجہ نے مسکرا کر کہا کہ تم میرا منہ دیکھ دیکھ کیا اپنے جی مین سوچتے ہو سنو تمہاری ات
مین ہے کہ وہ مال جہان رکھا ہے وہان سے لا دو چور بولے مہاراج بڑے اچنبھے مین ہم ہین کہ ا

رات کو ہمارے ساتھ چوری کرنے مین شریک تھا جبتک چوری کی تب تک وہ ساتھ تھا اور اپنا حصہ لینے کے وقت وہ بھاگ گیا راجہ نے کہا کہ اچھا اُس چور کو بھی بتا دو تب اُنہین سے ایک چور بولا کہ مہاراج جی چاہے تو ہمین مار ڈالو چاہو چھوڑ دو پر آپ کے روبرو ہم سچ کہتے ہین کہ اسوقت تم راجہ ہو اور رات کو ہمارے ساتھ تھے کیونکہ ہمنے بہتون کے ساتھ چوریان کی ہین پر ایسا کسی کو نہین دیکھا جو اپنا بانٹ چھوڑ دے اسلیے ہم دھرم سے کہتے ہین ہمارے ساتھ آپ ہی تھے یہ سُن راجہ ہنسکر بولا کہ تم اپنے جی مین مت ڈرو ہمنے تمھاری جان بخشی پر ایک بات ہم تمسے کہتے ہین سو تمھین کرنی پڑیگی تم اب چوری کرنے سے ہاتھ اٹھاؤ اور جو تمھین دولت چاہیے میرے خزانہ سے لیجاؤ یہ سنکر چورون نے راجہ کی بات قبول کی راجہ نے اُلٹے اور بھی جتنہ مانگی دولت دی اور بدا کیا وہ دھن لے لے اپنے اپنے گھر گئے اِتنی بات کہہ پتلی بولی کہ سُن راجہ بھوج نہ تو ایسا ساہس کریگا نہ اِس سنگھاسن کے جوگ ہوگا اب جاکر اپنا راج کر اور یہ خیال چھوڑ دے راجہ چپ ہو کر وہان سے اٹھ اپنے مکان مین داخل ہوا وہ سات اور وہ دن بھی گذر گیا وہان سے اپنے مندر مین جا رات کو تو سوچ مین کاٹا دوسرے دن صبح کو سنگھاسن کے پاس آکر کھڑا ہوا اپنے من مین بچار کرنے لگا کہ مین اِس سنگھاسن پر بیٹھنے نہ پایا اور نا سوار تھو جتنم کھویا سب دیس دیس یہ خبر ہو چکی ہے کہ راجہ بھوج راجہ بیرکرماجیت کی سنگھاسن پر بیٹھنا سو بیٹھنا میسر نہ ہوا یہ بات سُنکر سب لوگ ہنسین گے اور گندھرپ گالیان دینگے اور میرے کل کو کلنک لگا یہ اپنے جی مین سوچ کر راجہ نیچی گردن کر سنگھاسن کے پاس کھڑا ہوا اپنے جی مین بچارتا تھا کہ ایک ماں وہ تھی کہ جسکا بکرم جیسا پتر ہوا اور ایک مین ہون کہ کل کو داغ لگایا اور جو منصوبہ کیا سو بن نہ آیا ایسی باتین راجہ من مین بچار بچار چنتا کرتا تھا اور کچھ جی مین غیرت آتی تھی اور کچھ کرودھ ہوتا تھا کہ اسمین جھنجھلا کر جلدی کر چاہا کہ سنگھاسن پر بیٹھے اتنے مین

کوشلیا اٹھائیسوین پتلی بولی

سُن راجہ بھوج تو بڑا مورکھ ہے جو کہا نہین مانتا اور ساہس کو تو سہج کر جانتا ہے کیونکہ جگنو کی برابری دیپک سے ہو سکتا ہے پیتل نہین سکتا اور ہیرے کے برابر شیشہ نہین ہوتا اور چندن کے گن کو نیم نہین پاتا اِس سے تو ہزار اپنے جی مین منصوبہ کیا کر لیکن راجہ بیرکرماجیت کے برابر تو نہین ہو سکتا اور اسکے سنگھاسن پر بیٹھنے ... آتی اتنی بات اس پتلی کی سُن راجہ اپنے جی مین بہت سا لجایا راج اور ...

بات پتلی نے کہی کہ سن راجہ میں ایک دن کی بات راجہ بکرماجیت کی تیر سے آگے گئی ہرن کہ تیر
مرنے کے دن نزدیک آگئے تب راجہ کو معلوم ہوا اور معلوم کرکے کاسی نگر میں گنگا تیر پر آ بیٹھا
جب مندر میں پہنچا تب آپ بھی دہیں جا رہا تمام ملکوں میں خبر کی کہ جو کوئی دان لیا چاہے سو وہ مندر میں آکر
لے اور جتنے برہمن پنڈت بھاٹ بھکاری آئے تھوں نے منہ مانگے دان پائے پھیر دیا اون کو
بھی سوچ بھی اسمیں بہت سے دیوتا روپ بدل بدل دان لینے کا بہانہ کر راجہ کو سب دیکھنے آگئے
آکے جو جسکے جی میں آیا سو مانگا اور راجہ نے بھی سو ہی دیا جب دان لے چکے تب راجہ کے سامنے
کھڑے ہوا سیس دیکھنے لگے کہ دھن ہو راجہ بکرم تم سے تینوں لوک دھن ہیں تیرے پتا کو جس نے ایسا بیٹا
پایا کہ تینوں لوک میں تیری تعریف رہیگی ستجگ میں جیسا ستوادی راجہ ہریچند رام ترتیا میں جیسا
راجہ بل ہوا اور دواپر میں جیسا راجہ جدہشٹر ہوا ویسا کلجگ میں بکرماجیت تو ہی جسمیں چاروں جگ
میں تم دہرماتما ہو جیسے تم ہوئے ہونگے اسطرح راجہ سے کہ دیوتا بدا ہوگئے اتنی بات کہہ پتلی
بولی کہ سن راجہ بھوج دیوتا تو سب بدا ہوئے اور راجہ جا کر محل کے جھروکوں میں بیٹھا تھا میں ادہر ایک
راجہ کو کسی رکھ نے سراپ دیا تھا سو وہ سونے کا ہرن بنکر راجہ بکرماجیت کے سامنے آیا راجہ نے
دیکھتے ہی اسکے مارنے کو کمان اور تیر اٹھایا چاہا کہ راجہ بان مارے اسمیں وہ ہرن بولا کہ میں
برہمن ہوں مارے بھوک کے دن رات پھرتا ہوں ایک سدھ سے میں نے اپنی موت مانگی تھی
اسنے مجھے ہرن کیا پھر میں نے اس سدھ سے کہا کہ مہاراج تم نے مجھے ہرن تو بنایا پر میری گتی کس
طرح ہوگی تب اسنے مجھ سے کہا کہ کلجگ میں راجہ بکرماجیت بڑا داتا ہوگا اسکا جب تو جا کر درشن
کریگا تب تیری مکت ہوگی اسلئے میں تیرے درشن کو آیا ہوں راجہ نے اسکی بات سنکر منتر دیا اور اس



یہ تصویر وہ ہے کہ ہرن نے راجہ کے درشن سے اپنا روپ بدلا

ہرن نے اسی وقت اپنا سر تیاگ کیا راجہ نے اس ہرن کو جلا کر گنگا میں بہا دیا اور بہت اسکے نام جگ کیا
اتنا کہہ پتلی بولی کہ سن راجہ جب تو اسکے برابر کیونکر ہو سکتا ہو اور تو اپنے جی سے یہ بات دور کر سنگھاسن کو نے
ابھی ترت گڑوا دے جہاں سے کھدوا کر لایا تھا وہاں پہونچا دے اتنی بات سن راجہ بھوج اپنے جی میں سوچ کرنے لگا
اور جواب کچھ نہ بن آیا اور بہت نراس ہوا اپنے مندر میں آیا وہ دن اسطرح گذر گیا اپنے مکان میں آ کر
اسی چنتا میں رہا ہوئی صبح ہوتے ہی من میں پھیر آس لے سنگھاسن کے پاس جا کھڑا ہوا

سجامتی بتیسویں پتلی بولی

راجہ ایک میری بنتی سن اور انت کتھا میں تجھے سمجھا کہتی ہوں تو اپنا من لگا کر سن کہ جب انت سمے راجہ بکرم کا
کال آیا تب آپ بوان پر بیٹھ اندر لوک کو گیا اور اندراوتی نگری میں شور ہوا تینوں لوک میں ہنگامہ ہوا کہ راجہ بکرم جیت
کا کال ہوا اسوقت اگیا کویلا دو بیر تھے راجہ جی کے ساتھ الوپ ہو گئے سو وہ سوامی رہا نہ وہ داس رہے سنسکرت
دھرم کی دھجا اکھڑ گئی سب رعیت راجہ کے راج کی رونے لگی برہمن بھاٹ بھکاری اناتھ دکھی سب دھاڑ مار مار
رو رو کہنے لگے کہ ہمارا آدر کرنے والا اور مان رکھنے ہارا آج جگ سے اٹھ گیا رانیاں راجہ کے ساتھ ستی ہوئیں
اور جتنے داس داسی تھے سو سب اناتھ ہو گئے اور جتنے لوگ لوک اور سپاہی تھے گرد پیش تھے سب روتے تھے
اور کہتے تھے کہ ہائے ہم میں سے کوئی کام نہ آیا اسطرح کی کل بل اوسکے راج میں ہوئی جانی تب منتری نے



یہ تصویر وہ ہے کہ راجہ بکرم مر گیا اور جلانے کو لیگئے

راج کمار جیت پال کو راج تلک کیا اور تمام ملکون مین اُسکے نام کا ڈھنڈورا کرا دیا جیت پال جب راجہ ہوا تو
وہ ایکدن اس سنگھاسن پر بیٹھا اتنے مین مورچھا آئی اور مورچھا آتے ہی وہ بے سدھ ہوا ایک خواب دیکھا
کہ اُس خواب مین راجہ بیر بکرماجیت نے اُسے منع کیا کہ اس سنگھاسن پر مت بیٹھ جو میرا سا ساہس نہ رکھتا ہو
سنگھاسن پر بیٹھنا ہے مین راجہ جیت پال کی آنکھ کھل گئی اور ڈرا وہان سے سنگھاسن سے نیچے اُتر بیٹھا منتری کو
بلا اپنے خواب کا احوال سب کہا تب پردھان نے کہا کہ مہاراج [illegible] آسن پر بیٹھنا آپ کو نہین [illegible]
مین آپ سے کہتا ہون سو آپ کیجیے کہ آج رات کو پتر ہو بھوم مین بچھونا بچھوا اور راجہ کا دھیان کرکے
کہ مہاراج جو جو مجھے آگیا ہو اُسی موافق مین کرون یہ کامنا کرکے رات کو سوئیے سپنے مین جیسا جواب کہا ہو اُسکے
تیسا کیجیے جو دیوان نے کہا تھا سوئی راجہ نے کیا اور جب راجہ سویا تب سپنے مین جیت پال کو راجہ بیر بکرماجیت
نے کہا کہ اُجین نگری اور دھارا نگری چھوڑکر انباوتی نگری مین راج کرو اور سنگھاسن کو بھی پرتھوی کو
سونپ دو صبح ہوتے ہی راجہ جیت پال اُٹھا اُٹھتے ہی مزدورون کو بلا سنگھاسن کو گڑوا دیا اور آپ
انباوتی نگری مین راج کرنے لگا دھارا نگری اور اُجین نگری اُجڑا اُجڑا انباوتی نگری بسنے لگی یہ پتلی کی بات
سن راجہ بھوج بچتا پچتا نراس ہو سر دھنکر اُٹھا اور دیوان کو بلا کر کہا کہ جہان سے یہ سنگھاسن نکلوا لایا ہون
گڑوا دو منتری کو آگیا دی آپ اپنے جی سے راج کاج چھوڑ بیٹھا منتری راج کرنے لگا اور آپ اُس [illegible]
[illegible] کیا اور سب راجاون کو سوجھی کہ راجہ بھوج نے اپنا راج تیاگ کر بیراگ لیا ہے جو
جس کام کے جوگ نہ ہو تو لازم ہے وہ کام نہ کرے فقط

خاتمۃ الطبع

دنیا افسانہ ہے اور ہم سب لوگ افسانہ پسند نقش خیال پر دنیا کا ثبات ہے زندہ دلی کے واسطے قصہ کہانی
افسانہ دلاویز ہین مصنفون نے نصائح کے مذاق کو آمیختہ کیا ہے عقلاء ہند نے پند سود مند کو خردمندانہ حکمت
سے بے زبانون کی زبان سے اسلیے ظاہر کیے ہین کہ آدمی کو غیرت آئے اور سبق عمدہ تمیز کا حاصل
کرے جیسے کلیلہ دمنہ وغیرہ سے ظاہر ہے ہندوستان مین راجہ بھوج ایک شخص پُرشکوہ فرمانروایان ہند سے
مشہور ہوا ہے نام آور راجہ بکرماجیت نامی سے منسوب کرکے سنگھاسن بتیسی نام سے ایک افسانہ سنسکرت
مین ترتیب دیا تھا ترجمہ اُسکا بھاکا ودیا ناگری مین ہوا اور تہذیب کسیقدر ہوکر وہ زبان اردو درست ہوکر کئی
مرتبہ طبع ہو اور وہ اخبار مین ہزارون جلدین طبع ہوئین فی الحال حسب خواہش تاجران ملک ہند بار ہفتم ماہ جون
سنہ [illegible] مطابق ماہ شعبان سنہ ۱۳۰۰ ہجری مطبع نامی منشی نولکشور مین طبع ہوئی فقط

کتب فسانہ نظم اردو

الف لیلہ منظوم — چار جلد تصنیف مختلف —
۱ — جلد — منظوم و گلشن مرزا اصغر علی خان نسیم دہلوی
سخن سنج گرامی —
۲ — جلد — نتیجہ طبع شاعر خوش فکر منشی طوطا رام شایان
۳ — جلد — ” ”
۴ — جلد — از منشی شادی لال صاحب شاگرد
مرزا نسیم دہلوی —

مجموعۂ قصص — مشمولہ پانچ قصہ مولف مختلف یکجائی
۱ — قصہ سوداگر بچہ — ۲ — قصہ ماہی گیر — ۳ — قصہ عجیبہ
۴ — قصہ بہنسور — ۵ — قصہ شاہ روم — اور ہر ایک کتاب علیحدہ بھی

سنگاسن بتیسی — منظوم از منشی رنگین لال —

گلزار ابراہیم — ابراہیم ادہم کا سچا فسانہ مولفہ حسن تخلص

چشمۂ شیریں — فرہاد و شیریں کا قصہ

مخبر بہت — تصنیف منشی جگو پال ثاقب تخلص

ایجاد رنگین — مختصر حکایات مصنفہ سعادت یار خان
رنگین دہلوی —

مجموعہ — چہرہ نامہ — بلی نامہ — افیونی نامہ
جوگن نامہ — مصنفہ میان باطن اکبر آبادی —

مثنوی میر حسن — باتصویر یہ قصہ بے نظیر اور بدر منیر کا
نہایت عمدگی سے نظم ہوا ہے —

پدماوت بھاکھا — محشی با حل معانی از ملک محمد جائسی

ایضاً — بھاکھا سے اردو میں شعر بشعر نظم فرمایا مولوی
قاسم علی بدایونی نے —

ایضاً — از عبرت و عشرت

مجموعہ — ۱ — قصہ قاضی جونپور — ۲ — قصہ بہلول — ۳ — قصہ
حفاظت شیطان — ۴ — قصہ چار لڑکیون کا — ولی لنگی کا قصہ
عقل و عشق کا مقابلہ — مولفہ مولوی الطاف حسین —

مثنوی گلزار نسیم — قصہ گل بکاولی منظوم از پنڈت دیا شنکر نسیم لکھنوی

فسانۂ عجائب منظوم — مولفہ منشی محمد ناظم فراغ تخلص

نلدمن — راجہ نل اور دمن کا فسانہ منظوم —

ہدیۂ افطار — از مولوی ممتاز علی سندیلوی —

کتب قصص نثر فارسی

شبستان عشرت — معروف بہ عجیب القصص نادر
فسانہ بعبارت رنگین مثل بہار دانش ہے مصنفہ منشی محبت سنگھ —

نگار دانش — لب لباب عیار دانش کمال عمدہ انتخاب ہے —

عیار دانش — مصنفہ شیخ ابو الفضل علامی بن شیخ مبارک —

انوار سہیلی — محشی اسکے مضامین پر عمل کرنا انکو دانا
بناتا ہے سراپا انسانیت کا جامہ پہناتا ہے مصنفہ ملا حسین واعظ

مفرح القلوب — کرتک و دمنک کا قصہ ترجمہ ہندی حقیقت ایچ منشی

بہار دانش — کلان واضح خوشخط صاف چھاپہ صحیح مصنفہ
منشی شیخ عنایت اللہ —

ایضاً — خسرو —

کتب قصص نظم فارسی

خسرو نامہ — یعنی مثنوی خسرو گل بہت نادر مثنوی ہے
گو بظاہر ایک فسانۂ شاہان ہے مگر بباطن حقیقت روح و
جان کا اعلان ہے از جلوہ طبع عرفان پسند حضرت فریدالدین عطار —

مثنوی مخزن اسرار — مصنفہ مولانا نظامی گنجوی —

مثنوی لیلی مجنون — مصنفہ — ”

مثنوی خسرو شیرین — ” ”

مثنوی ہفت پیکر - مصنفہ مولانا نظامی گنجوی -
سکندر نامہ بحری - کلان مشہور درسی کتاب قصہ ملک گیری سکندر رومی کا مصنفہ مولانا نظامی گنجوی -
سکندر نامہ - خورد ،،
ایضاً - جلی قلم باہتمام متوسط قیمت نہایت خوش خط محشی مع فرہنگ - ،، ،،
سکندر نامہ بحری - ،، ،،
شرح سکندر نامہ بحری - موسوم بہ منتخب الشرح مشہور بشرح علماے کلکتہ بیت ابیات نادر شرح ہے جو بموجب حکم صاحبان کونسل کلکتہ شروح کثیرہ سے باتفاق ارباب ارباب علم مرتب ہوئی تالیف مولوی سید علی عظیم آبادی و مولوی سید حسین علی جونپوری -
ایضاً - مصنفہ محمد نصیر الدین شاہ امیر سلطان شیخ آبادی
ایضاً - مشہور بشرح گلوی جو پنجاب میں بہت رائج ہے مصنفہ محمد گلوی -
مثنوی تحفۃ الاحرار - مصنفہ عبد الرحمن جامی -
مثنوی یوسف زلیخا - مصنفہ عبد الرحمن جامی -
ایضاً - مصر بتصحیح طبل - ،،
ایضاً - ،، مع طبل - ،،
شرح یوسف زلیخاے جامی - مصنفہ مولوی محمد شاہ
مثنوی یوسف زلیخاے ناظم ہروی - بجواب یوسف زلیخاے جامی -
مثنوی یوسف زلیخاے فردوسی - چہ مصرعہ -
مثنوی لیلی مجنون - ملا ہاتفی -
مثنوی لیلی مجنون - خسرو -

مثنوی ہشت بہشت - خسرو محشی -
مثنوی تحفۃ العراقین - محشی بڑی مجلد مثنوی ہے فصاحت و بلاغت سے بھری ہے مصنفہ حضرت افضل الدین خاقانی شروانی
ظفرنامہ ملا ہاتفی - اسمیں بادشاہ تیمور کی فتوحات ملک گیری کا حال بشکل سکندر نامہ نظم پاکیزہ میں ہے
مثنوی سنبلستان - بہ تتبع بوستان سعدی ہے مصنفہ منشی ہرگوپال تفتہ -
مثنوی نلدمن - مصنفہ ملا فیضی فیاضی -
مثنوی شیریں خسرو - ملا آصفی مصنفہ نواب آصف جاہ
مثنوی نیرنگ عشق - معروف بہ مثنوی غنیمت مصنفہ مولانا غنیمت -
مثنوی ثمر - مصنفہ مولوی محمد ثمر سہارنپوری -
مثنوی نالہ منظور - مصنفہ مولوی منظور احمد -
مثنوی شکرستان خیال - مع رسالہ اخوان الصفا -
مثنوی زلالی - مصنفہ ابو الحسن تخلص زلالی -
مثنوی ولی رام - معروف بہ چشمہ عرفان -
مثنوی زاد المسافرین - مصنفہ ملا حسین واعظ -
مجموعہ نوادر نظم - یعنی مجموعہ ہشت مثنوی از کلام اساتذۂ شعراے متقدمین -
۱ - مثنوی - در صفت بنگالہ - ۲ - مثنوی معراج الخیال از کلام تجلی - ۳ - مثنوی قضا و قدر - از طالب آملی - ۴ - ایضاً - دیگر - ۵ - مثنوی قضا و قدر - ۶ - مثنوی در صفت میرزا صائب - ۷ - مثنوی قضا و قدر -
۸ - مثنوی در صفت حلم از سلیم -